میثم قادری

وَمِنْ وَرَائِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ۝

تصریح الاوثق

فی ترجمہ

شرح البرزخ

مترجم

اعلحضرت عظیم البرکت، مفتی شریعت، حامی طریقت
بحرالعلوم، کاشف السرا لمکتوم ذی التصنیفات الرائقہ و التحقیقات الفائقہ
تاج المحققین، سراج المدققین، اکمل الفقہاء و المحدثین

حضرت مولانامولوی **سیّد شاہ محمد عبد الغفار** صاحب
القادری، الحنفی، بنگلوری مد ظلہٗ
مدرس اعظم، مدرسہ عربیہ جامع العلوم بنگلور (انڈیا)

تقدیم

جامع معقول ومنقول، شمس العلماء، بدرالفضلاء، حامئ سنّت
ماحئ بدعت، واقفِ رموز شریعت، عالم اسرار طریقت، شیخ المحدثین والمفسّرین

حضرت علامّہ مولانا **مفتی محمد عبد الشکور الباروی** مدظلہٗ
خطیب مرکزی دارالعلوم احسن المدارس، راولپنڈی، پاکستان

باہتمام مرکزی دارالعلوم احسن المدارس، باغ سرداراں، راولپنڈی
جامعہ رضویہ مظہر اسلام وجامعہ خدیجہ للبنات، ڈھوک سیداں، راولپنڈی

ممات کو مگر وہ ممات کو اختیار کرتے ہیں کہ اس میں بقاء دائمی ہے۔

اَخرَجَ اَبُوعِیسٰی قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) مَا مِنْ نَبِی یَمُوتُ اِلَّا وَاِنْ یُخَیَّرُ فَیَختَارُ الرَّفِیقُ الاَعلٰی

روایت کی حضرت ابوعیسیٰ (رضی اللہ عنہ) نے کہ کہا فرمایا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) نے ہرایک نبی بوقت انتقال اختیار دیا جاتا ہے پس وہ اختیار کرتا ہے رفیق اعلیٰ کو یعنی موت کو۔

موت سخت ہے ہرایک پر بلکہ انبیاء کرام پر بھی

قَالَ (رَحمَةُ اللهِ عَلَیہِ) اَلتَّخیِیرُ اِنَّمَا یَکُونُ بَینَ شَیئَینِ الَّذِینَ اِستَوَایَا فَبَقَاءُ الدُّنیَا یَحصُلُ العَمَلَ الصَّالِحَ مَعَ مُفَارِقَتِہِ المُولٰی وَالمَوتُ یَحصُلُ نَعِیمُ الاٰخِرَةَ مَعَ انقِطَاعِ العَمَلِ المُوصِلِ اِلَی الدَّرَجَةِ العُلیَا فَاستَوَیَا وَالنَّبِیَّ لَا بُدَّوَانْ یَختَارُ المَوتَ لِتَشَوّقِہٖ اِلَی المَوتٰی وَقِیلَ لَانَّ المَوتَ صَعَبٌ عَلٰی کُلِّ اَحَدٍ حَتَّی الاَنبِیَاءِ فَیُخَیَّرُ فِی اِختِیَارِ ذٰلِکَ وَالنَّبِیَّ یَختَارُ الشُّدَةِ المُودِیَتِہِ اِلَی المُولٰی۔

مؤلف (رحمۃ اللہ علیہ) کہتا ہے اختیار درمیان حیات وموت کے واسطے انبیاء کے مساوی ہے دنیا کے بقا میں گوکہ اعمال صالحہ میں ہوتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ سے اتصال حاصل ہوتا ہے اور انبیاء بالضرور موت کو اختیار کرتے ہیں واسطے ملاقات اللہ تعالیٰ کے اور ایک روایت میں آیا ہے موت سخت ہے ہرایک کو یہاں تک کہ انبیاء کرام علیہم السلام پر اور ان کو اختیار دیا جاتا ہے کہ موت آسانی سے ہو یا سختی سے مگر قبول لیتے ہیں سختی موت کو۔

☆....☆....☆....☆

باب ۵۴

بَابُ تَمَنِّی الرُّجُوعِ اِلَی الدُّنیَا بَعدَ المَوتِ

کہ بعد موت کے کون خواہش کرتے پھر دنیا میں آنے کی

جس شخص کا درجہ اللہ کے نزدیک بلند ہووہ پھر دنیا میں آنے کی خواہش نہ کرے گا مگر شہید کے کہ شہید دنیا میں پھر آکر شہید ہونے کی خواہش کرے گا

اَخرَجَ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) مَا مِنْ نَفسٍ تَمُوتُ لَهَا عِندَاللّٰہِ خَیرٌ یَسُرُّهَا اَنْ لَا تَرجِعَ اِلَی الدُّنیَا وَاِنْ کَانَ لَهَا الدُّنیَا وَمَا فِیهَا اِلَّا الشَّهِیدَ فَاِنَّہٗ یَتَمَنّٰی اَنْ یَّرجِعَ فَیُقتَلَ فِی الدُّنیَا لَمَا یُرٰی مِنْ فَضلِ الشَّهَادَةِ۔

روایت کی حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہ فرمایا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) نے جو شخص انتقال کیا اور اس کا درجہ نزدیک اللہ تعالیٰ کے بلند ہوتو وہ پھر دنیا میں آنے کی نہیں خواہش کرے گا گو کہ اس کو تمام دنیا دیدیں۔ مگر شہید وہ خواہش کرے گا کہ دنیا میں آکر پھر شہید ہونے کی اس لئے کہ اس نے بزرگی شہید ہونے کی پایا ہے۔

قَالَ (رَحمَةُ اللهِ عَلَیہِ) دَلَّ الحَدِیثُ عَلٰی اَنَّ اَحَدًا مِنَ النُّفُوسِ الَّتِی لَهَا خَیرٌ وَدَرَجَتُہ عِندَاللّٰہِ تَعَالٰی لَا یَتَمَنّٰی الرُّجُوعَ اِلَی الدُّنیَا اِلَّا الشُّهِیدَ یَتَمَنّٰی لٰکِن تَرَغُّبًا فِی الدَّرَجَتِہِ القُصوٰی لَا حَسرَةً عَلَی الدُّنیَا۔

مؤلف (رحمۃ اللہ علیہ) کہتا ہے دلالت کرتی ہے حدیث اس پر کہ جن لوگوں کا درجہ اللہ تعالیٰ کے

پاس بلند ہوتو وہ پھر دنیا میں آنے کی نہیں خواہش کرے گا اور شہید جو دنیا میں آنے کی خواہش کرے گا اس لئے کہ پھر وہ شہید ہو کے مضاعف اجر پائے اس کو دنیا کی لذت کی خواہش نہیں۔

اَخْرَجَ اَبُوْعُبَیْدہ بْنُ الْجَرَّاح رَضِی اللّٰه عنه' قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰه (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) لَا یَتَمَنّٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَحَدٌ الرُّجُوْعَ اِلَی الدُّنْیَا لَمَا عِنْدَه' خَیرُ الْاٰخرَۃِ اِلَّا الشُّهِیدَ یَتَمَنّٰی الرُّجُوْعَ لِیَقْتُلَ ثَانِیًا فَیَنَالُ دَرَجَةً اُخْریٰ.

روایت کی ابوعبیدہ بن الجراح (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) نے کہ کہا فرمایا رسول اللہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے جس مومن کا درجہ اللہ تعالیٰ کے پاس بلند ہووے وہ ہرگز دنیا میں آنے کی خواہش نہ کرے گا مگر شہید اس لئے کہ دوبارہ قتل ہو کے زیادہ مرتبہ پائے۔

آخرت کی ایسی عمدہ نعمتیں ہیں کہ دنیا کی نعمتوں کی خواہش نہ کرے گا

قَالَ (رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) دَلَّ الْحَدِیْثُ عَلٰی اَنَّ فِی نَعِیْمِ الْاٰخرَۃِ اَیَتَذَکَّرُ اَحَدٌ نَعِیْمَ الدُّنْیَا فَلَا یَتَمَنَّی الرُّجُوْعَ کَمَا قَالَ اللّٰہ تَعَالٰی لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْن اِیْ لَا خَوْفُ عَلٰی اَهْلَ الْجَنَّةِ مِنْ زَوَالِ النِّعمَتِه وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْن عَلٰی مَافَاتَ مِنْهُمْ مِنْ نَعِیْمِ الدُّنیا.

مؤلف (رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) کہتا ہے دلالت کرتی ہے حدیث اس پر کہ آخرت کیلئے ایسی عمدہ نعمتیں ہیں مومن دنیا کے نعمتوں کو نہیں خواہش کرے گا جیسا کہ کہا اللہ تعالیٰ نے فرمایا خوف ہے ان کو اور نہ غم یعنی نہیں خوف ہے جنتیوں کو نعمت کے زائل ہو جانے سے اور نہیں ہے غم انہوں کو دنیا کی نعمتیں چھوٹ جانے پر۔

اَخْرَجَ اَبُوْقَتَادَۃَ الْحَارِثِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اِنَّ نَعِیْمَ الدُّنْیَا فِی الاٰخرَۃِ کَالشَّدَائِدِ وَالضَّیِقِ فِی الدُّنْیَا فَهَلْ یَنْدَمُ اَحَدُکُمْ فِی السَّعْتِه عَلَی الضَّیِق.

نقل کی حضرت ابوقتادہ الحارث رضی اللہ عنہ نے کہا فرمایا رسول اللہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے نعمتیں دنیا کے بہت مختصر ہیں مقابلے میں نعمات آخرت کے آیا کوئی شخص پژمردہ خاطر ہوگا کشادگی سے بعد تنگی کے۔

آخرت کی نعمتوں کے مقابلے میں دنیا کی نعمتیں بہت مختصر ہیں

قَالَ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) دَلَّ الْحَدِیْثُ عَلٰی اَنَّ نَعِیْمَ الْمُؤمِنَ اَوْسَعُ فِی الْاٰخِرَۃِ وَلَوْ کَانَ لَهُ الدُّنیَا مَا فِیْهَا کَیْفَ وَفِیْهَا مَالَا عَیْنٌ رَات وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ سَمِعَتْ دَائِمَتُه وَمَا فِی الدُّنیَا زَائِلَتُه'.

مؤلف (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) کہتا ہے دلالت کرتی ہے حدیث اس پر کہ نعمتیں مومن کیلئے آخرت میں بہت زیادہ ہیں گو کہ اس کو سارے دنیا کے نعمتیں نہیں کیونکہ وہ ایسے نعمات ہیں کہ ہمارے آنکھ نہیں دیکھے اور کان نہیں سنے ہرگز ان کو زوال نہیں بخلاف نعمات دنیا کے کہ زوال پذیر ہیں۔

☆....☆....☆....☆

باب ۵۵

بَابُ فِیمَا لَایُکْرَہُ الْمَوْتِ

موت کو مکروہ نہ جاننے کے بیان میں

اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو جو شخص دوست رکھے اللہ تعالیٰ اس کی ملاقات کو دوست رکھتا ہے

اَخْرَجَتْ عَائِشَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) لَیْسَ کَذٰلِکَ وَلٰکِنَّ الْمُوْمِنَ اِذَا بُشِّرَ رَحْمَتِہٖ تَعَالٰی وَرِضْوَانَہٗ وَجَنَّتِہٖ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰہِ اَحَبَّ اللّٰہُ لِقَاءَ، وَاَلْکَافِرِ اِذَا بُشِّرَ بِعَذَابِ اللّٰہِ تَعَالٰی سَخَطٍ کَرِہَ لِقَاءَ اللّٰہِ وَکَرِہَ اللّٰہُ لِقَاءُ قَالَہٗ حِیْنَ قَالَتْ کُلُّنَا نَکْرَہُ الْمَوْتَ قَالَ لِمَاذَکَرَرَسُوْلُ اللّٰہِ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کَرَاھَۃَ الْمَوْتِ یُوْجِبُ الْبُعْدَ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی قَالَتْ اُمُّ الْمُوْمِنِیْنَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ کَرَاھَۃَ الْمَوْتِ وَکُلُّنَا نَکْرَہُ الْمَوْتَ قَالَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ لَیْسَ الْاَمْرُ کَمَا ظَنَنْتِ اَنَّ کَرَاھَۃَ الْمَوْتِ حَالَۃُ الصِّحَۃِ قَادِحَۃٌ فِی مَنْزِلَۃِ الْمُوْمِنَ وَتَنْقُصُ عَنْ دَرَجَاتِہٖ وَلٰکِنْ ذٰلِکَ اِنَّمَا یُوْثَرُ حَالَۃَ التَّنَقُّلَ وَالْیَاسِ الْکُلِّی مِنَ الْحَیٰوۃِ الدُّنُوِیَّۃِ فَاِنَّ شِدَّۃَ الْمَوْتِ وَالسَّکَرَاتِ مِمَّالَا یَکَادُ یَخْلُوْمِنْہُ اَحَدٌ مِنَ الْاَنْبِیَاءِ وَبَلَغْنَا عَنْ غَیْرِ وَاحِدٍ مِنَ الْاَنْبِیَاءِ اَنَّہٗ کَرَاھَہ، حِیْنَ نَزَلَ بِہٖ وَلٰکِنَّ الْمَکْرُوْہَ مِنْ ذٰلِکَ اَلَا یْثَارِ وَلَرُکُوْزِ اِلَیْھَا

اورروایت ہے (یعنی بخاری اور مسلم میں) عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا فرمایا رسول خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے جو شخص کے دوست رکھے اللہ کی ملاقات کو دوست رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس

کی ملاقات کو اور جو ناخوش رکھتا ہے اللہ کی ملاقات کو ناخوش رکھتا ہے اللہ اس کی ملاقات کو پس کہی میں نے تحقیق ہم ناخوش رکھتے ہیں مرنے کو فرمایا نہیں ہے یہ ولیکن مومن جس وقت آتی ہے اس کو موت خوش خبری دیا جاتا ہے ساتھ راضی ہونے خدا کے اُس سے اور بزوگ رکھنے اللہ تعالیٰ کے اس کو

سختی موت کی کسی سے چھوٹنے والی نہیں ہیں

مؤلف (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) کہتا ہے حضرت بی بی عائشہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) یہی سمجھیں تھیں کہ مراد ملاقات خدا تعالیٰ سے موت ہے حضرت نے اس کو فرمایا کہ لَیْسَ الْاَمْرُ کَمَا ظَنَنْتِ یعنی نہیں مراد ملاقات خدا سے موت اور یہ کے بحکم جبلت طبعی کے محبوب ہو اور بالفعل اس کی آرزو کرنی چاہیے بلکہ جو کوئی طالب رضائے حق کا اور مشتاق اس کی ملاقات کا ہوتا ہے ہمیشہ بلحاظ وسیلہ ہونے اور محبت ارادی اختیاری کے محبت انکی رکھتا ہے اور اثر اس کا آخری وقت میں بحکم طبیعت کے پیدا ہوتا ہے

بہت سے انبیائے کرام جلد انتقال ہونے کو مکروہ جانتے تھے

پس نہیں کوئی چیز یعنی دنیا اور زینت دینا سے بہت پیاری طرف اس کے چیز سے کے آگے اس کے ہیں یعنی مرتبہ اور بزرگی پانے اللہ کے پاس پس دوست رکھتا ہے وہ اللہ کی ملاقات کو اور دوست رکھتا ہے اللہ اس کی ملاقات کو مگر سختی موت کی کسی سے چھوٹنے والی نہیں ہے یہاں تک کے انبیاء کرام کو اور ثابت ہوئی یہ بات کہ بہت انبیاء کرام جلد انتقال ہونے کو مکروہ جانتے تھے اس لئے کہ یہ مانع ہیں کثرت نیکی کا

اَخْرَجَ اَبُوْمَالِکُ الْاَشْعَرِی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰہِ اَحَبُّ اللّٰہُ لِقَاءَہٗ، وَمَنْ کَرِہَ لِقَاءَ کَرِہَ اللّٰہُ لِقَاءَہٗ

اور روایت ہے حضرت ابو مالک اشعری (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے کہ فرمایا رسول اللہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَسَلَّم) نے جو شخص کہ دوست کہے اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو دوست رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی ملاقات کو اور جو ناخوش رکھتا ہے اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو ناخوش رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی ملاقات کو۔

قَالَ (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) لَمَا قَالَه رَسُوْلُ اللّٰه (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) قَالَتْ عَائِشَةَ رَضِى اللّٰه عَنْهَا يَارَسُوْلَ اللّٰه اَكُرَاهَتُه الْمَوْتَ وَكُلُنَا نَكْرَه الْمَوْتَ فَاَجَابِ بَالْحَدِيْثَ الْاَوَّلِ يَعنىٰ لَيَسَ الْمُرَادُ بَالْكَرَاهَتِه الْكَرَاهتهُ فِى الصِّحْتِه وَاِنَّمَا ذٰلِكَ عَنْدَ النَّزْعِ جَاءَ لِلدُّنيَا.

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) کہتا ہے کہ جب فرمایا آنحضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے تو کہا حضرت عائشہ (رَضِىَ اللّٰهُ عَنهَا) نے کہ ناخوش رکھتے ہیں ہم مرنے کو۔ پس جواب دیئے حضرت الفاظ ماسبق سے یعنی وقت انتقال موت کو برا نہ سمجھے گو کہ نہیں چاہتے تھے مرنے کو حیات میں۔

اَخْرَجَ اَبُوْ مَرْتَدُ الْغَنَوِىُّ رضى الله عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰه (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) الْمُؤمِنَ يُحِبُّ لِقَاءَ اللّٰه فَيُحِبُّ اللّٰه لِقَاءَ' وَالْكَافِرِ يَكْرِه لُقَاءُ اللّٰه فَيُكْرِه اللّٰه لِقَاء.

اور روایت ہے ابو مرتد الغنوی رضی اللہ عنہ سے کہ کہا رسول اللہ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے مومن دوست رکھتا ہے اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو اور دوست رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی ملاقات کو۔

مومن موت کے وقت جنت کو دیکھتا ہے اور کافر دوزخ کو

قَالَ (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) الْمُؤمِنَ يُبَشَّرُ بِرَحْمَتِه اللّٰه وَرِضْوَانَه' وَيُرىٰ مَكَانَه' فِى الْجَنَّةِ وَقْتَ الْمَوْتَ فَيفْرَحُ فَيُحِبُّ الرُّجُوْعَ اِلَى اللّٰه تَعَالٰى فَيَرْحَمَ اللّٰه عَلَيهِ وَالْكَافِرِ يُبَشَّرُ بِعَذَابِ اللّٰه وَسَخْطِهِ وَيُرىٰ مَكَانَه' فِى النَّارِ وَقْتَ النَّزْعِ فَيكْرَه' الْخُرُوْجَ مِنَ الدُّنيَا فَيُعَاقَبه اللّٰه تَعَالٰى فَهُوَ الْمُرَادُ.

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) کہتا ہے مومن خوشخبری دیا جاتا ہے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اور موت کے

وقت جنت کو دیکھتا ہے جو اس کا مقام ہے اس سے زیادہ خوش ہوتا ہے کہ ملاقات کرے اللہ تعالیٰ کی اور اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرتا ہے اور اپنی رحمت نازل کرتا ہے اور کافر کو عذاب کی آگاہی دیئے جاتی ہے اس طرح کہ وہ وقت انتقال دوزخ کو دیکھتا ہے جو اس کا مقام ہے تو وہ مرنے کو بہت برا جانتا ہے پس اللہ تعالیٰ اس کو عذاب دوزخ میں مبتلا کرے گا، یہ ہے مطلب اس حدیث شریف کا۔

☆....☆....☆....☆

باب ٥٦

بَابُ تَعَارُفِ الْاَرْوَاحِ

کہ روحیں ایک دوسرے کو پہچانتی ہیں

روحیں جدا ہوتی ہیں جس سے دنیا میں مخالفت تھی

اَخْرَجَتْ عَائِشَةِ الْاَرْوَاحَ جُنُوْدٌ مُجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلف وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اِخْتَلَفَ.

روایت کی (بخاری نے) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے کہ روحیں آپس میں جمع ہوتے ہیں جن کو دنیا میں پہچانتی تھی ملتے ہیں اور جن سے خلاف تھا جدا ہوجاتے ہیں۔

روحیں پیدا ہونے کے آگے ہی اتحاد یا اختلاف رکھتی ہیں

مانند افواج زندوں کے

قَالَ (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیه) عَبْدُاللّٰه بْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِی اللّٰه عَنه، فِی الْحَدِیْث بَیَانَ اَنَّ الْاَرْوَاحَ خلقت قَبْلَ الْاَجْسَادِ عَلٰی الائْتِلَافِ وَالْاِخْتِلَافِ كَالْجُنُوْدِ الْمُجَنَّدَةِ اِذَا تَقَابَلَتْ وَتَوَاجَهَتْ وَذٰلِکَ عَلٰی مَا جَعَلَهَا اللّٰه تَعَالٰی عَلَیْهِ مَنَ السَّعَادَةِ وَالشَّقَاوَةِ فَدَلَّ الحدیثُ عَلٰی اَنَّ الْاَجْسَادَ الَّتِیْ فِیْهَا الاَرْوَاحَ یَتَلَقّٰی فِی الدُّنْیَا فَیَاتِلِف وَیَخْتَلِفُ عَلٰی حَسْبِ مَاجُعِلَتْ عَلَیْهِ مِنَ التَّشَاكُلِ وَالتَّنَاكُرِ فِیْ بَدْ ءِ الْخَلْقِ.

مولف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیه) کہتا ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) نے یہ حدیث بیان کی

کہ روحیں پیدا ہونے کے آگے ہی اتحاد یا اختلاف رکھتے ہیں مانند افواج زندوں کے جو ایک دوسرے سے ملتے ہیں اگر ان میں پیشتر دوستی تھی تو محبت سے ملتے ہیں ورنہ جدا ہوجاتے ہیں اسی طور پر اللہ تعالیٰ پیدا ہونے کے آگے سعید یا شقی بنایا ہے۔ یہ حدیث دلالت کرتی ہے اس پر کہ جن روحوں کو عالم الارواح میں قبل پیدا ہونے کے تعارف یا اختلاف تھا بعد دنیا میں اسی کے موافق آپس میں دوستی رکھتے ہیں یا نفاق رکھتے ہیں۔

اَخْرَجَ عَبْدُاللّٰه ابْنِ مَسْعُوْد رَضِی اللّٰه عَنه، قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰه (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) اَلاَرْوَاحَ جُنُوْدٌ مُجَنَّدَةٌ تَلَاقِی فَتَشَامُ كَمَا تَشَامُ الْخَیْلِ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ وَمَاتَنَاكَرمِنْهَا اِخْتَلَفَ.

روایت کی حضرت عبداللہ بن مسعود (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) نے کہ کہا فرمایا رسول اللہ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے کہ روحیں فوجیں بن کر آپس میں ملتی ہیں اور بایکدیگر متصل ہوجاتی ہیں جیسے کہ سوار دو فوج کے آپس میں مل جاتے ہیں۔ جن روحوں سے دنیا میں پہچانت تھی ان سے زیادہ وقت ملاقات کرتی ہیں اور جن سے خلاف تھا ان سے جدا ہوجاتے ہیں۔

وَقَالَ الْمَشَائِخُ ائْتِلَافُ الْاَبْدَانِ الْاَحْیَاءُ فِی الدُّنْیَا وَتَنَاكُرُهُمْ عَلٰی حَسْبِ الْائْتِلَافِ وَالْاخْتِلَافُ فِی بَدْءِ الْخَلْقِ قَبْلَ الدُّخُوْلِ فِی الْاَجْسَادِ وَائْتِلَافُ الْاَرْوَاحِ فِی الْبَرْزَخِ اخْتِلَافُهُمْ عَلٰی حَسْبَ الْائْتِلَافِ وَالْاِخْتِلَافِ فِی الدُّنْیَا ثُمَّ الْائْتِلَافُ وَالْاخْتِلَافُ فِی الْجَنَّتِه یَوْمَ الْقِیٰمته عَلٰی حَسْبِ اِخْتِلَافِ الْاَرْوَاحِ وَائْتِلَافِهِم فِی الْاَحْوَالِ الثَّلٰثِ فَمَنْ ائْتَلَفَ بِالْاٰخِرِ قَبْلَ الظُّهُوْرِ فِی الدُّنْیَا مَجْلِسٌ مَعَه، مَرَّةً یَجْلِسُ فِی الدُّنْیَا مَعَه، مَرَّةً فَقَطْ وَاِنْ اثْنَیْنِ وَاِنْ ثَلٰثَةٌ فَثَلٰثَته فَصَاعِدًا وَعَلٰی هٰذَا الْاِخْتِلَافِ فَمَنْ تَنَاكَرَ مَعَ الْاٰخِرِ قَبْلَ

اَلْـمَجِئی فِی الدُّنیَا لَا یَجْلِسُ مَعَہُ اُلْفَتَہ فِیْھَا بَعْدَ الْاِیْجَادِ فِیْھَا وَھٰکَذا فِی الْجِنَانِ فَمِنْ کَثْرَ مَلَاقَۃِ فِی الدُّنیَا یَکْثَرَ مَلَاقَاتِہ فِی الْآخِرَۃِ وَمَنْ لَا قیٰ فَیْھَا قَلِیْلاً فَیُلَاقِی فِی الْآخِرَۃِ قَلِیْلا.

علماء نے فرمایا جن روحوں کو قبل پیدائش کے عالم الامور میں اتحاد تھا یہاں دنیا میں بھی اتحاد رہتی ہے اور پھر آخرت میں اور جن کو اتفاق نہیں تھا یہاں دنیا میں اختلاف کرتے ہیں اور یونہی آخرت میں ان سے ملاپ نہیں رکھتے ہیں جس نے دنیا میں کسی سے ایک وقت ملاقات کیا تھا آخرت میں بھی ایک وقت ملے گا اگر دوبارہ ملاقات تھی وہاں بھی دوبار ملاقات کرے گا اگر تین بار تھا وہاں بھی تین بار کرے گا۔ یونہی جس سے دنیا میں اتفاق نہیں تھا وہاں بھی ان سے ملاقات نہ ہوگی یونہی جنت میں حال ہوگا جن دونوں سے دنیا میں بکثرت ملاقات تھی وہاں بھی ملاقات کریں گے اور جن کو ملاقات کم تھی وہاں بھی کم ملاقات کریں گے۔

☆....☆....☆....☆

باب ۵۷

بَابُ الْجَمْعِ مَعَ مَنْ اَحَبَّہ‘

انسان کا اپنے محبوب کے ساتھ جمع کیا جانا

صالحین کا دوست صالحوں کے ساتھ محشور ہوگا اور فاسقوں کا دوست فاسقوں کے ساتھ مقہور ہوگا

اَخْـرَجَ ابْـنُ مَسْعُوْدٍ رَضِی اللّٰہ عَنہ‘ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اَلْمَرْءُ مَـعَ مَنْ اَحَبَّہ‘ قَالَ الرَّاوِیُّ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلُ اللّٰہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کَیْفَ تَـرٰیٰ فِی رَجُلَ اَحَبَّ قَوْمًا وَلَمْ یَلْحَقْ بِھِمْ اِیْ اَحَبَّ قَوْمًا فَـاقْتَـدٰی بِسُنَّتِھِم لَکِن لَمْ یَدْرَکْ شَانَھُمْ فَقَالَ الْحَدِیْثُ اِیْ الْمَرْءُ یَحْشُرُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مَعَ مَنْ اَحَبَّ فَاِنْ اَحَبَّ زُمْرَۃَ الْفَلَاحِ نَجَاوَاِنْ اَحَبَّ زُمْرَۃَ الْفَسَادِ ھَلَکَ.

روایت کی (یعنی ترمذی نے) حضرت عبداللہ بن مسعود (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے مرد ساتھ اس کے ہے جس سے دوستی کہا، کہا راوی نے کہ آیا ایک شخص نزدیک رسول اللہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے پس کہا آپ کیا فرماتے ہیں اس شخص کیلئے کہ وہ دوستی رکھتا ہے ایک قوم سے اور نہیں ملا انہوں سے یعنی وہ دوست رکھتا ہے ان کے طریق کو اور نہیں ملاقات کی انہوں سے۔ پس فرمایا آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) حدیث مذکور کو مرد اپنے دوست کے ساتھ رہے گا یعنی مرد کا حشر قیامت کے دن ساتھ دوست کے ہوگا۔ مطلب یہ کہ جو شخص دوست رکھا صالحین کو وہ انہیں کے زمرہ میں محشور ہوگا اور جس نے دوست رکھا فاسقوں کو انہیں میں شمار ہو کے مقہور ہوگا۔

ارشاد اور ارادے کا معنیٰ

اَخرَجَ عَلٰی کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہ، لِامْرَاءِ مَااکْتَسَبَ وَھُوَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مَعَ مَنْ اَحَبَّ

روایت کی حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے کہ مرد قیامت کے دن انہیں میں محشور ہوگا جس کے ساتھ محبت تھی۔

قَالَ ھٰذَا ھُوَالْمَعْنٰی مِنَ الْاِرْشَادِ وَالْاِرَادَۃِ فَمَنْ اَحَبَّ مُوَحِّدًامِنْ اَھْلِ السُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ وَاقْتَدٰی بِہٖ فِیْ اَوَامِرِ الشَّرْعِ وَنَوَاھِیْہِ فَھُوَمُرِیْدُہ، وَمَنِ اقْتَدٰی بِہٖ فَھُوَ مُرْشَدَ حَقِیْقَتٍ اِنْ صَحِبَہ، حَیًّا وَکَفَنَہ، فِیْ ذٰلِکَ یَدُ بَیْعَۃٍ وَحُکِیَ اِنْ اقْتَفٰی بِاٰثَارِہٖ فِی الشَّرِیْعَۃِ وَاَحْکَامِ الطَّرِیْقَتِہ وَمُحِبُّ الْمُبْتَدِعِ یَبْعَثُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِمَعَ مَنْ اَحَبَّ۔

مؤلف کہتا ہے یہی معنی ارشاد اور ارادے کا ہے جس نے محبت قلبی رکھا کسی بزرگ سے اہل سنت وجماعت کے اور پیروی کیا اس کی امور نیکی اور بدی میں پس وہ اس کا پیرو متبع ہے اگر اس کے ہاتھ پر بیعت کیا اور اس کی پیروی کی وہ مرشد ہے اور جس نے مبتدع یعنی رافضی اور خارجی اور قدری اور غیر مقلد اور وہابی سے محبت رکھا اور امور شریعت کی برابر پیروی نہ کی تو وہ قیامت کے دن انہیں کے جماعت میں محشور ہوگا۔

آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا دعا فرمانا مسکینوں کے زمرے میں محشور ہونے کے لئے

اَخرَجَ اَبُو مُوْسٰی اَلاشْعَرِی رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ، قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) مَنْ اَحَبَّ قَوْمًا فَھُوَ مِنْھُم

روایت کی حضرت ابوموسیٰ اشعری (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) نے کہ کہا فرمایا رسول اللہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے جس نے دوست رکھا کسی قوم کو پس وہ انہیں میں سے ہے۔

قَالَ رحمتہ اللہ علیہ بَیَانُ الْحَدِیْثِ اَنَّ مَنْ اَحَبَّ قَوْمًا مِنْ اَھْلِ الْعِلْمِ فِی الدُّنْیَا یَحْشُرُ مَعَھُمْ فِی الْعُقْبٰی وَیَلْحَقُ بِھِمْ فِیْ مَنَازِلِ الْجِنَانِ وَمَنْ اَحَبَّ قَوْمًا مُبْتَدِعًا یَحْشُرُ مَعَھُمْ وَیَکُوْنُ مَعَھُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَتِہ مُعَذَّبًا وَمَنْ اَحَبَّ الْمِسْکِیَ اَوِالْغَنِی یَکُوْنُ مَعَ وَقَالَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃِ وَالسَّلَامِ اَللّٰھُمَّ اُحْشُرْنِی مَعَ زُمْرَۃِ الْمَسَاکِیْنَ فَلَا یَخْفٰی مِنْ مَعْنٰی الْمُحَبَّۃِ اَنَّہ، یَشْرِطُ مَافِی الْاِرَادَۃِ وَالْعَزِیْمَتِہ الصَّالِحَتِہ صُحْبَتُ مَنْ اَحَبَّہ حَیًّا وَاِنَّمَا ھُوَ الْاِقْتِفَاءُ بِاٰثْرِہٖ۔

مؤلف رحمتہ اللہ علیہ کہتا ہے کہ شرح حدیث مذکور کی یہ ہے جس نے دوست رکھا اہل علم کو تو انہیں کے ساتھ محشور ہوگا اور انہیں کے ہمراہ جنت میں رہے گا اور جس نے دوست رکھا مبتدع مخالف اہل سنت وجماعت کو انہیں کے ساتھ محشور ہوگا اور جس نے مسکین اور غنی کو دوست رکھا تو انہیں کے ساتھ محشور ہوگا اور فرمایا آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے اے بار خدا مجھ کو دن قیامت کے زمرے میں مسکینوں کے محشور کر۔ پس مخفی نہ رہے کہ محبت اور اعتقاد شرط نہیں ہے کہ اس سے ملاقات ہی ہو بلکہ جس نے ان کی پیروی کی اور ان سے محبت رکھا کافی ہے۔

موتٰی انتقال کے بعد دوسرے موتٰی سے مصافحہ، معانقہ کرے گا جیسے دنیا میں دوست سے مصافحہ، معانقہ کرتا ہے

رُوِیَ فِی بَیَانَ حَدِیْثُ مَنْ اَھَبَ قَوْمًا فَھُوَ مِنْھُمْ اَنَّ مَنْ اَحَبَّ مِیِّتًا فَمَاتَ یُلَاقِی رُوْحَ الْمُحِبِّ رُوْحَ مَنْ اَحَبَّہ فَیُصَافِحُ وَیُعَانِقُ الْمُحِبُّ الْمَحْبُوْبَ بِالشَّوْقِ وَالْمَحَبَّتِہ فَیَقُوْلُ

الْهَاتِفُ طُوْبٰى لِلْمُحِبِّيْنَ فِي اللهِ فَيَكُوْنَانَ مَعًا وَيُحشَرَ اِن مَعَاوَيَدُ خَلَانِ الْجَنَّةِ مَعًا.

حدیث میں آیا ہے جس نے محبت رکھا ایک قوم سے پس وہ انہیں میں سے ہے اور جس نے محبت رکھا کسی شخص کو جو انتقال ہو گیا ہو پس وہ بعد اس سے ملاقات کرے گا اور مصافحہ و معانقہ کرے گا جیسا کہ دنیا میں دوست ایک دوست سے مصافحہ اور معانقہ کرتا ہے اور شوق و محبت کو ظاہر کرتا ہے۔ پس ندا دیتا ہے ہاتف غیبی خوشخبری ہو ان لوگوں کو جو اللہ تعالیٰ کے واسطے دوستی رکھتے ہیں پس وہ دونوں ایک مقام میں رہیں گے اور ان دونوں کا حشر ایک مقام پر ہوگا اور وہ دونوں جنت میں ایک ہی وقت داخل ہوں گے۔

☆....☆....☆....☆

باب ۵۸

بَابُ مَنْ يَتَّبِعُ وَيُصَاحِبُ الْمَيِّتَ

بیچ اس بات کے کہ کون میت کے همراہ ھے

آدمی انتقال کے بعد تین چیز اس کے ساتھ رہتی ہیں

اَخْرَجَ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلٰثَةٌ اَهْلُه' وَمَالُه' وَعَمَلُه' فَيَرْجِعُ اِثْنَانِ وَيَبْقٰى وَاحِدٌ يَرْجِعُ اَهْلُه' وَمَا لَه' وَيَبْقٰى عَمَلُه'.

روایت کی حضرت انس (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) نے کہ فرمایا رسول اللہ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے آدمی کے انتقال ہونے تک تین چیزیں ہمراہ رہتے ہیں۔ ایک اس کے اہل و اولاد۔ دوسرا اس کا مال۔ تیسرا اس کا عمل۔ اول دو یعنی اہل و اولاد یہیں رہ جاتے ہیں اور عمل باقی رہتا ہے۔

بندۂ مومن کے نیک اعمال اس کی قبر میں انسانوں کی شکل پر آئیں گے

قَالَ (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيه) فِي بَيَانِ الْحَدِيْثِ فَاِنْ كَانَ عَمَلُه' خَيْرًا يُصَاحِبُ فِي اَحْسَنِ صُوْرَةٍ فَيَانَسُ بِهِ حَتّٰى تَقُوْمُ السَّاعَةُ وَاِنْ كَانَ عَمَلُه' شَرًّ فَيُصَاحِبُ فِي اَقْبَحِ صُوْرَةٍ فَيكْره' وَيَتَالَّمُ بِصُحْبَتِه.

مؤلف (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہ) کہتا ہے معنی حدیث مذکور کا یہ ہے کہ اگر مردہ نیک عمل والا ہے تو اس کے اعمال صالحہ انسان کی شکل میں خوبصورت بن کر اس کا مصاحب رہے گا جس سے وہ راحت اور آرام و سکون پائے گا اگر وہ بدافعال ہے تو اس کے اعمال ردیہ انسان کی شکل میں بدصورت ہو کر اس کا مصاحب رہے گا جس سے وہ ایذا اور تکلیف اور رنج کھینچے گا۔

اَخرَجَ اَبُوْوَاقِدُ اللَّیْثِیُّ قَالَ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) یَتْبَعُ الْمَیِّتَ ثَلٰثَۃٌ اَھْلُہٗ وَمَالُہٗ وَعَمَلُہٗ فَیَرجِعُ اِثْنَانِ وَیَبْقٰی عَمَلُہٗ

روایت کی ابو واقد اللیثی (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) نے کہ کہا فرمایا رسول اللہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے آدمی کے انتقال ہونے تک تین چیزیں ساتھ رہتے ہیں ان میں دو یہیں رہ جاتے ہیں اور عمل باقی رہ جاتا ہے۔

قَالَ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) قِیْلَ فِی بَیَانِ الْحَدِیْثِ فَیَقْسِمُ اَھْلُہٗ الْمَالَ وَیَفْرحُوْنَ بِہٖ وَیَنْسُوْنَ الْمَیِّتَ فَیَکُوْنُ ذٰلِکَ حَسْرَۃً عَلَیْہِ حَیْثُ اِتَّخَذَ مَالُہٗ مَنْ لُہٗ یَرْضِ بِہٖ فِی حَیَاتِہٖ وَمَالِہٖ عَلَیْہِ وَاَمَّا الْبَاقِی مَعَہٗ اِنْ خَیْرًا فَخَیْرٌ وَاِنْ شَرٌّ اَفْشَرٌّ.

مؤلف (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) کہتا ہے بیان حدیثِ مذکور کا کہ میت کے اہل واولاد اس کے مال کے تقسیم میں رہ جاتے ہیں اور اس کی موت پر خوشی کرتے ہیں اور اس کو بھول جاتے ہیں۔ پس یہ میت کیلئے حسرت کا باعث ہے کہ وہ مال ایسے شخص کو پہنچتا ہے جو وہ اس سے حالت حیات میں ناراض تھا اور اس کے اعمال باقی رہیں گے اگر اس کے اعمال خیر ہیں تو اس کو خیر ہے اگر اعمال اس کے بد ہوں تو اس کو شر ہے۔

اَخرَجَ اَبُوْھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اَلْعَمَلِ یَبْقٰی مَعَ الْمَیِّتِ فِی قَبْرِہٖ فِی اَحْسَنِ صُوْرَۃٍ اَطْیَبُ الرِّیْحِ اَرْغَبُ اللِّبَاسِ فَیَانَسُ بِہٖ وَیَنْدِمُ فِی تَرْکِ الْمَزِیْدِ فَیَتَذَکَّرُ الْاَیَّامَ الْفَاضِلِیَتہ الَّتِی رَاٰی مَاعَمِلَ فِیْھَا فِی اَحْسَنِ الصُّوْرَۃِ فَمِنَ الْعَزِیْمَتِہ الْعَمَلِ فِی یَوْمِ عَاشُوْرَاءَ وَیَوْمَ الْاَسْتِفْتَاحِ یَوْمَ عَرَفَتِہ وَغَیْرِھَا کَمَا ھُوَ الْمَاثُوْرُ.

روایت کی حضرت ابو ہریرہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) نے کہ کہا فرمایا رسول اللہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے نیک عمل بندہ مومن کا اس کی قبر میں انسان کی شکل میں ہو کر آئے گا نہایت عمدہ لباس والا اچھی خوشبو والا

میت کو اس سے زیادہ انست ہو گی۔ پس وہ شرمندہ ہو گا کہ کس لئے میں نے زیادہ اعمال صالحہ نہیں کیا خصوصاً یاد کرے گا وہ ایام فاضلہ کو اور افسوس کرے گا کہ کس لئے میں نے ان ایام میں عبادت نہیں کیا پس ضرور ہے کہ ایام فاضلہ میں عبادت الٰہی کریں۔ ان ایام فاضلہ میں عاشورہ کا دن اور محرم کی پہلی اور عرفہ کا دن سوا اس کے اور ایام ہیں۔

﴿ فائدہ ﴾

ایام فاضلہ، شبہائے فاضلہ کی تفسیر

جاننا چاہئے کہ ایام فاضلہ وشبہائے فاضلہ کی تفصیل امام غزالی (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) نے اپنے کتاب نفیس احیاء العلوم کے جلد دوم میں کی ہے۔ خلاصہ یہ کہ ایام فاضلہ ہر ایک سال میں بائیس ہیں۔ ان ایام میں عبادت الٰہی کرنا اور ایام کے نسبت زیادہ ثواب رکھتا ہے۔ وہ یہ ہیں: ہر ایک ہفتہ میں پیر کا دن اور پنجشنبہ وجمعہ ایام فاضلہ ہیں اور محرم کی دسویں یعنی روزِ عاشورہ اور عرفہ کا دن یعنی نوی ذوالحجہ کی اور ستائیسویں رجب المرجب کی اور پندہ شعبان المعظم کی اور سترھویں رمضان المبارک کی اور عیدین کے دو دن اور دس دن حج کے یعنی ذوالحجہ کے دس دن اور ایام تشریق کے تین دن یعنی بعد عید الاضحیٰ کے تین دن یہ تمام ایام فاضلہ ہیں اور شبہائے فاضلہ یعنی ان راتوں کو عبادت کرنا زیادہ ثواب رکھتا ہے اور راتوں سے اور یہ سولہ راتیں ہیں۔ محرم الحرام کی پہلی رات اور عاشورے کی رات اور رجب المرجب کی پہلی رات اور پندرھویں رات اور رجب المرجب کی اور ستائیسویں رات رجب المرجب کی جس کو شب معراج کہتے ہیں اور رمضان المبارک کی سترھویں رات اور اکیسویں، تیسویں، پچیسویں، ستائیسویں اور انتیسویں رات رمضان المبارک کی اور پندرھویں رات شعبان المعظم کی جس کو شب برأت کہتے ہیں اور عرفہ کی رات اور عیدین کے دو راتیں یعنی عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کی رات۔ ان ایام میں فاضلہ اور شبہائی فاضلہ میں ارواح پر مردگون کے فاتحہ دینا حتی

المقدور کھانا کھلانا اور خیرات دینا اور قرآن شریف پڑھنا پڑھانا زیادہ ثواب رکھتا ہے۔امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ احیاء العلوم میں یہ حدیث کو لائے کہ فرمایا رسول اللہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے تحقیق ارواح مومنوں کے شب کو جمعۃ المبارک کے آتے ہیں اور دروازوں پر اپنے گھروں کے کھڑے رہ کے ندا کرتے ہیں ساتھ غمگین آواز کے اے میرے اہل اے میرے اولاد اے میرے اقربا مہربانی کروتم ہم کو ساتھ فاتحہ اور ثواب بخشی کے ہمیشہ ہمارا یاد رکھوتم اور مت فراموش کروہم کو اور رحم کروہم کو ہماری غربتی پر پس اگر ان کو فاتحہ اور ثواب بخشی سے یاد کریں وہ خوش ہوتے ہیں ورنہ واپس جاتے ہیں اور ان کے حق میں دعائے بد کرتے ہیں یوں ہی شبہائے فاضلہ میں ارواح اپنے گھروں کو آتے ہیں اور فاتحہ دینے کے منتظر رہتے ہیں۔

یوں ہی نقل کیا دستور القضاۃ میں فتاوی نسفی سے۔امام قونوی (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) نے فرمایا اہل سنت وجماعت کے پاس ثواب بدنی سے ہو یا مالی سے ثواب پہنچتا ہے ثواب بدنی جیسا نماز نفلی وروزہ نفلی اور قرآن شریف اور سورے جیسے تبارک اور قل پڑھ کر موتی کے نام پر بخشا اور ثواب مالی جیسے کھانا پکوا کر فاتحہ دینا اور خیر وخیرات کرنا یا کپڑے موتی کے نام پر دینا جیسا کہ لکھا ہے ھدایہ اور فتح القدیر اور بدایہ شرح ھدایہ المشھور بہ عینی اور درمختار اور رد المحتار حاشیہ در مختار المشھور بہ شامی اور طحطاوی حاشیہ در مختار ۔اور فتاوی عالمگیری اور فتاوی قاضیخان اور شرح عقائد نسفی اور تمہید ابو شکور سالمی اور شرح فقہ اکبر ملاعلی قاری اور شرح خیالی سیالکوٹی وغیرہ کتب معتبرہ ہیں۔

☆....☆....☆....☆

باب ۵۹

بَابُ الرُّخْصَةِ فِی زِیَارَةِ الْقُبُوْرِ

بیچ رخصت ہونے زیارت قبور کے

مذہب صحیح میں زیارت قبور کے لیے مرد اور عورت کو رخصت دینا ثابت ہیں

اَخْرَجَ بُرَیْدَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نَھَیْتُکُمْ عَنْ زِیَارَۃِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْھَا وَفِیْ رِوَایَتِہٖ اَلَا فَزُوْرُوْھَا

روایت کی حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ نے کہ کہا فرمایا رسول اللہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) منع کیا تھا میں نے تم کو زیارت قبور سے پس زیارت کرو اس کی۔ایک روایت میں ہے کہ آگاہ ہو پس زیارت کرو اس کی۔

قَالَ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) کَانَ عَلَیْہِ السَّلَامُ نَھٰی عَنْ زِیَارَۃِ الْقُبُوْرِ ثُمَّ رَخَّصَ لَھُمْ.

مؤلف (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) کہتا ہے کہ آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) ابتداء اسلام میں زیارت قبور کو منع کیا تھا پھر رخصت دی ہے اس کی۔

زیارت قبور کی مرد اور عورت ہر دو کو جائز ہے

ثُمَّ اِعْلَمْ اَنَّ زِیَارَۃَ الْقُبُوْرِ مَاذُوْنٌ فِیْھَا لِلرِّجَالِ وَعَلَیْہِ بَعْضُ اَھْلِ الْعِلْمِ وَاَمَّا النِّسَاءُ فَقَدْ رُوِیَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) قَالَ لَعَنَ زَائِرَاتِ الْقُبُوْرِ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَقَالَ بَعْضُ اَھْلِ الْعِلْمِ اَنْ ھٰذَا کَانَ قَبْلَ اَنْ یُرَخِّصَ فِیْ زِیَارَۃِ الْقُبُوْرِ فَلَمَّا رَخَّصَ عَمَّتِ الرُّخْصَتہ لِلرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَاِلَیْہِ ذَھَبَ

صَاحَبُ کَشُفِ الْبَزُوَدِی حَیُثُ قَالَ لَا صَحُ اَنَّ الرُّخُصَته ثَابِتةٌ لِلرَّجَالِ وَالنِّساءِ.

جاننا چاہئے کہ زیارت قبروں کی ماموں ہے مردوں کیلئے اسی پر ہیں بعض اہل علم لیکن عورتوں کا قبور کی زیارت کرنے میں حضرت ابی ہریرہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنۂ) سے مروی ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے لعنت کیے ہیں قبور پر زیارت کرنے والی عورتوں پر یوں ہی حضرت ابن عباس (رَضِیَ اللّٰہُ عَنۂ) سے مروی ہے بعض اہل علم نے اس کی تطبیق یوں دی ہے کہ یہ حدیث جو عورتوں کے منع زیارت پر ہے آگے رخصت دینے ان کے ہی بیچ زیارت قبور کے۔ پس ہر گاہ رخصت دیئے آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے زیارت کیلئے تو عام ہوگئی رخصت مرد اور عورت کیلئے اسی طرف گئے ہیں صاحب کشف البزودی نے کہ فرمایا مذہب صحیح میں رخصت دینا زیارت قبور کیلئے ثابت ہے مرد اور عورت کو۔

﴿ فائدہ ﴾

یعنی یہ حدیث لعن الله زوارات القبور کی منسوخ ہے اور حدیث فزوروھا کی ناسخ ہے۔ مطلب یہ ہے کہ زیارت قبور کی مرد اور عورت ہر دو جائز ہے۔ فتویٰ اسی پر ہے۔ ایسا ہی لکھا ہے در مختار اور ردالمختار حاشیہ درمختار اور طحطاوی حاشیہ در مختار اور فتاوی عالمگیری وغیرہ کتب میں اس کی تفصیل پیشتر باب ما یعین علی ذکر الموت میں گزر گئی ہے ملاحظہ فرمادیں۔

وَقَالَ بَعۡضُ الۡعُلَمَا مَنۡ اَثۡبَتَ الرُّخۡصَةَ لِلنِّسَاء فِی الزِّيَارَةَ فَاِنَّمَا اِسۡتَدل بِحَدِيۡث نَهِيۡتُكُمۡ اِلٰی اٰخِرِہٖ وَهُوَ اِسۡتِدۡلَالُ بِالۡفَارِقِ لَان خَطَابَ الرِّجَالِ لَا يَشۡتَمِدُ النِّسَاء وَلَمۡ يَرۡوُ حَدِيۡثُ فِی حَقِّ النِّسَاءِ فَلَا تَعُمُّ الرّخۡصَةَ فَالصَّحِيۡحَ اِنَّه لَا يُبَاحَ لِلنَسَاء اَخرَجتُ اُمِّ سَلِمَته قَالَتُ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰه (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اَيُّمَا اَمۡرَاءِةِ خَرَجَتُ اِلٰی مَقۡبِرَةِ تَلۡعَنُهَا مَلَائِكَتِهِ السَمَوَاتِ وَالۡاَرۡضِيۡن فَتَكُوۡن فِی لَعۡنَتِه اللّٰه تَعَالٰی حَتّٰی تَعُوۡدُ.

اور کہا بعض علماء نے کہ جو لوگ کہتے ہیں زیارت کرنا قبور کی مرد اور عورت ہر دو کو جائز ہے انہوں نے حدیث نھکم عن زیارت القبور فزوروھا سے دلیل پکڑی ہے یہ استدلال قیاس علی الفارق ہے کیونکہ خطاب رجال کا عورتوں کا شامل نہیں اور خاص کر کے کوئی حدیث عورتوں کی زیارت کے لیے نہیں آئی۔ پس رخصت عام نہیں اس لئے ان کا زیارت کرنا مباح نہیں۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے روایت کی کہ کہا فرمایا رسول اللہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے جو عورت نکلے طرف مقبرہ کے لعنت کرتے ہیں اس کو ملائکہ آسمان اور زمین کے۔ پس ہوتی ہے وہ لعنت میں اللہ تعالیٰ کے یہاں تک کہ لوٹے گھر کو۔

﴿ فائدہ ﴾

اس قول بعض پر فتویٰ نہیں جیسا کہ در مختار کے جلد اول باب الجنازہ میں ہے ولا باس بزیارۃ القبور ولو للنساء لحدیث کنت نہیتکم عن زیارۃ القبور فزوروھا اور کچھ مضائقہ نہیں قبروں کی زیارت کا اگرچہ عورتیں زیارت کریں سبب اس حدیث کے میں نے تم کو منع کیا تھا قبروں کی زیارت سے اب آگاہ ہو کہ ان کی زیارت کیا کرو۔ ایسا ہی ردالمختار حاشیہ در مختار اور طحطاوی حاشیہ در مختار وغیرہ کتب میں ہے۔ پس عبارت در مختار سے معلوم ہوا کہ نہیتکم میں کم ضمیر جمع مذکر حاضر ہے گو کہ ظاہر میں اس کا شمول فقط مردوں کو ہے نہ عورتوں کو مگر تغلیباً للمذکر عورتوں کو بھی شامل ہے۔ پس فزوروھا میں ہر دو شامل ہیں بلکہ اکثر احکام شرعیہ جو قرآن وحدیث میں مرد اور عورت کے لئے آئے ہیں وہ سب صیغہ مذکر سے ہیں جیسا کہا اقیموا الصلوۃ اتو الزکوۃ اور کتب علیکم الصیام اور یاایھا الذین امنو اور سیروا فی الارض. یہ کل مقام میں تغلیبا عورات ہی شامل ہیں اور جو حدیث حضرت ام سلمہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنۂ) کی مؤلف نے نقل کی وہ منسوخ ہے یا محمول ہے اس پر کہ عورتیں مقبروں کو اس وجہ سے جائیں کہ ہم وہاں جا کر غیر محرم مردوں کو بے پردہ ہو کر دیکھیں یا پیٹ کر

روئیں اور بالوں کو نوچیں یا اس حیلہ سے زنا کاری کریں ورنہ مجرد زیارت قبور کا خیال کریں شرعاً جائز ہے ممنوع نہیں۔

قَالَ رُوِیَ عَنْ سَلْمَانَ وَاَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِد فَوَقَفَ عَلٰى بَابَ دَارِه فَاتَتْ فَاطِمَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَ مَنْ اَيْنَ جِئْتِ قَالَتْ كُنْتُ خَرجَتَ اِلٰى مَنْزِلَةِ الَّتِیْ مَاتَتْ فَقَالَ ذَهَبْتِ الٰى قَبرِهَا فَقَالَتْ مَنْ اَيْنَ جِئْتِ قَالَتْ كُنْت خَرجَتَ اِلٰى مَنْزِلَةِ الَّتِى مَاتَتْ فَقَالَ ذَهَبتِ الٰى قَبرِهَا فَقَالَتْ مَعَاذَ اللّٰهُ اَنْ اَفْعَلَ بَعْدَ مَا سَمِعتُ مِنكَ فَقَالَ النَّبِیُّ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) لَوْزُرْتِ قَبْرَهَا لَمْ تَرُوْحِیْ رَائِحَتَه الْجَنَّةِ

کہتا ہے سلمان اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے تحقیق آنحضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) مسجد سے نکلے اور اپنے گھر کے دروازے پر کھڑے رہے پس آئیں حضرت فاطمہ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا) آنحضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) فرمائے کہاں سے آئے تم کہا حضرت فاطمہ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا) نے میں فلاں عورت کے گھر کو گئی تھی جو انتقال پائی ہے آنحضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے فرمایا کیا گئی تھی تو طرف قبر اس کے حضرت فاطمہ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا) نے کہا اللہ تعالیٰ کی پناہ کیا آپ سے سننے کے بعد یہ کام کروں آنحضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے فرمایا اگر زیارت کرتی اس کے قبر کی نہیں پاتی تو بو جنت کی۔ فَدَلَّ الْحَدِيْثُ عَلٰى اَنَّه' لَا يُبَاهُ زِيَارَةُ الْقُبُوْرِ وَلَا تَشْيِعُ الْجَنَازَة

یہ حدیث دلالت کرتی ہے عورتوں کو زیارت قبور مباح نہیں اور یونہی جنازے کا اٹھانا

﴿ فائدہ ﴾

یہ حدیث منسوخ ہے اور حدیث فزوروها کی ناسخ ہے۔

تصریح الاوثق فی ترجمہ شرح البرزخ

زیارت قبور کا بیان

اَخْرَجَ ابْنَ اَبِیْ قُبَيْس رَضِیَ اللّٰهُ عَنه' قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰه (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) لَعَنَ اللّٰه زَوَّارَاتِ الْقُبُوْرِ فَقِيْلَ وَلَوْ مَعَ مَحرَم فَقَالَ مَنْ رَضِیَ بِه وَاذِنَ لَهُنَّ فَهُوَ فِیْ لَعْنَتِهِنَّ مُسَاهِمُ

مروی ہے حضرت ابو قبیس (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے لعنت کرتا ہے اللہ تعالیٰ قبور کی زیارت کرنے والیوں کو پوچھا گیا اگر محرم ساتھ ہو فرمایا جو کہ راضی ہوا اس پر اور اذن دیا انہوں کو پس وہ بھی لعنت میں شامل ہے۔

قَالَ رحمته الله عليه دَلَّ الْحَدِيْثُ عَلٰى اَنَّه' لَا يَجُوْزُ لِلنِّسَاءِ زَيَارَةَ الْقُبُوْرِ اَنْ اُرِيْدَ بِاللَّعْنِ الطَّرَادُ عَنْ رَحْمَتِهِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاِنَّ التَّرْكَ اَوْلٰى اِنْ اُرِيْدَ بِاللَّعْنِ تَرْكُ الْفَضِيْلَتِه.

مؤلف رحمتہ اللہ علیہ کہتا ہے کہ یہ حدیث دلالت کرتی ہے اس پر عورتوں کو زیارت قبور جائز نہیں اگر لعنت سے مراد دور ہونا رحمت الٰہی سے ہو ورنہ یعنی اگر یہ مراد نہ ہو تب بھی ترک افضل ہے

﴿ فائدہ ﴾ یہ حدیث منسوخ ہے جیسا کہ اوپر گزرا یا محمول ہے بے صبری پر۔

جو عورتیں قبور پر جا کے سجدہ کرتی، روتی، پیٹتی ہیں ویسی عورتوں کا زیارت قبور کے لیے جانا مکروہ ہیں

رُوِیَ اَنَّه' سُئِلَ الْقَاضِی الشُّعْبِی (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) عَنْ جَوَازِ الْخُرُوْجِ لِلنِّسَاءِ اِلَى الْمَقَابِرِ فَقَالَ لَا تَسْاَلُ عَنِ الْجَوَازِ وَالْفَعَادِ فِیْ هٰذَا وَاِنَّمَا تَسْئَلُ عَنْ مِقْدَارِ مَا يَلْحَقُهَا مِنَ اللَّعْنِ فَاعْلَمْ اِنَّهَا كُلَّمَا نَوَتِ الْخُرُوْجِ كَانَتْ فِیْ لَعْنَتِه اللّٰهِ تَعَالٰى وَمَلَائِكَتِه اِذَا خَرَجَت يَحُفُّهَا الشَّيَاطِيْنُ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ وَاِذَا اَتَتِ الْقَبْرَ يَلْعَنُهَا رُوْحُ الْمَيِّتِ وَاِذَا رَجَعْتَ كَانَتْ فِیْ لَعْنَتْ

اللّٰہ حتّٰی تَعُود قَالَ فَاِن اِذِنَ او ذَھَبَ مَعُھَا بَعْلُھَا فَھُوَ شَرِیْکٌ فِی اللَّعْنِ وَاِنْ سَجَدَتْ لِلْقَبَر کَفَرت وَ بَانت مَنُ الذُّوحِ کَمَا تَفْعَله بَعْضَ النِّسَاءِ لَقِلَّته الْجَزْ عِ وَکُثْرَۃُ الْجَزْع.

مروی ہے کہ قاضی شعبی (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے سوال کیا گیا آیا عورت زیارت قبور کیلئے گھروں سے نکلنا چاہتی ہے۔ انہوں نے جواب دیا مت سوال کر تو جواز اور عدم جواز سے بلکہ سوال کر تو کتنا مقدار لعنت کی اس پر نازل ہوتی ہے۔ پس جان تو جب وہ نکلنے کا ارادہ کرتی ہی ہوتی ہے وہ اللہ تعالیٰ اور ملائکہ کے لعنت میں جب وہ نکلتی ہے آتے ہیں اس کے پاس شیاطین ہر جانب سے جب آئے وہ قبر کے پاس لعنت کرتی ہے اس پر روح میت کی اور جب واپس ہووے ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کی لعنت میں یہاں تک کہ لوٹے گھر کو۔ اگر اس عورت کا مرد اذن دے وہ بھی لعنت میں شریک ہے اگر وہ قبر کو سجدہ کرے کافر ہو جاتی ہے۔ جیسا کہ بعض عورات کی فی زمانہ عادت ہے بہ سبب قلت عقل اور کثرت جزع کے۔

﴿ فائدہ ﴾

جو عورتیں قبور کو سجدہ کرتی ہیں حرام ہیں اور قبر کو سجدہ کرنے سے کافر نہیں ہوتی

مؤلف (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) کا مطلب یہاں صاف معلوم ہو گیا کہ جو عورات قبور پر جا کے سجدہ کرتے ہیں اور روتے پیٹتے ہیں ان کو زیارت قبور جائز نہیں بے شک ویسے عورات کا زیارت کے لیے جانا مکروہ ہے ورنہ نفس زیارت عورتوں کو ممنوع نہیں شرعاً جائز ہے۔ جیسے مردوں کو، ردالمحتار وغیرہ میں ہے جو عورات قبور کو سجدہ کرتے ہیں حرام ہے ان کو اس کام سے روکنا چاہیے فقط قبر کو سجدہ کرنے سے کافر نہیں ہوتے جب تک کہ صاحب قبر کو خدا نہ سمجھے اسی پر فتویٰ ہے۔ الحاصل جو عورات کو نزدیک قبور کے اپنے بال نوچ کر روتے ہیں اور سر پیٹتے ہیں یا قبور کو سجدہ کرتے ہیں ویسے عورات کو زیارتِ قبور سے منع کرنا چاہئے ایسے عورات کے حق میں مؤلف کہتا ہے۔

عورتوں کو اولیاء کی قبور پر زیارت کے لیے نکلنا جائز نہیں مگر اپنے ماں باپ کے قبور کی زیارت کر سکتی ہیں آنحضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کے روزہ مبارک کی زیارت عورتوں کو بھی واجب ہے

فَلَا یَجُوْزُ خُرُوْجُھُنَّ اِلٰی قُبُوْرِ بَعْضِ الْمُتَبَرِّکِیْنَ کَمَا اِعْتَادَت النِّسَاءُ اِلَّا لِزِیَارَۃِ قَبر وَالِدَیھِنَّ اِنْ لَمْ یَکُنْ ثَمَّہ قَبر اَجْنَبِیَّ وَاِلی قَبر رَسُوْلُ اللّٰہ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) لِاَنَّہٗ اَبُوْ الاُمِته وَاِلٰی قَبر ذِی رَحْمٍ مُحَرَّمٍ مَنْھَا اَن لَم تَحْضَرمَوْتِهِ کَمَا رُوِیَ اِنْ عَبْدَالرَّحمَان بُن اِبیْ بَکرِنُ الصِّدِّیْق رَضِی اللّٰه عَنْه مَاتَ خَارِجَ مَکَةِ عَلٰی اَثْنَا عَشَر مِیلًا فَنقُل اِلَی مَکة وَدُفِن فَجَاءَ تُ عَائِشَةِ لُحَاجَة فَزَارُت قَبْرُه وَقَالَتُ اِنُا وَاللّٰه لَو شَهدتَک مَا زَرتَک قَالَ السَّرخِسی یَعْنیٰ اَنَّ التَّرک اَولٰی وَلُکَن بَینَتِ فِی زَیَارَتُهَا عَذْرِهَا وَاِنَّه فَاتَعنُهَا، الْقَاء ه عَندَالْمَوْتِ فَزَارتِ قَبره لُتکُوْنَ قَائِمًا مَقَامِ لُقَاء ه عَنْدَالْمَوْتِ قُلْ فَاذا کَانَ ترکَ زَیَارَة قَبَر الْاَجْنَبِی لِلنِّسَاء اَحْسَن فَیکُرہ بِالَاکَثَرُ اِلا اِنَ الاثر دَلَّ عَلٰی اَنُ لُقَاء الْمَیِّتِ وَقَتَ الْمَوْتِ لُلمحَارم سُنُةِ وَکَذا لِلزَوجَته لَانُهَا تکُوْنُ فِی الْعَدة بَعْد وَعَلی هٰذَا الْعَمَلِ.

جائز نہیں نکلنا ان عورتوں کا زیارت کے لیے اولیاء کے قبور پر بھی مگر اپنے ماں باپ کے قبور کی زیارت جائز ہے اگر نہ ہو وہاں دوسرے اجنبی مرد کی قبر اور آنحضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کے قبر شریف کی زیارت عورتوں کو بھی واجب ہے کیونکہ وہ سب امت کے مجازی باپ ہیں اور یونہی عورت کو محرم کے قبر کی زیارت جائز ہے اگر وہ اس کے انتقال کے وقت حاضر نہ تھی جیسا کہ مروی ہے حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ انتقال پائے خارج مکہ معظمہ بارہ میل کے فاصلہ پر پس وہ نقل کیے گئے مکہ

مکرمہ میں اور مدفون ہوئے۔ پس آئے بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کوئی حاجت کیلئے مکہ اور زیارت کے اپنے برادر کے قبر کی اور فرماتے قسم ہے خدا کی اگر میں حاضر رہتی تیرے انتقال کے وقت نہ زیارت کرتی تیری۔

عورت کا اجنبی قبر کی زیارت مکروہ ہے

امام سرخسی رحمۃ اللہ علیہ کہ بی بی عائشہ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیھَا) نے ایک عذر پیش کیا کہ میں وقت انتقال حاضر نہ تھی اس لئے زیارت کی تا قائم مقام حضوری کے ہو ورنہ زیارت کرنا بہتر نہ تھا اس لئے اجنبی قبر کی زیارت کرنا مکروہ ہے اور وقت انتقال اپنے محرموں کے قبور کی زیارت کرنا مکروہ نہیں ہے اور عورت کو ہی اپنے مرد کی قبر کی زیارت مکروہ نہیں اس لئے وہ مرد عدت میں ہی اسی پر عمل ہے فائدہ ترمذی میں ہے کہ بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے بھائی کے قبر پر آ کے یہ فرماتیں واللہ لو حضرتک مادفنت الا حیث مت ولو شہدتک مازرتک قسم ہے خدا کی اگر حاضر رہتی ہیں تیرے پاس نہیں دفن ہوتا تو مگر اس مقام میں جہاں انتقال پایا اور اگر حاضر رہتی میں وقت انتقال تیرے نہیں زیارت کرتی میں تیری۔

عورت اپنے شوہر کی قبر کی زیارت کر سکتی ہے مکروہ نہیں

شیخ عبدالحق محدث دہلوی (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ) اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ جلد اول کتاب الجنائز باب دفن المیت کے فصل ثالث میں الفاظ مذکور کی یوں شرح فرماتے ہیں۔ بلفظہ۔ واللہ لو حضرتک مادفنت الا حیث مت. بخدا سوگند اگر حاضر میبودم من دفن کردہ نمی شدی تو مگر آنجا کہ مردہ بودی زیرا کہ عدم فوت تو زیارت نمی کردم ترا زیرا کہ زیارت امرے واجب نیست یا آنکہ امہات المومنین حکم معتقدات دارند کہ باید ملازم مساکن دیبوت خود باشند وجز در مہم ضروری وحاجت مانند حج وغیرہ نہ برآیند باوجود آنکہ ظاہر حدیث نہی نسا است از زیارت اگرچہ ماول ومنسوخ میدارند مختصر ترجمہ یہ کہ

اگر حاضر ہوتی میں وقت انتقال تیرے نہیں زیارت کرتی ہیں تیری اس لئے کہ زیارت واجب نہیں پہلی بار کی زیارت کافی ہے۔ ظاہر حدیث عورتوں کے منع زیارت پر دال ہے مگر یہ حدیث تاویل کی گئی ہے معنی مذکور پر یا منسوخ ہے۔ مطلب یہ کہ یہ حدیث عورتوں کے منع زیارت پر دال نہیں ہے یونہی لکھے ملا علی قاری مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں اور علامہ طیبی شرح مشکوٰۃ میں اور دیگر علماء اپنے شرح میں۔ علاوہ بریں مشکوٰۃ میں مسلم سے یہ حدیث وہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آئی ہے۔

اہل قبور پر پڑھنے کا بیان

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَيْفَ اَقُوْلُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) تَعْنِيْ فِيْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ قَالَ قُوْلِيْ اَلسَّلَامُ عَلٰى اَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَيَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُقَدَّمِيْنَ مِنَّا وَالْمُتَاخِّرِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ.

مروی ہے حضرت عائشہ صدیقہ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیھَا) سے کہ کہی پوچھی میں نے رسول اللہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سے کیا کہوں میں زیارت قبور میں فرمائے حضرت کہہ تو سلام ہو جیو اور پر تمہارے اے مومنان اور رحمت کرے اللہ تعالیٰ گزرے ہوؤں کو اور بعد آنے والوں کو اور ہم اگر چاہے اللہ تعالیٰ ساتھ تمہارے ملنے والے ہیں۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ) اشعۃ للمعات ترجمہ مشکوٰۃ میں اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں۔ ایں حدیث دلالت دارد بر جواز زیارت مر نسا را و برآنکہ حدیث لعن پیش از رخصت بود۔ یہ حدیث دلالت کرتی ہے عورتوں کو زیارت قبور جائز ہونے پر اور حدیث لعنت کی آگے ہے حدیث رخصت سے یعنی حدیث لعنت کی منسوخ ہے اور حدیث رخصت کی ناسخ ہے۔ ایسا ہی لکھا علامہ طیبی شرح مشکوٰۃ میں اور ملا علی قاری نے مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں اور دیگر علماء نے اپنی اپنی کتب میں۔

☆....☆....☆....☆

باب ٦٠

بَابُ مَقَرِّالْاَرْوَاحِ

بیچ اس بات کے کہ مرنے کے بعد
ارواح کہاں رہتی ہیں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی يَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا الایه. اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے جگہ قرار داد اس کے اور جگہ سونپنے اس کے۔ وَقَالَ وَهُوَالَّذِیْ اَنْشَاءَ كُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَّ مُسْتَوْدَعٌ. اور وہ ہی جس نے پیدا کیا تم کو جان ایک سے پس واسطے تمہارے جگہ رہنے کی ہے اور جگہ سونپنے کی۔ فذلک احدهما فی الصلب والاخر بعد الموت. وہی اللہ تعالیٰ ہے جو روح کو پہلے صلب یا ردی زمین میں رکھا اور وہی ہے اللہ تعالیٰ جو بعد موت کے اس روح کو جنت یا دوزخ میں رکھا۔ فَرُوِیَ اَنَّ الْاَرْوَاحَ قَبْلَ ظُهُوْرِ الدُّنْيَا فِیْ عِلْمِ اللّٰهِ تَعَالٰی مروی ہے کہ روحیں دنیا ظاہر ہونے کے آگے اللہ تعالیٰ کے علم میں موجود تھیں۔

مومنین کی روحیں عرش کے نیچے اور کافروں کی روحیں ساتویں زمین کے نیچے رہتی ہے

وَقِيْلَ اَرْوَاحَ الَّذِيْنَ يُوْمِنُوْنَ تَحْتَ الْعَرْشِ وَاَرْوَاحَ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ تَحْتَ الْاَرْضِ السَّابِعَتِه ثُمَّ يَسْتَوْدِعُ رُوْحُ كُلٍّ فِیْ صُلْبِ اَبِيْهِ عَلَی التَّعَاقُبِ فِی الْوُجُوْدِ اَمَّا بَعْدَ الْمَوْتِ.

مروی ہے کہ مومنین کے روحیں عرش کے نیچے ہیں اور کافروں کے ارواح ساتویں زمین کے نیچے ہیں یعنی روحیں صلب میں باپ کے ہیں اور بعد موت کے تفصیل سابق سے رکھی جاتی ہیں۔

شہیدوں کی ارواح سبز پرندوں کے شکم میں رہتی ہیں

اَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ اَبْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) اَرْوَاحَ الشُّهَدَاءِ عَنْدَ اللّٰهِ فِیْ حَوَاصِلِ طَيْرٍ خِضَرٍ تَسْرَحُ فِی الْجَنَّةِ حَيْثُ شَاءَ تْ ثُمَّ تَاوِیْ اِلٰی قَنَادِيْلَ تَحْتَ الْعَرْشِ

نقل کی صحیح مسلم نے حضرت عبداللہ بن مسعود (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے شہیدوں کی روحیں اللہ تعالیٰ کے پاس سبز پرندوں کے پیٹوں میں رہتے ہیں، بہشت کے نہروں میں سے پانی پیتے ہیں اور جس جائے چاہتے ہیں پھرتے ہیں اور عرش کے نیچے قندیلوں میں جائے پکڑتے ہیں۔

شہیدوں کی ارواح کو کسی قسم کی تقید نہیں ہے

قَالَ (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) دَلَّ الْحَدِيْثُ عَلٰی اَنَّهٗ لَا قَيْدَ لِاَرْوَاحِ الشُّهَدَاءِ تَذْهَبُوْنَ حَيْثُ شَاءَ تْ بِصِفَتِه الطَّيْرِ الَّذِیْ لَوْنُهٗ خِضَرٌ لَا فِیْ هَيْئَةِ الطَّيْرِ الْحَيْوَانِیِّ.

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيه) کہتا ہے دلالت کرتی ہے حدیث اس پر کہ روحوں کو شہیدوں کے کسی قسم کی تقید نہیں ہے سیر کرتے ہیں جنت میں سبز پرندوں کے پیٹوں میں رہ کر نہ یہ کہ پرندے بن جاتے ہیں

﴿ فائدہ ﴾

اہل اسلام کے پاس تناسخ ممنوع ہے یعنی ہنود کہتے ہیں کہ آدمی بعد مرنے کے پھر کوئی قالب میں ظاہر ہوتا ہے یہ شرعاً ممنوع ہے۔

اہل اسلام کے پاس تناسخ ممنوع ہے

مؤلف (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہ) کہتا ہے کہ شہیدوں کے ارواح سے پرندوں کے پیٹ میں ہوکر جنت کی سیر کریں گے نہ یہ کہ سبز پرندے ہوں گے۔ یہاں صاف معلوم ہوگیا جب بدکار آدمی کا انتقال ہوتا ہے تو کبھی شیطان اس کی صورت میں ظاہر ہوکر لوگوں کے پاس شب کو آتا ہے نہ یہ کہ وہ آدمی شیطان ہوگیا یہ اعتقاد ہنود کا ہے نہ اہل اسلام کا۔

بدکار آدمی کا انتقال ہوتا ہے تو شیطان اس کی صورت میں ظاہر ہوکر لوگوں کے پاس شب کو آتا ہے

رُوِیَ عَنْ اِبْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہ عَنْہ' قَالَ اَرْوَاحُ الشُّھَدَاءِ فِی اَجْوَافِ طَیْرٍ خُضْرٍ فِیْ قَنَادِیْلُ تَحْتَ الْعَرْشِ تَسْرَحُ فِی الْجَنَّۃِ حَیْثُ شَاءَ تْ ثُمَّ تَرْجِعُ اِلٰی قَنَادِیْلَ

دوسری روایت حضرت عبداللہ بن مسعود (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے مروی ہے شہیدوں کی روحیں پیٹ میں ہرے پرندوں کے رہتے ہیں اور عرش کے نیچے قندیلوں میں جگہ پکڑتے ہیں۔

فَاَفَا دَالْحَدِیْثُ اَنَّ مَقَرًّا رْوَاحِ الشُّھَدَاءِ تَحْتَ الْعَرْشِ وَلَا مَنْعَ لَھُمْ اَنْ شَاءُ وْا دَخَلُوْا لْجَنَّۃَ تَاکُلُوْنَ مِنْ ثِمَارِھَا۔

پس فائدہ دیتی ہے حدیث کہ تحقیق شہیدوں کے ارواح عرش کے نیچے ہیں اور ان کو ممانعت نہیں کہ جنت میں جاکر سیر کریں اور جنت کے پھلوں کو کھائیں۔

اَخْرَجَ اَبْنُ الْمُبَارَکِ وَالْحَکِیْمُ التِّرْمِذِیُّ وَاِبْنُ اَبِی الدُّنْیَا وَاِبْنُ مُنْدَۃَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ اِنَّ اَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِیْنَ فِی بَرْزَخٍ مَنَ الْاَرْضِ تَذْھَبُ حَیْثُ شَاءَ تْ

وَنُفُسُ الْکَافِرِیْنَ فِی سِجِّیْنَ۔

نقل کی ابن المبارک اور حکیم ترمذی اور ابن ابی الدنیا اور ابن مندہ نے سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے اور وہ سلمان رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا مومنوں کے ارواح برزخ میں چھوڑے گئے ہیں پھرتے ہیں جہاں چاہتے ہیں اور کافروں کے ارواح دوزخ سجین میں مقید ہیں۔

برزخ کا معنیٰ

قَالَ اِبْنُ الْقَیِّمِ الْبَرْزَخُ ھُوَالْحَاجِزُ بَیْنَ الشَّیْنِ فَکَانَّہ' اَرَادَ فِی اَرْضٍ بَیْنَ الدُّنْیَاوَالْاٰخِرَۃِ وَاِنَّمَا قَالَ لِاتِّصَالِ الرُّوْحِ بِجَسُدِھَا۔

کہا ابن القیم نے کہ معنی برزخ کا یہ ہے کہ جو چیز درمیان روشنی کے ہو یہاں مراد اس سے دنیا اور آخرت ہے یعنی مومنوں کے ارواح دنیا اور آخرت میں سیر کرتے ہیں اور روح کو جیسا جسم سے علاقہ ہے یوں ہی برزخ سے بھی ہے۔

اَخْرَجَ الْحَکِیْمُ التِّرْمِذِیُّ عَنْ سَلْمَانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ' قَالَ اَنَّ اَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِیْنَ تَذْھَبُ فِی بَرْزَخٍ مَنَ الْاَرْضِ حَیْثُ شَاءَ تْ بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ حَتّٰی یَرِدَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِلٰی جَسَدِھَا

نقل کی حکیم ترمذی نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے کہ کہا تحقیق ارواح مومنوں کے سیر کرتے ہیں زمین سے جہاں چاہتے ہیں درمیان زمین اور آسمان کے یہاں تک کہ لوٹاتا ہے اللہ تعالیٰ اس روح کو اس کے خاص جسد میں۔

قَالَ دَلَّ الْحَدِیْثُ عَلٰی اَنَّ اَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِیْنَ تَرْسَلُ وَتَقْبِضُ وَتَدْخُلُ فِی الْجَسَدِ۔

مؤلف کہتا ہے دلالت کرتی ہے یہ حدیث کہ مومنوں کے ارواح سیر کرتے ہیں اور پھر اللہ تعالیٰ کے حکم سے ملائکہ پکڑ کر اس کے جسد میں داخل کرتے ہیں۔

ارواح مومنین اور کفار کے خازن فرشتے دو ہیں

جوعزرائیل (عَلَیْهِ السَّلَام) کے نائب ہیں

كَمَا رُوِیَ عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَنَّ اَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذَا قُبِضَتْ تُرْفَعُ اِلٰی مَلَکٍ یُقَالُ لَهٗ رُوْمَائِیْلُ وَهُوَ خَازِنُ اَرْوَاحِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمَلَکُ الَّذِیْ عَلٰی اَرْوَاحِ الْکُفَّارِ یُقَالُ لَهٗ رُوْمَهْ.

جیسا کہ مروی ہے وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا تحقیق مومنوں کے روحیں جب قبض کیے جاتے ہیں تو دیئے جاتے ہیں رومائیل فرشتے کو جو خازن ہے ارواح مومنوں کا اور کفاروں کے روحیں رومہ کو دیئے جاتے ہیں

﴿ فائدہ ﴾

یہ ہر دونوں فرشتے حضرت عزرائیل (عَلَیْهِ السَّلَام) کے نائب ہیں اور بحکم حضرت عزرائیل علیہ السلام ارواحوں کو لیتے ہیں بعد قبض کرنے حضرت عزرائیل (عَلَیْهِ السَّلَام) کے مگر یہ قول وہب بن منبہ کا غریب ہے۔

عزرائیل علیہ السلام بنفس نفیس خود ارواح مومنین اور کفار قبض کرتے ہیں

قول مشہور یہی ہے کہ خود حضرت عزرائیل علیہ السلام بنفس نفیس مومنوں اور کفاروں کے ارواح قبض کرتے ہیں۔

ہر ایک کو اس کے جسد کے ساتھ اتصال معنوی ہے

قَالَ الْحَافِظُ ابْنُ حَجَرٍ فِیْ فَتَاوَاهُ اَرْوَاحُ الْمُؤْمِنِیْنَ فِیْ عِلِّیِّیْنَ وَاَرْوَاحُ الْکُفَّارِ فِیْ

سَجِّیْنَ وَلِکُلِّ رُوْحٍ بِجَسَدِهَا اِتِّصَالٌ مَعْنَوِیٌّ لَایُشْبِهُ الْاِتِّصَالَ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا بَلْ اَشْبَهُ شَیْءٍ بِهٖ حَالُ النَّائِمِ وَاِنْ کَانَ هُوَ اَشَدُّ مِنْ حَالِ النَّائِمِ اِتِّصَالًا.

کہا حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ شارح صحیح بخاری اپنے فتاوی میں مومنوں کے ارواح علیین میں ہیں اور کفاروں کے روحیں دوزخ سجین میں اور ہر ایک روح کو اس کے جسد سے اتصال معنوی ہے جو حیات دنوی سے مشابہ نہیں بلکہ مشابہ ہے حال نائم سے گو کہ روح کی اتصال تشبیہ نائم سے قوی ہے۔

وَبِهٰذَا اَوْفِیْ یَجْمَعُ بَیْنَ مَاوَرَدَ مِنْ اَنَّ مَقَرَّهَا تَحْتَ الْعَرْشِ اَوْخِیْ عِلِّیِّیْنَ اَوْفِیْ بَرْزَخٍ مِنَ الْاَرْضِ اَوْفِیْ سَجِّیْنَ وَبَیْنَ مَا نَقَلَهُ ابْنُ عَبْدِالْبَرِّ عَنِ الْجُمْهُوْرِ اَنَّهَا عِنْدَ افته قُبُوْرِهَا وَمَعَ ذٰلِکَ فَهِیَ مَاْذُوْنٌ لَهَا فِی التَّصَرُّفِ وَیَسِیْرُ وَتَاْوِیْ اِلٰی مَحَلِّهَا مِنْ عِلِّیِّیْنَ اَوْسَجِّیْنَ قَالَ وَاِذَا نُقِلَ الْمَیِّتُ مِنْ قَبْرٍ اِلٰی قَبْرٍ فَالْاِتِّصَالُ الْمَذْکُوْرُ مُسْتَمِرٌّ وَکَذٰلو تعرّفت الْاَجْزَاءُ.

پس تطبیق دی جاتی ہے ان اقوال میں اس طور سے کہ روحیں مومنین کے کبھی عرش کے نیچے سیر کریں گے اور کبھی جنت کی اپنے درجات کے موافق کبھی مقام قبر پر استقرار پکڑیں گے اور روحیں کفار وفساق کے دوزخ سجین میں ہوں گے یا ان کے قبر میں مقید ہو کر عذاب پائیں گے اور ابن عبدالبر نے جو جمہور سے روایت کیا کہ روحیں مومنین کے سرہانے اپنے قبور کے رہیں گے اس کی بھی تطبیق ہوگئی بایں طور کہ گو اصلی مقام ان کا یہیں ہے مگر وہ سیر کرتے ہیں ملاء اعلیٰ اور جنت کی پھر لوٹ آتے ہیں مقام قبور پر اور ارواح کافروں کے ان کے قبور میں مقید ہیں اور دوزخ سجین میں عذاب پاتے ہیں۔ جب میت کو ایک جگہ نقل کر کے بطور امانت رکھتے ہیں وہ روح کے ساتھ رہتی ہے پھر جب دوسری جائے دفن کرتے ہیں وہ روح اس کے ساتھ منتقل ہوتی ہے گو کہ اجزاء ظاہری متفرق ہوں ظاہری محسوس میں۔

☆....☆....☆....☆

باب ٦١

بَابُ مَحَلَّ اَرْوَاحِ الصِّبْيَانُ

بیچ مقام بچوں کی روحوں کے

اَخْرَجَ اَبِیْ عَنْ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِی اللّٰه عَنْه' قَالَ اَنَّ اَرْوَاحَ وَالْدَانِ الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ اَجْوَافِ عَصَا فِيْر تَسْرَحُ فِي الْجَنَّةِ حَيْثُ شَاءَ تِ.

نقل کی اب نے حضرت عبداللہ بن مسعود (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے کہ کہا تحقیق ارواح اطفال مومنین کے بیچ پیٹ چڑیوں کے ہیں جو جنت میں سیر کرتے ہیں جہاں چاہتے ہیں۔

اطفال مومنین کے ارواح کو قید ہیں اور وہ امتیاز رکھتے ہیں بڑوں کی ارواح سے

قَالَ رحمته الله عليه اَفَادَ الْحَدِيْثُ اَنَّ رُوْحِ الصَّبِى لَا قَيْد لَه وَاَنَّ صُوْرَةَ رُوْحِهِ يَتَمَيَّزُ بِالصَّغْرِ عَنْ رُوْحِ الْكَبِيْرِ.

مؤلف رحمتہ اللہ علیہ کہتا ہے فائدہ دیا حدیث کہ تحقیق روحوں کو اطفال مومنین کی نہیں قید ہیں اور ان کے روحیں امتیاز رکھتی ہیں بڑوں کی ارواح سے۔

اطفال مومنین کی پرورش بہشت میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت سارہ رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں

اَخْرَجَ الْحَاكِمُ وَصَحَّحه الْبَيْهَقِىُّ وَابْنُ اَبِى دَاوٗدَ وَابْنُ الدُّنْيَا مَنْ طَرقِ اَبِى

هُرَيْرَةَ رَضِى اللّٰه عَنْه' قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰه (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) اَوْلَادُ الْمُؤْمِنِيْنَ فِىْ جَبَلٍ فِى الْجَنَّتِه يَكْفُلُهُمْ اِبْرَاهِيْم (عَلَيْهِ السَّلَام) وَسَارَةَ حَتّٰى يَردوهُمْ اللّٰه اِلٰى اٰبَائهُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ.

نقل کی حاکم نے اور بیہقی اور ابن ابی داؤد اور ابن ابی الدنیا متصل اسناد کے ساتھ کہ کہا فرمایا رسول اللہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے اطفال مومنوں کے بہشت کے ایک پہاڑ میں سکونت کرتے ہیں اور ان کی پرورش حضرت ابراہیم علیہ السلام و حضرت سارہ رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں جب تک کہ قیامت کے دن ان کے ماں باپ کے پاس پہنچادیں۔

قَالَ (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْه) دَلَّ الْحَدِيْثُ عَلٰى اَنَّ اصصبى اِذَا مَاتَ يربى فِى الْجَنَّتِه حَتّٰى يَرِدَ عَلٰى اَبُويَه فَاطِمَا يَعْقِل وَيَكْفُلُهُمْ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْل اللّٰه (عَلَيْهِ السَّلَام)

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْه) کہتا ہے دلالت کرتی ہے حدیث اس پر کہ بچہ جب انتقال پاتا ہے تو جنت میں پرورش پاتا ہے نزدیک حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اور جب بڑا ہوتا ہے تو اس کے ماں باپ کے پاس پہنچادیتے ہیں۔

ہر ایک بچہ اسلام میں پیدا ہوتا ہے

اَخْرَجَ ابْنَ اَبِى الدَّنْيَا عَنْ ابْنَ عُمَر رَضِى اللّٰه عَنْه' قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰه (صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) مَا مِنْ مَوْلُوْد يولدُ فِى الْاِسْلَامَ اَلَّا وَهُوَ فِى الْجَنَّتِه شَعْبَانِ رَيَّان يَقُوْلُ يَارَب اَورِدْ عَلٰى اَبَوِى اِذَا مَاتَ

نقل کی ابن ابی الدنیا نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے نہیں ہے کوئی ایک بچہ جو پیدا ہوتا ہے اسلام میں مگر وہ جنت میں پرورش پاتا ہے اور کہتا ہے اے رب میں میرے ماں باپ کو چاہتا ہوں۔

بچہ جنت میں اپنے ماں باپ کے لیے دعائے خیر کرتا ہے

قَالَ (رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہِ) دَلَّ الْحَدِیثُ عَلٰی اَنَّ الوَلَد الصَّغِیر اِذَا مَاتَ یَدخُلُ الْجَنَّتِه وَیَربِی فِیھَا وَیَدعُو ھُوَ لا بَوَیه بِالْخَیر وَاِنَّ مَاتَ فِی الرَّضَاعَتِه۔

مؤلف (رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہِ) کہتا ہے دلالت کرتی ہے حدیث اس پر کہ بچہ جب انتقال پاتا ہے تو جنت میں داخل ہوکر پرورش پاتا ہے اور اپنے ماں باپ کے لئے دعا خیر کرتا ہے گوکہ ایام شیر خوارگی میں انتقال پایا ہو۔

اللہ تعالیٰ بعض بچوں کے لیے حوران جنت کو دائی بناتا ہے

رُوِیَ عَنْ خَالِد بِنْ مَعْدَان قَالَ اَنَّ فِی الْجَنَّتِه شَجَرۃِ یُقَالَ لَه، طُوبِی وَفِی کُلِّ عَصن مِنْھَا شَعب ضَروع فَمَنْ مَاتَ مَنْ الصِّیانَ الَّذِینَ یَرضُعونَ رَضِیع مَنْ طوبِی وَ حَاظَنَھُمْ اَبْرَاھِیمَ خَلِیلَ اللہ (عَلَیہِ السَّلَام) وَیَجعَلُ اللہُ لَبعضُھُمْ ظَیرا مَنُ الْجَنَّتِه فَتربِی حَتّٰی یَرد عَلٰی اَبُوَیه یَوْمَ الْقِیَمَتِه فاطِمَا یَعقَل۔

خالد بن معدان رضی اللہ عنہ سے (یعنی ابن ابی الدنیا نے) روایت کی ہے کہ جنت میں ایک جھاڑ درخت ہے جس کو طوبی کہتے ہیں اس کے ہر ایک شاخ مانند پستان گاؤ کے ہیں۔ اہل اسلام کے بچے جو ایام شیرخوارگی میں انتقال پاتے ہیں تو اس جھاڑ سے پرورش پاتے ہیں اور ان کی پرورش حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام فرماتے ہیں جب تک کہ قیامت کے دن ان کے ماں باپ کے پاس پہنچا دیں اور بعض بچوں کیلئے اللہ تعالیٰ حورانِ جنت سے والی بناتا ہے ان کی پرورش کیلئے۔

﴿ فائدہ ﴾

جیسا کہ حدیث میں آیا ہے کہ آنحضرت (صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے فرمایا میرا لڑکا ابراہیم رضی اللہ عنہ نامی انتقال پایا اس کو حور جنت میں دودھ پلاتی ہے۔

☆....☆....☆....☆

باب ۶۲

بَابُ عَرْضِ الْمَقْعَدِ عَلَى الْمَيِّتِ

بیچ پیش آنے میت کے اپنا مقام اصلی

روحیں آل فرعون یعنی کافروں کے سیاہ پرندوں کے شکم میں مقید رہتے ہیں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى النَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا

آتش دوزخ پیش کیے جاتی ہے دوزخیوں پر صبح اور شام

اَخْرَجَ اِبْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ عَنْ هُزَيْلٍ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) قَالَ اَرْوَاحُ اٰلِ فِرْعَوْنَ فِیْ اَجْوَافِ طَيْرٍ سُوْدٍ تَغْدُوْ وَتَرُوْحُ عَلَى النَّارِ فَذٰلِكَ عَرْضُهَا عَلَى النَّارِ

نقل کی ابن ابی شیبہ نے ہزیل (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) سے کہ آل فرعون کے یعنی کافروں کے ارواح کالے پرندوں کے شکموں میں ہیں صبح اور شام نار دوزخ کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں پس یہی ہے معنی آیت مذکور کا

﴿ فائدہ ﴾

ایسا ہی محدث لالکائی اور محدث اسماعیلی نے عبداللہ بن مسعود (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) سے روایت کی ہے کہ روحیں آل فرعون یعنی کفاروں کے کالے پرندوں کے پیٹوں میں ہیں صبح اور شام پیش کیے جاتے ہیں آتش دوزخ پر۔

جب کوئی انتقال کرتا ہے تو پیش کیا جاتا ہے اسکا تمام ہر صبح اور شام کو اسکی قبر میں

قَالَ (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) رُوْحُ الْكَافِرِ فِیْ صُوْرَةِ اَسْوَدَ فَقَبِيْحَتِهٖ مَحْبُوْسَةٍ فِیْ سِجِّيْنَ وَ تَجَلّٰى كُلَّ غَدَاةٍ وَعَشِيٍّ فَيَطِيْرُ اِلٰى مَقْعَدِهٖ مِنَ النَّارِ قَبْلَ الدُّخُوْلِ فِيْهَا جَزَاءً اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) کہتا ہے کہ روح کافر کی سیاہ جانوروں کے پیٹوں میں مقید ہے دوزخ سجین میں جب صبح اور شام کے وقت نار دوزخ پیش کیے جاتی ہے پس یہ روح اس نار میں داخل ہوجاتی ہے۔ قیامت کے دن تک یہی حال ہوگا پھر بعد وہ روح عین دوزخ میں مقید رہے گی

جو شخص جنت میں داخل ہوا اس پر پہلے جنت اور جو شخص دوزخ میں داخل ہوا اس پر پہلے دوزخ پیش کیا جاتا ہے

اَخْرَجَ اِبْنُ عُمَرَ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَاتَ الرَّجُلُ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهٗ بِالْغُدْوَةِ وَالْعَشِيِّ اِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَالْجَنَّةُ وَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَالنَّارُ ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا مَقْعَدُكَ الَّذِیْ تُبْعَثُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

نقل کی (یعنی بخاری اور مسلم نے) عبداللہ بن عمر (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) سے کہ بتحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ایک تمہارا انتقال پاتا ہے پیش کیے جاتا ہے اس کا مقام صبح اور شام کو اگر ہے وہ اہل جنت سے تو جنت اس کے روبرو پیش کیے جاتا ہے اگر ہے وہ دوزخ سے تو دوزخ پیش کیے جاتا ہے پھر کہا جاتا ہے یہی ہے تیرا مقام قیامت کے دن تک

قَالَ ذَكَرَ الرَّجُلَ اِتِّفَاقِیٌّ وَالْمُرَادُ الْاِنْسَانُ رَجُلًا كَانَ اَوِ امْرَاَةً وَاِنَّمَا يُعْرَضُ

عَلَیْهِ مَقْعَدَه، لِیَزْدَادَ الْمُؤْمِنَ بَهْجَتُه، وَذٰلِکَ حَظُّه، مِنَ الْجَنَّتِه قَبْلَ الدُّخُوْلِ فِیْهَا جَزَاءَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَتِه وَلِیَزْدَادَ الْکَافِرِ وَحْشَتَه، فَذٰلِکَ حَظُّه، مِنَ النَّارِ

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ) کہتا ہے کہ ذکر مرد کا حدیث مذکور میں اتفاقی ہے مراد اس سے مرد اور عورت ہے اور مومن پر اس کا مقام یعنی جنت پیش کیے جاتا ہے اس لئے کہ اس کو خوشی زائد ہو اور کافر پر اس کا مقام یعنی دوزخ اس لئے پیش کیے جاتا ہے تاکہ اس کو غمی اور حسرت زائد ہو قیامت کے دن تک یہی حال ہوگا

اَخْرَجَ هَنَّادُ وَعَنْ اِبْنِ عُمَرَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الرَّجُلَ لِیَعْرَضَ عَلَیْهِ مَقْعَدَه، مِنَ الْجَنَّتِه وَالنَّارِ غَدْوَةً وَعَشِیَّتُه فِیْ قَبْرِه

نقل کی محدث ہناد نے (یعنی زھد میں) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تحقیق کہ مرد پر اس کا مقام ہو صبح اور شام کو پیش کیا جاتا ہے اس کی قبر میں۔

قَالَؒ یُعْرَضُ عَلَى الصَّالِحِ مَقْعَدَه، مِنَ الْجَنَّتِه وَالْعَاصِیُ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّار

مؤلف کہتا ہے یعنی مومن پر جنت اور کافر پر دوزخ پیش کیا جاتا ہے

وَرُوِیَ اَبُوْهُرَیْرَةٌؓ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّتَه اَحَدٌ اِلَّا اَرَیٰ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ لَوْاَسَاءَ لِیَزْدَادَ شُکْرًا وَلَا یَدْخُلُ النَّارَ اَحَدٌ اِلَّا اَرَیٰ مَقْعَدَه، مِنَ الْجَنَّتِه لَوْ اَحْسَنَ لِیَکُوْنَ عَلَیْهِ حَسْرَةٌ

نقل کی (یعنی بیهقی نے شعب الایمان میں) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ جو شخص جنت میں داخل ہووے پہلے اس پر دوزخ پیش کیا جاتا ہے تاکہ زیادہ ہو شکر اس کا اور جو شخص کہ دوزخ میں داخل ہووے پہلے اس پر جنت پیش کیا جاتا ہے تاکہ زیادہ ہو اس کے دیکھنے سے حسرت دوزخی کی۔

قَالَ لَوْکَانَ الْمُرَادُ فِیْ زَمَانِ الْبَرْزَخِ فَالْمُرَادِ مِنَ الدُّخُوْلِ فِی الْجَنَّتِه الدُّخُوْلُ فِیْ عِلِّیِّیْنَ فَاِنَّه، فِیْهَا وَمِنَ الدُّخُوْلِ فِی النَّارِ الدُّخُوْلُ فِیْ سِجِّیْنَ فَاِنَّه، فِیْهَا

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ) کہتا ہے مراد مقعد سے برزخ ہے یعنی جنتی جنت اور علیین میں سائر ہوگا کبھی جنت میں مقیم ہوگا کبھی مقام علیین میں اور دوزخی نار اور دوزخ سجین میں ہوگا۔

☆....☆....☆....☆

باب ۶۳

بَابُ فِیْ مَالَا یَتَّکِلُ عَلَی الْاَعْمَالِ

بیچ اس بات کے کہ آدمی نہ اعتماد کرے اعمال پر

اپنے اعمال صالحہ پر اعتماد کر کے اس پر امید نجات کی نہ رکھیں

اَخرَجَ جابر (رضی اللہ عنہ) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُدْخِلُ اَحَدًا مِنْکُمْ عَمَلُہٗ الْجَنَّۃَ وَلَا یُجِیْزُہٗ مِنَ النَّارِ وَلَا اَنَا اِلَّا بِرَحْمَۃِ اللّٰہِ

نقل کی جابر (رضی اللہ عنہ) نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہیں داخل ہوتا ہے کوئی ایک جنت میں فقط اپنے عمل سے اور نہیں چھوٹتا ہے دوزخ سے مگر اللہ کی رحمت سے یہاں تک کہ میں۔

قَالَ (رحمۃ اللہ علیہ) دَلَّ الْحَدِیْثُ عَلٰی اَنَّ رَحْمَۃَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَاسِعَتُہٗ لَا یَتَّکِلُ اَحَدٌ عَلٰی عَمَلِہٖ بَلْ یَرْجُوْرَحْمَۃَ اللّٰہِ فَاِنَّہَا مُنْجِیَتُہٗ مِنْ عَذَابِ الْاٰخِرَۃِ فِی الْقَبْرِ وَبَعْدَہٗ

مؤلف (رحمۃ اللہ علیہ) کہتا ہے دلالت کرتی ہے حدیث اس پر کہ رحمت اللہ کی نہایت وسیع ہے نہ اعتماد کرے کوئی اپنے اعمال صالحہ سے بلکہ امید رکھے اللہ کی رحمت کو۔ پس تحقیق یہ امید رحمت نجات دیتی ہے مومن کو عذاب قبر سے اور اس کے بعد ہی مسائل اعتقادیہ وجوبیہ سے یہ ایک اعتقاد ہے اَلْاِیْمَانُ بَیْنَ الْخَوْفِ وَالرَّجَا یعنی ایمان درمیان خوف اور امید کے ہے۔ مطلب یہ کہ فقط اعمال صالحہ پر اعتماد کر کے اسی کو امید نجات کا خیال نہ رکھے بلکہ خوف الٰہی بھی رکھے اور امیدوار نزول رحمت الٰہی کا ہووے

مومن فقط اپنے اعمال سے نجات نہیں پاتا ہے جب تک اللہ تعالیٰ کا فضل نہ ہو

اَخرَجَ اَبُوْمَسْعُوْدٍ (رضی اللہ عنہ) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ اَحَدٌ

یَنْجُوْ بِعَمَلِہٖ لَوْلَمْ یُدْرِکْہُ فَضْلُ اللّٰہِ تَعَالٰی قَالُوْا وَلَا اَنْتَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ یَتَغَمَّدَنِی اللّٰہُ تَعَالٰی بِرَحْمَتِہٖ

روایت ہے عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مومن فقط اپنے اعمال سے نجات نہیں پاتا ہے جب تک اللہ کا فضل نہ ہو۔ کہے اصحاب کیا آپ بھی اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم۔ فرمائی کہ میں بھی مگر یہ کہ ڈھانپتا ہے مجھ کو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے۔

عبد کا یہ حوصلہ نہیں کہ حق عبادت اللہ تعالیٰ کا ادا کرے اور نجات پائے

قَالَ (رحمۃ اللہ علیہ) اَفَادَ الْحَدِیْثُ اِنَّہٗ اَلَیْسَ فِیْ وُسْعِ الْعَبْدِ اَنْ یَعْبُدَ اللّٰہَ حَقَّ عِبَادَتِہٖ بِحَیْثُ یُنْجِیْہِ عَمَلُہٗ مِنَ النَّارِ لَوْلَا فَضْلُ اللّٰہِ عَلَیْہِ وَمِنْ فَضْلِہٖ اَنْ یَقْبَلَ الْعَمَلَ الْقَلِیْلَ الَّذِیْ لَا یَلِیْقُ بِہٖ وَیَدْخُلُ الْعَبْدُ فِی الْجَنَّتِہٖ وَیُنْجِیْہِ مِنَ النَّارِ وَاَھْوَالِ الْاٰخِرَۃِ

مؤلف (رحمۃ اللہ علیہ) کہتا ہے فائدہ دی حدیث اس پر کہ عبد کا یہ حوصلہ نہیں ہے حق عبادت اللہ تعالیٰ کا ادا کرے اور نجات پائے نار دوزخ سے اپنے اعمال سے مگر یہ کہ اللہ کی رحمت کا امیدوار ہو اور اللہ کے فضل سے یہ ہی قبول کرتا ہے بندے سے اعمال صالحہ کو گو وہ قلیل ہو حالانکہ اس کے جناب کے لائق نہ ہو اور اگر یہ اعمال صالحہ امید رحمت کے ساتھ ہو تو اللہ اس کو جنت میں داخل کر دیتا ہے اور نجات دیتا ہے اس کو دوزخ اور قیامت کی سختی سے۔ اَخْرَجَ الشُّعْبِی (رضی اللہ عنہ) قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ اَحَدٌ یَنْجُوْ بِعَمَلِہٖ قَالُوْا وَلَا اَنْتَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ یَّتَغَمَّدَنِیَ اللّٰہُ بِرَحْمَتِہٖ

روایت کی شعبی (رضی اللہ عنہ) نے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہیں ہے کسی کو نجات دے عمل اس کا اصحاب نے فرمایا کیا آپ کو بھی اے رسول خدا (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) کے۔ آنحضرت (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) نے فرمایا مجھ کو بھی مگر یہ کہ ڈھانپ دیا اللہ مجھ کو ساتھ اپنی رحمت کے۔

جبرائیل علیہ السلام کا حضور نبوی (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) میں حاضر ہو کر بیان کرنا ایک زاہد کا حال جو لوح محفوظ میں ملاحظہ فرمایا تھا۔

رُوِیَ اَنَّ جِبْرَئِیْلَ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مِنْ اَیْنَ جِئْتَ قَالَ مِنْ عِنْدِ وَلِیٍّ مِنْ اَوْلِیَاءِ اللّٰہِ تَعَالٰی فَقَالَ اَیْنَ ھُوَ قَالَ عَلٰی رَاْسِ جَبَلٍ فِیْ وَسْطِ الْبَحْرِ وَ حَوْلَہٗ اَرْبَعْمِائَۃِ فَرْسَخٍ مِنَ الْمَاءِ کُلُّ جَانِبٍ فَقَالَ وَمَا یَاکُلُ ھُنَاکَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی خَلَقَ فِی اَسْفَلِ ذٰلِکَ الْجَبَلِ عَیْنَ مَاءٍ وَاَنْبَتَ عَلَیْھَا شَجَرَۃَ الرُّمَّانِ تَنْبُتُ کُلَّ یَوْمٍ رُمَّانَتَہ فَیَصُوْمُ الْوَلِیُّ کُلَّ یَوْمٍ فَاِذَا اَمْسٰی یَنْزِلُ عَنْ رَاْسِ الْجَبَلِ فَیَتَوَضَّا وَیُفْطِرُ بِتِلْکَ الرُّمَّانَتِہ وَیَعْبُدُ اللّٰہِ تَعَالٰی کَذٰلِکَ مُنْذُ اَرْبَعْمِائَۃِ سَنَۃً وَلَا یَسْاَلُ اللّٰہُ شَیْئًا اِلَّا اَنْ یَقْبِضَ رُوْحَہٗ فِی السَّجْدَۃِ لِیَکُوْنَ سَاجِدًا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَتِہ ثُمَّ قَالَ جِبْرَئِیْلُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ رَاَیْتُ فِی اللَّوْحِ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَقْدَمُ ھٰذَا الْوَلِیَّ یَوْمَ الْقِیَامَتِہ فَیَقُوْلُ اُدْخُلُ الْجَنَّتَہ بِرَحْمَتِیْ فَیَقُوْلُ اَیْنَ عِبَادَۃِ اَرْبَعْمِائَتِہ سَنَۃٍ فَیُرَاجِعُ فِیْ ذٰلِکَ ثَلٰثًا فَیَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی حَاسِبُوْا عُبْدِیْ بِنِعْمَتِہ طُرْفَۃَ عَیْنٍ فَیُحَاسِبُ فَیَتَرجَعُ ذٰلِکَ عَلٰی جَمِیْعِ عِبَادَتِہ وَیَبْقَی الْحَاصِلُ عَلَیْہِ فَیَامَرُ بِہٖ اِلَی النَّارِ فَیَذْھَبُہُ الْمَلَائِکَتِہ اِلَی النَّارِ فَیَعْطَشُ الْعَبْدُ فَیَسْتَقْبِلُہٗ مَلَکٌ بِیَدِہٖ قَدَحٌ فِیْہِ شَرْبَتُہٗ مِنْ مَاءٍ فَیَسْاَلُ مِنْہُ فَیَقُوْلُ لَا اُعْطِیْکَ اِلَّا مِنْ ثَمَنٍ فَیَقُوْلُ وَمَا ثَمَنُہٗ یَقُوْلُ عِبَادَۃُ مِائَتِیْ سَنَۃٍ فَیُعْطِیْھَا فَیَاخُذُ مِنْہُ الْقَدَحَ فَیَشْرَبَ بِہٖ ثُمَّ یَمْکُثُ سَاعَتَہ فَیَشْتَدُّ عَطْشُہٗ ثَامِنًا فَیَسْتَقْبِلُہٗ مَلَکٌ اٰخَرَبِیَدِہٖ قَدَحٌ فِیْہِ شَرْبَتٌ مِنْ مَاءٍ فَیَقُوْلُ لِلْمَلَکِ اَعْطِنِیْ ھٰذَا الْقَدَحَ فَیَقُوْلُ لَا اُعْطِیْکَ اِلَّا بِثَمَنٍ فَیَقُوْلُ وَمَا ثَمَنُہٗ یَقُوْلُ عِبَادَۃُ مِائَتِیْ سَنَۃٍ فَیُعْطِیْھَا وَیَاخُذُ مِنْہُ الْقَدَحَ

فَیَشْرَبُ وَلَا یَبْقٰی مَعَہٗ حَسَنَۃٌ فَیَئِسَ فَیَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی رُدُّوا عَبْدِیْ فَیُوْتٰی بِہٖ فَیَذُوْبُ حَیَاءً فَیَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی یَا عَبْدِیْ اِنَّ جَمِیْعَ عِبَادَاتِکَ الَّتِیْ صَارَتْ ثَمَنًالِشَرْبَتَیْنِ اِنْ اَرَدْتَ اَنْ تَجْعَلَ ذٰلِکَ ثَمَنَ نَعِیْمِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اُدْخِلِ الْجَنَّۃَ بِرَحْمَتِیْ

مروی ہے کہ تحقیق جبرائیل علیہ السلام نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لائے آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے فرمایا اب کس کے پاس سے آئے تم جبرئیلؑ نے کہا کہ وہ زاہد چار سو سال سے اللہ کی عبادت کرتا ہے ایک پہاڑ کی چوٹی پر اور وہ پہاڑ واقع ہے بیچ ایک دریا کے اور اطراف اس کے پانی محیط ہے اللہ تعالیٰ اپنی قدرت سے اس پہاڑ کے نیچے ایک چشمہ شیریں کو ظاہر کیا ہے اور ایک درخت کو انار کے پیدا کیا ہے ہر روز اس میں ایک انار شیریں ہوتا ہے وہ زاہد ہر روز روزہ رکھتا ہے اور پھر مغرب پہاڑ پر سے اتر کے اس چشمہ سے وضو بناتا ہے اور اس ایک انار سے افطار کرتا ہے اسی سے سیرابی حاصل کر کے پھر روزہ جاتا ہے اور اللہ کی عبادت کرتا ہے اور ہمیشہ اللہ سے ملتجی ہے کہ اس کو سجدے کی حالت میں انتقال ہوتا کہ اسی حالت سے قیامت میں اٹھے۔ بعد اس کے جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم باوجود اس عبادت کے میں نے اس کا حال لوح محفوظ میں عجیب طور سے لکھا ہوا دیکھا ہے۔ وہ یہ ہے جب یہ زاہد قیامت کے دن اللہ کے روبرو پیش ہوگا اللہ تعالیٰ اپنی کمال رحمت سے فرمائے گا کہ اس میرے بندہ کو میری رحمت سے جنت میں داخل کرو۔ یہ زاہد اس کے جواب میں کہے گا کہاں میری چار سو سال کی عبادت پھر اللہ اپنے کمال لطف سے کہے گا کہ اس میرے بندے کو میری رحمت سے جنت میں داخل کر دو پھر یہ زاہد کہے گا کہاں ہے چار سو سال کی عبادت؟ پھر تیسری بار اللہ تعالیٰ قول مذکور کرے گا یہ زاہد بھی وہی کہے گا بعد اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم کرے گا کہ اس کے تمام نیکیوں کو جمع کرو پس نیکیاں اس کی بہت زیادہ ہوں گی اور زاہدوں کے بہ نسبت جو اس زمانے میں ہونگے۔ اللہ تعالیٰ کہے گا اس بندے کو دوزخ بتلاؤ (اس لئے جنتی کو

پہلے دوزخ بتلاتے ہیں تاکہ عبرت ہو) پس ملائکہ دوزخ اس کے روبرو پیش کریں گے زاہد کو بسبب جرب دیکھنے کے زیادہ تشنگی ہوگی وہ دیکھے گا کہ ایک فرشتہ کے ہاتھ میں پیالہ آب شیریں کا ہے زاہد بے تاب ہو کے اس سے مانگے گا فرشتہ کہے گا میں تجھ کو مفت نہیں دونگا زاہد کہے گا کیا اس کی قیمت ہے فرشتہ کہے گا عبادت دوسوسال کی۔ پس دے گا فرشتہ اس پیالے کو زاہد کے ہاتھ میں وہ پیے گا۔ تھوڑے وقت کے بعد اس کو اور تشنگی زائد ہوگی۔ ایک فرشتے کو دیکھے گا کہ اس کے ہاتھ میں پیالہ پانی کا ہے وہ طلب کرے گا اس سے فرشتہ کہے گا میں بلا قیمت نہیں دوں گا وہ کہے گا اس کی قیمت کیا ہے فرشتہ کہے گا عبادت دوسوسال کی تیرے جو باقی ہے زاہد قبول کرکے پانی پیے گا جب زاہد کل حسنات سے خالی ہوگیا خطاب باری تعالیٰ ہوگا کہ اس بندے کو میرے روبرو لاؤ جب لایا جائے گا اللہ تعالیٰ کہے گا اے میرے بندے تیری کل نیکیاں دو پیالوں کی قیمت میں ہو چکیں اب تیرے پاس کیا نیکی ہے۔ پس زاہد حیا سے سرنگوں اور شرمندہ ہوگا۔ حکم باری ہوگا کہ اس کو بہ سبب میری رحمت کے جنت میں داخل کردو۔

قَالَ (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیہِ) دَلَّ الْحَدِیْثُ عَلٰی اَنَّہٗ لَا یَنْبَغِیُ اَنْ یَتَّکِلَ اَحَدٌ عَلٰی عَمْلِہٖ وَلَا اَنْ یَنْزِلَ اِمْتِثَالِ اَمْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی فَاِنَّہٗ غَنِیُّ عَنِ الْعَالَمِیْنَ اِلَّا اَنَّہٗ اَمَرَلَنَا فَنَا ثِمرُ وَاَنَّہٗ یَقْبَلُ الْقَلِیْلَ وَیُعْطِی الْجَزِیْلَ فَاِنَّ رَحْمَتَہٗ وَاسِعَتُہٗ قَرِیْبٌ مِنَ الْمُحْسِنِیْنَ مؤلف (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیہِ) کہتا ہے یہ حدیث دلالت کرتی ہے اس پر کہ آدمی فقط اپنے اعمال پر اعتماد نہ کرے اور اپنے کو بے پروا رحمت خدا سے نہ سمجھے۔ ہم جو عبادت کرتے ہیں مقابلہ میں اس کی خدائی کے بہت قلیل ہے اس لئے چاہیے کہ ہم عبادت بھی کریں اور اعتماد اس کی رحمت کاملہ پر رکھیں تو وہ ہماری قلیل عبادتوں کو بھی قبول کرکے اس کے عوض میں اجر جزیل عطا کرے گا۔

☆....☆....☆....☆

باب ۶۴

بَابُ عَرْضِ اَعْمَالِ الْاَحْیَاءِ عَلَی الْاَمْوَاتِ

بیچ پیش ہونے اعمال زندوں کے اوپر مردوں کے

زندوں کے نیک اعمال سے مردے خوش ہوتے ہیں

اَخْرَجَ اَحْمَدُ وَالْحَکِیْمُ التِّرِمْذِیُ وَابْنُ مَنْدَۃَ عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَعْمَالَکُمْ تُعْرَضُ عَلٰی اَقَارِبِکُمْ وَعَشَائِرِکُمْ مِنَ الْمَوْتٰی فَاِنْ کَانَ خَیْرًا اِسْتَبْشَرُوْا وَاِنْ کَانَ غَیْرَ ذٰلِکَ قَالُوا اَللّٰھُمَّ لَا تُمِتْھُمْ حَتّٰی تَھْدِیُھُمْ کَمَا ھَدَیْتَنَا

نقل کی امام احمد اپنی مسند میں اور حکیم ترمذی نے نوادر الاصول میں اور ابن مندہ نے اپنی مسند میں انس رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اعمال تمہارے پیش ہوتے ہیں اوپر اقربا اور دوستان تمہارے کے جو کہ اموات ہیں اگر ان کے اعمال نیک ہوں وہ مردے خوش ہوتے ہیں ورنہ کہتے ہیں اے بار خدا ہدایت دے تو انہوں کو اعمال حسنہ کی اور دراز کر ان کی عمر کو تا کہ وہ اعمال حسنہ کریں۔

مردوں کی دعا کرنا زندوں کے لیے اعانت ہے

قَالَ (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیہِ) ھٰذَا الدُّعَاءُ اِعَانَتَہ مِنْھُمْ فِی حَقِّ الْاَحْیَاءِ فَاِذَا کَانَ لَھُمْ ھٰذِہٖ الْمَشَابَتَہ عِنْدَ اللّٰہِ تَعَالٰی لَا یَعْبَدُ مِنْھُمْ الْاِسْتِعَانَتُہ فِی الْاُمُوْرِ

مؤلف (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیہِ) کہتا ہے دعا کرنا مردگوں کا اعانت ہے زندوں کے لیے اگر وہ مردگان مقبول باری ہوں تو ان سے استمداد اعانت مانگنا چاہیے۔

بندوں کے اعمال اللہ تعالیٰ کے نزدیک پیر کو اور جمعرات کو انبیاء کرام اور نکے ماں باپ کے نزدیک پیش کیے جاتے ہیں

اَخْرَجَ الْحَکِیْمُ التِّرْمِذِیُ مِنَ حَدِیْثِ عَبْدِ الْغَفُوْرِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمُ تُعْرَضُ الْاَعْمَالُ یَوْمَ الْخَمِیْسِ وَیَوْمَ الْاِثْنَیْنِ عَلَی اللّٰهِ وَتُعْرَضُ عَلَی الْاَنْبِیَاءِ وَعَلَی الْآبَاءِ وَالْاُمَّهَاتِ یَوْمَ الْجُمُعَهِ فَیَفْرَحُوْنَ بِحَسَنَاتِهِمْ وَیَزْدَادُ وُجُوْهُهُمْ بَیَاضًا وَاِشْرَاقًا فَاتَّقُوْا اللّٰهَ وَلَا تُوْذُوْ اَمْوَاتَاکُمْ

نقل کی حکیم ترمذی نے نوارد الاصول میں حدیث عبدالغفور سے بطور مسلسل کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش کیے جاتے ہیں نزدیک اللہ کے اعمال بندوں کے پیر اور جمعرات کو اور نزدیک انبیا اور ماں باپ اپنے کے جمعہ کو پس خوش ہوتے ہیں اعمال صالحہ سے اور ان کے چہروں پر بشاشت نور کے ظاہر ہوتے ہیں ڈرو تم اللہ سے اور مت ایذا دو تم مردوں کو۔

مردوں کو زندوں کے امور خیر سے اطلاع ہوتی ہے

قَالَ (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ) دَلَّ الْحَدِیْثُ عَلٰی اَنَّ الْاَمْوَاتِ یَطَّلِعُوْنَ عَلَی الْاَعْمَالِ الْاَحْیَاءِ بِاِطِّلَاعِ اللّٰهِ تَعَالٰی لَهُم فَلَا یَبْعُدُ اَنْ یَّطَّلَعَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی اَحْوَالٍ مِنَ الْخَیْرِ وَالشَّرِ فَیَکُوْنُ لَهُمْ سُوَالٌ مِنَ اللّٰهِ فِی حَقِّ الْاَحْیَاءِ وَالْاِسْتِجَابَةُ مُعَلَّقَتُه' بِالْمَشِیَّتِهِ مِنْه' تَعَالٰی اِحْسَانِهٖ

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ) کہتا ہے دلالت کرتی ہے حدیث اس بات پر کہ مردگان مطلع ہوتے ہیں زندوں کے احوال پر اللہ تعالیٰ کے معلوم کرانے سے اور مردگوں کو اطلاع ہوتی ہے زندوں کے امور خیر اور شر سے پس وہ زندوں کے حق میں دعا خیر کرتے ہیں گو کہ قبولیت دعا موقوف ہے اور مشیت اللہ تعالیٰ کی مگر

اللہ تعالیٰ ان کی دعا کو قبول کرے گا

اَخْرَجَ ابْنُ اَبِیْ الدُّنْیَا عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمُ لَا تَفْضَحُوا مَوتَاکُمْ بِسَیِّئَاتِ اَعْمَالِکُمْ فَاِنَّهَا تُعْرَضُ عَلٰی اَوْلِیَاءِ کُمْ مِنْ اَهْلِ الْقُبُوْرِ

نقل کی ابن ابی الدنیا اور اصبہانی نے ترغیب میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ناخوش مت کرو تمہارے مردگون کو ساتھ اعمال بد تمہارے کے اس لئے کہ وہ اعمال پیش کیے جاتے ہیں تمہارے اولیاء پر اہل قبور سے یعنی تمہارے ماں باپ اور اقربا پر۔

قَالَ رحمته الله علیه دَلَّ الْحَدِیْثُ عَلٰی اَنَّ اَعْمَالَ الْاَحْیَاءِ تُعْرَضُ عَلٰی مَوْتَاهُمْ

مؤلف رحمتہ اللہ علیہ کہتا ہے حدیث سے ثابت ہوا تحقیق اعمال زندوں کے مردوں پر پیش کیے جاتے ہیں

رُوِیَ اَنَّه' اِذَا عَمِلَ الْمُؤْمِنَ عَمَلاً یُعْرَضُ عَلَی اللّٰهِ تَعَالٰی فَیَقُوْلُ اِذْهَبُوْا اِلٰی نَبِیِّهٖ فَیُعْرَضُ عَلَیَّ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم فَاِنْ کَانَ سِیِّئَةً یَسْتَحْیِ بِهٖ فَیَقُوْلُ سَوْفَ الشَّفَعَ وَاِنْ کَانَ حَسَنَةً فَیَفْرَحُ وَیَقُوْلُ اِذْهَبُوْا اِلَی اٰبَائِهٖ فَیُعْرَضُ عَلَیْهِمْ فَیَسْتَبْشِرُوْا بِهٖ وَیَدْعُوْاَلَه'

مروی ہے جب بندۂ مومن کوئی عمل کرتا ہے تو پیش کرتے ہیں ان اعمال کو نزدیک پروردگار عالم کے رب کہے گا لے جاؤ اس اعمال کو نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس لے جاتے ہیں ملائکہ نزدیک آنحضرت (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کے اگر وہ اعمال بد ہوں تو آنحضرت (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) آزردہ ہوتے ہیں اور اس کے حق میں شفاعت کرتے ہیں اگر وہ اعمال صالحہ ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوتے ہیں اور ملائکہ نزدیک ان کے وہ خوش ہوتے ہیں اور دعا خیر کرتے ہیں اس کیلئے۔

☆....☆....☆....☆

باب ۶۵

بَابُ حَبسِ الْاَرْوَاحِ عَلٰی مَقَامِهَا الْکَرِیْم

ان ارواحوں کا جو مقید رہتے ہیں

مومن کی روح محبوس رہتی ہے جب تک کہ اس کا قرض ادا نہ ہو

اَخْرَجَ التِّرْمَذِیُّ وَابْنُ مَاجته وَالْبَیْهَقِیُّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَفْسُ الْمُوْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَیْنِه حَتّٰی یُقْضٰی عَنْه،

نقل کی ترمذی اور ابن ماجہ اور بیہقی ابو ہریرہ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) سے کہ کہا فرمایا رسول خدا (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے نفس مومن کا معلق رہتا ہے اس کے قرض میں یہاں تک کہ اس کا قرض ادا ہو۔

قَالَ الْعُلَمَا مَعْنٰی مُعَلَّقَته اِیْ مَحْبُوْسَةٍ عَنْ مَقَامِهَا الْکَرِیْم

مؤلف رحمتہ اللہ علیہ کہتا ہے علماء کہتے ہیں معلق رہتی ہے وہ روح یعنی محبوس رہتی ہے نیک مقام پہنچنے سے

اَخْرَجَ اَحْمَدُ وَالْبَیْهَقِیُّ عَنْ جَابِرٍ اِنَّ رَجُلاً مَاتَ وَعَلَیْهِ دَیْنُ دِیْنَار اِن فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیْهِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَتَحَمَّلَهَا اَبُوْ قَتَادَةَ فَصَلّٰی عَلَیْهِ ثُمَّ قَالَ عَلَیْهِ السَّلَامُ بَعْدَ ذٰلِکَ بِیَوْمٍ مَافَعَلَ الدِّیْنَا رَانِ قَالَ اِنَّمَا مَاتَ اَمْسِ فَعَادَ اِلَیْهِ مِنَ الْغَدِ قَالَ قَدْ قَضَیْتُهَا فَقَالَ الْاٰنَ بَرَّدْتَ عَلَیْهِ جِلْدَه،

نقل کی احمد اور بیہقی نے جابر (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) سے کہ ایک شخص انتقال کیا اس کو دو دینار کا قرض تھا سرور دو جہان اس کی نماز جنازہ نہیں گزارے پس ابو قتادہ رضی اللہ عنہ اس قرض کے ادا کرنے کے ضامن ہوئے بعد آنحضرت (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) اس کی نماز جنازہ گزاری اس کے دوسرے روز

آنحضرت (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے پوچھے کیا تو دو دیناروں کو ادا کیا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہ میں کل ہی دیدیا ہوں آنحضرت (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے فرمایا اب سرد کیا تو نے اس کے جسم کو یعنی اب اس کی مغفرت ہوئی

جس میت پر قرض ہے اس کی نماز جنازہ جائز ہے

قَالَ (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ) قَدْ دَلَّ الْحَدِیْثُ عَلٰی اَنَّه، لَا یَجُوْزُ الصَّلٰوةُ عَلٰی مَیِّتٍ عَلَیْهِ دَیْنٌ مَالَمْ یَتَحَمَّلَه، عَنْه، وَارِثُه، مِنْ تَرْکَتِه اَوْغَیْرِه مِنْ مَالِ نَفْسِه وَالْعُلَمَاءُ الْمُتَاخِرُوْنَ یُجَوِّزُوْنَ الصَّلٰوةَ عَلٰی مَدْیُوْنَ قَبْلَ اَدَاءِ دَیْنِه اِلَّا اَنَّهُمْ اِتَّفَقُوْا عَلٰی اَنَّه، لَا یُوْزُوْنَ لَه، عَلَی السَّمَاءِ فَلَا یُفْتَحُ لَه، الْاَبْوَابُ فَیَکُوْنُ مُعَلَّقًا بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ فَلَا یَصِلُ اِلٰی مَقَامِهِ الْکَرِیْمِ

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ)

کہتا ہے ظاہری حدیث دلالت کرتی ہے کہ جس میت پر قرض باقی ہے اس پر نماز جنازہ صحیح نہیں جب تک کہ اس کا وارث اس قرض کو مال متوفی سے ادا کرے یا غیر شخص اپنے پاس سے دے۔ مگر فتویٰ دیتے ہیں علماء نماز جنازہ گزارنا میت پر جس پر قرض ہو جائز ہے۔ لیکن اس کے لیے دروازے آسمان کے نہیں کھلتے ہیں اور اس کی روح مقام علیین یا جنت کو نہیں پہنچتی اور معلق رہتی ہے درمیان آسمان اور زمین کے

﴿ فائدہ ﴾

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت

آنحضرت (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کی خصوصیت تھی کہ قرضدار کا نماز جنازہ نہ ادا کریں جب تک متوفی کا وارث اس کے مال سے قرض دیتا یا کوئی اس کے ادا کرنے کا کفیل ہوتا تو آنحضرت (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم)

بالذات اس پر نماز جنازہ کی امامت کرتے ورنہ اصحاب کرام کو فرماتے تم نماز جنازہ گزار لو میں نہیں ادا کرتا کیونکہ یہ مدیون ہے

رُوِیَ اَنَّہ' عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ قَالَ مَایَنْفَعُ اَنْ اُصَلِّی عَلٰی رَجُلٍ رُوْحُہ' مُرْتَھِنٌ فِی قَبْرِہٖ لَا یَصِلَ اِلَی السَّمَاءِ فَاِذَا لَا یَنْفَعُ الْمَدْیُوْنَ صَلٰوۃُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَکَیْفَ صَلٰوۃُ غَیْرِہٖ

مروی ہے کہ آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے فرمایا نہیں نفع دیتا ہے میرا نماز جنازہ گزارنا اس پر جو قرضدار ہے اور اس کی روح آسمان پر نہیں جاتی گو کہ وہ جنتی ہو۔ جب سرور دو جہان (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا نماز جنازہ گزارنا مدیون پر مفید نہ ہو تو دوسروں کا نماز جنازہ گزارنا کیا فائدہ دے گا

﴿ فائدہ ﴾

نماز جنازہ جو درحقیقت دعا مغفرت ہے وہ بھی مدیون کے حق میں موقوف اور معلق رہتی ہے

مطلب یہ کہ نماز جنازہ میت پر گزارنا جو فرض کفایہ ہے درحقیقت اس کے لیے دعاء مغفرت ہے یہ دعا مدیون کے حق میں موقوف اور معلق رہتی ہے جب تک کہ اس کا قرض ادا کیا جائے اس کو اس کا ثواب پہنچتا ہے

میت قرضدار مقید ہوگا اپنے قرض میں گو کہ وہ جنتی ہو

اَخْرَجَ الطَّبْرَانِیُّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنْ رَسُوْلِ للّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ صَاحِبُ الدَّیْنِ مَاسُوْرٌ بِدَیْنِہٖ یَشْکُوْا اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی الْوَحْدَۃَ

نقل کی طبرانی نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم قرضدار مقید ہوگا اپنے قرض میں (گو کہ متوفی جنتی ہو) اور شاکی ہوگا یعنی دعا کرے گا وہ اللہ تعالی کی درگاہ میں کہ میرا قرض جلد ادا ہو۔

روح میت قرضدار کی جنت یا مقام علیین کو نہیں جاسکتی

قَالَ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) دَلَّ الْحَدِیْثُ عَلٰی اَنَّ رُوْحَ الْمَیِّتِ الْمَدْیُوْنِ مَمْنُوْعٌ عَنِ الْوُصُوْلِ بِمَقَامِہِ الْکَرِیْمِ فَعَلٰی اَوْلِیَائِہٖ وَاَحْبَابِہٖ اَنْ یُؤَدُّوْمِنْ تَرِکَتِہٖ اَوْیَتَحَمَّلُوْا عَنْہُ' اِحْسَانًا

مؤلف (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہ) کہتا ہے دلالت کرتی ہے حدیث اس پر کہ روح میت قرضدار کی نہیں جاسکتی ہے جنت کو یا مقام علیین کو پس لازم ہے اوپر والیان اور دوستان اس کے یہ کہ ادا کریں مال متوفی سے قرضہ میت کو یا اپنے جانب سے اس کا قرض ادا کریں

﴿ فائدہ ﴾

قرض بہت بری بلا ہے جب تک متوفی کا قرض ادا نہ ہو وہ روح مقید ہے۔

☆....☆....☆....☆

باب ٦٦

بَابُ الْوَصِيَّةِ

وصیت کرنے کا یعنی وقت موت اپنے ادائے قرض کی وصیت کرنی

جو شخص موت کے وقت ادائے قرض کی وصیت نہ کرکے جائے اس کو کلام کرنے کا اذن قیامت تک نہ دیا جائے گا

اَخْرَجَ اَبُوْاَحْمَدَ وَالْحَاكِمُ عَنْهُ عَنْ جَابِرٍ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ بِغَيْرِ وَصِيَّتِه لَمْ يُؤْذَنْ لَه' فِي الْكَلَامِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَتِه قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَيَتَكَلَّمُوْنَ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَتِه قَالَ نَعَمْ وَيَزُوْرُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا

نقل کی ابواحمد اور حاکم نے کتاب کنتی میں جابر (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) سے حدیث مرفوع کو کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص مرگیا بغیر وصیت کے یعنی وقت موت ادا قرض کی وصیت نہ کیا نہیں اذن دیا جائے گی اس کو کلام کی روز قیامت تک کسی نے پوچھا اے رسول خدا کے کیا مردگان آگے قیامت کے آپس میں بات چیت کرتے ہیں۔ فرمایا ہاں ملاقات کرتے ہیں ایک دوسرے کی اور آپس میں کلام کرتے ہیں۔

قَالَ (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) اَفَادَ الْحَدِيْثُ اِنَّ الْمَوْتٰى يَتَكَلَّمُوْنَ فِيْمَا بَيْنَهُمْ وَيَتَزَاوَرُوْنَ فَيَفْرَحُوْنَ بِحُسْنِ الْاَحْوَالِ وَيَغْتَمُّوْنَ عَلَى الْمُسَاوَةِ

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) کہتا ہے فائدہ دی حدیث اس پر موتی آپس میں کلام کرتے ہیں اور ملاقات کرتے

ہیں زندوں کے مانند پر خوشی کرتے ہیں اعمال حسنہ پر اور ناخوش ہوتے ہیں افعال سیہ پر

مردے آپس میں بات چیت اور ملاقات کرتے ہیں۔

اَخْرَجَ اَبُو الشَّيْخُ ابْنُ حَبَّانَ عَنْ قَيْسِ بْنِ قُبَيْصَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يُوْصِ لَمْ يُؤْذَنْ لَه' فِي الْكَلَامِ مَعَ الْمَوْتٰى قِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَهَلْ يَتَكَلَّمُ الْمَوْتٰى قَالَ نَعَمْ يَتَزَاوَرُوْنَ

نقل کی ابوالشیخ ابن حبان نے (یعنی کتاب الوصایا میں) قیس بن قبیصہ رضی اللہ عنہ سے حدیث مرفوع کو کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس نے اپنے قرض کی وقت موت وصیت نہ کی اس کو اور مردگون کے ساتھ بات چیت کرنے کا اذن نہیں ہے۔ آنحضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) سے پوچھا اے رسول خدا کے کیا مردگان آپس میں بات چیت کرتے ہیں فرمایا ہاں اور وہ آپس میں ملاقات کرتے ہیں۔

موتی کے ارواح کو جسم اور شکل خاص ہے مانند زندوں کے

قَالَ (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) دَلَّ الْحَدِيْثُ عَلٰى اَنَّ الْاَرْوَاحَ الْمَوْتٰى جُثَثًا اَجْسَامًا وَتُشَاكِلًا لِاَنَّ التَّزَاوُرَ لَا بُدَّمِنْ ذٰلِكَ وَاَنَّ رُوْحَ كُلِّ وَاحِدٍ يَتَمَيَّزُ بِمُتَخَصَّصَاتِهٖ وَاِلَّا يَحْصُلُ تَزَاوُرُزَيْدٍ مَعَ عَمْرٍو

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) کہتا ہے دلالت کرتی ہے حدیث اس پر کہ تحقیق موتی کے روحوں کو جسم اور شکل خاص زندوں کے مانند ہے اور ملاقات کے لیے اشکال خاصہ اور اجسام مخصوصہ کی ضرورت ہے اور ہر ایک کی ایک دوسرے سے امتیاز رکھا ضرور ہے ورنہ ملاقات کرنا اونہوں کا آپس میں بیکار محض ہوگا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خواب میں دیکھا دو عورتوں کو ایک بات چیت کرتی ہوئی اور دوسری کو خاموش کھڑی ہوئی۔

اَخْرَجَ الدَّیْلَمِیُّ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاَیْتُ فِی الْمَنَامِ اِمْرَاتَیْنِ وَاحِدٌ یَتَکَلَّمُ وَالْاُخْرٰی لَا تَتَکَلَّمُ کِلْتَا ھُمَا مِنْ اَھْلِ الْجَنَّتِہٖ فَقُلْتُ لَھَا اَنْتَ تَتَکَلَّمِیْنَ وَھٰذِہٖ لَا تَتَکَلَّمُ قَالَتْ اَمَّا فَاَوْ صَیْتُ وَھٰذِہٖ مَاتَتْ بِلَا وَصِیَّتِہٖ لَا تَتَکَلَّمُ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَتِہٖ نقل کی دیلمی نے (طریق ابی ہدیہ) سے بطریق مسلسل انس رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا میں نے خواب میں دو عورتوں کو کہ ایک بات چیت کرتی ہے اور دوسری نہیں حالانکہ دونوں جنتی ہیں میں نے زن متکلمہ کو کہا تو بات چیت کرتی ہے اور یہ نہیں کرتی اس کا کیا سبب ہے اس نے کہا میں انتقال کے وقت میرے ادا قرض کے لیے وصیت کی تھی اور یہ نہیں کی اس لئے قیامت تک یہ بات چیت نہیں کر سکتی

قَالَ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) دَلَّ الْحَدِیْثُ عَلٰی اَنَّ الْمَوْتٰی یَتَکَلَّمُوْنَ مَعَ الْاَحْیَاءِ وَالْاَمْوَاتِ فَلَا یَبْعُدُ مِنْھُمُ الْکَلَامُ وَالْاِسْتِدْعَاءُ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی فَیَشْفَعُوْنَ فِیْ زَمَانِ لَبَرْزَخٍ اَیْضًا کَمَا یَکُوْنُ لَھُمُ الشَّفَاعَتُ یَوْمَ الْقِیٰمَتِہٖ بِالْاِتِّفَاقِ اِلَّا اَنَّ بَعْضَ الْعُلَمَاءِ قَیَّدَ بِالْخَوَاصِ وَلِاِذْنِ مِنْہُ تَعَالٰی وَعَلَیْہِ الْاَکْثَرُ مؤلف (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) کہتا ہے دلالت کرتی ہے حدیث اس پر کہ موتی کلام کرتے ہیں زندوں اور مردگوں سے تو ان سے بات چیت کرنا کیا بعید ہے وہ زندوں کے حق میں اللہ کے پاس دعا اور شفاعت کرنے کا حق رکھتے ہیں جبکہ قیامت کے روز ان مردگون کا شفاعت کرنا ثابت ہے تو ہر ایک اپنے درجہ کے موافق دوسروں کی شفاعت کرے گا۔

☆....☆....☆....☆

باب ٦٧

بَابُ تُلَاقِی اَرْوَاحِ الْمَوْتٰی وَالْاَحْیَاءِ فِی الْمَنَامِ

بیچ ملاقات کرنے ارواح موتی کے اور ارواح زندوں کے خواب میں

زندوں کی ارواح نیند میں مردوں کی ارواح سے ملتے ہیں اور ملاقات کرتے ہیں

اَخْرَجَ ابْنُ مُنْدَۃَ وَالطَّبْرَانِیُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی اللّٰہُ یَتَوَفَّی الْاَنْفُسَ حِیْنَ مَوْتِھَا وَالَّتِیْ لَمْ تَمُتْ فِیْ مَنَامِھَا الایہ قَالَ بَلَغَنِیْ اَنَّ اَرْوَاحَ الْاَحْیَاءِ وَالْاَمْوَاتِ تَتَلَاقٰی فِی الْمَنَامِ فَیَسَالُوْنَ بَیْنَھُمْ فَیُمْسِکُ اللّٰہُ تَعَالٰی اَرْوَاحَ الْمَوْتٰی وَیُرْسِلُ اَرْوَاحَ الْاَحْیَاءِ اِلٰی اَجْسَادِھَا اِلٰی مُدَّۃِ انْقِضَاءِ الْاَجَلِ

نقل کی ابن مندہ نے کتاب الروح میں اور طبرانی نے اوسط میں طریق سعید ابن جبیرہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے وہ عبد اللہ بن عباس (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے اس آیت کی تفسیر میں اللہ تعالیٰ لے لیتا ہے نفسوں کو قوت انتقال ان کے اور ان کو جو سوتے ہیں بغیر انتقال کے۔ کہا عبد اللہ بن عباس (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) نے پہنچی مجھ کو یہ بات روحیں زندوں کی نیند میں مردوں کے ارواحوں سے ملتے ہیں اور آپس میں کلام کرتے ہیں بعد خدا تعالیٰ مردوں کے روحوں کو وہیں روک لیتا ہے اور چھوڑ دیتا ہے زندوں کے روحوں کو تا کہ اپنے جسدوں کے طرف لوٹیں ان کے مدت مقررہ تک۔

زندوں کے نوم کے وقت موتی کی روحیں ملاقات کرتی ہیں

قَالَ (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) اِنَّ اَرْوَاحَ الْاَحْيَاءِ يُلَاقُوْنَ اَرْوَاحَ الْمَوْتٰى فَيَتَعَارَفُوْنَ وَيَتَكَلَّمُوْنَ فَمَا يَقُوْلُوْنَ صَادِقًا

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيه) کہتا ہے ارواح زندوں کے نوم کے وقت ملاقات کرتے ہیں ارواح سے موتی کے پس ایک دوسرے کو پہچانتے ہیں اور کلام کرتے ہیں جو وہ کہتے ہیں صادق ہوتا ہے

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ رویت سے مشرف ہونا

آنحضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کے جس دن وہ شہید ہوئے۔

اَخْرَجَ الْحَاكِمُ عَنْ اِبْنِ عُمَرَ اَنَّ عُثْمَانَؓ اَصْبَحَ فَحَدَّثَ قَالَ اِنِّیْ رَاَيْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّيْلَتَه فِی الْمَنَامِ فَقَالَ يَاعُثْمَانُ اُفْطُرْ عِنْدَنَا فَاَصْبَحَ عُثْمَانُ صَائِمًا فَقُتِلَ فِیْ يَوْمِهٖ

نقل کی حاکم نے مستدرک میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق عثمان ذی النورین رضی اللہ عنہ صبح کیے اس دن جو شہید ہونیوالے تھے اور فرمائے میں نے آج کی رات سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا مجھ کو ارشاد کیے اے عثمان رضی اللہ عنہ تو افطار روزے کی میرے پاس کر پس عثمان رضی اللہ عنہ روزہ رکھے اور اسی دن شہید ہوئے رضی اللہ عنہ۔

آنحضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کی امت سے جو شخص انتقال پائے گا

اُس کی روح آنحضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کے پاس رہتی ہے۔

قَالَ دَلَّ الْحَدِيْثُ عَلٰى اَنَّ مَنْ مَاتَ مِنْ اُمَّتِه رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْضُرُ

رُوْحُه، بِحَضْرَتِهٖ بَعْدَ الْمَوْتِ وَاَنَّ الْمُصَاحِبَ يُصَاحِبُه، وَاَنَّ لِلْمَوْتٰى مَايُفْطَرُبِهٖ بَعْدَ الْمَوْتِ مِنَ الرِّزْقِ

مؤلف رحمتہ اللہ علیہ کہتا ہے دلالت کرتی ہے حدیث، اس پر جو شخص آنحضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کی امت سے انتقال پایا اس کی روح آنحضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کے پاس حاضر رہتی ہے اپنے مراتب ومحبت کے موافق اور جو مصاحبین تھے آنحضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کے دنیا میں وہ آنحضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کے ساتھ اپنے رتبوں کے موافق اور جو حالت صائمی میں انتقال کرتے ہیں وہ افطار کرتے ہیں اللہ کی نعمتوں سے

بی بی ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا آنحضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کو خواب میں میں ملاحظہ فرمانا جس روز کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ شہید ہوئے

اَخْرَجَ الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِیُّ عَنْ سَلْمٰى قَالَتْ دَخَلْتُ عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَؓ وَهِیَ تَبْكِیْ فَقُلْتُ مَايُبْكِيْكِ قَالَتْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الْمَنَامِ يَبْكِیْ وَعَلٰى رَاْسِهٖ وَلَحِيَتِهٖ تُرَابٌ فَقُلْتُ مَالَكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ شَهِدْتُ قَتْلَ الْحُسَيْنِ اٰنِفًا

نقل کی حاکم نے مستدرک میں اور بیہقی نے دلائل میں سلمی سے کہ کہی داخل ہوئی میں نزدیک ام سلمہؓ کے جو امہات المومنین سے تھے اور وہ روتی تھیں کہی میں کس لئے تم روتی ہیں کہی وہ دیکھی میں آج کی رات رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں کہ روتے تھے اور اوپر سر مبارک اور ریش مبارک کے غبار گرد آلود تھا۔ کئی میں آپ کا حال کس لئے یوں ہی ہے اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم۔ فرمایا میں نے ابھی امام حسین رضی اللہ عنہ کے شہید ہونے کی جگہ سے آیا ہوں۔

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا شہید ہونا امر ایزدی سے تھا

روح میت کی حاضر رہتی ہے اپنی اولاد واقرباء کے انتقال کے وقت رور غم کرتی ہے اس کی مظلومیت پر

قَالَ دَلَّ الْحَدِيْثُ عَلٰى اَنَّ الْمَيِّتِ يَحْضُرُ وَقْتَ مَوْتِ وَلَدِهِ اَقْرِبَائِهٖ وَاَنَّهٗ يَحْزِنُ عَلٰى مَظْلُوْمِيَّتِهِمْ فِى الْحَوَادِثِ فَبُكَاءُ عَلَيْهِ السَّلَامَ كَانَ لِكَوْنَ الْحُسَيْنِؓ مَظْلُوْمًا مَقْتُوْلاً بِالظُّلْمِ لَاَجْلِ مَوْتِهٖ وَاَنَّ الْمَيِّتَ لَيْسَ مِنْهُ شَفَاعَتُهٗ فِى اِسْتِدْفَاعِ الْقَضَاءِ اِنْ كَانَ مُبْرَمًا وَاِلاَّ لَشَفَّعَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم فِى حَقِّهٖ

مؤلف رحمتہ اللہ علیہ کہتا ہے دلالت کرتی ہے حدیث اس پر کہ روح میت کی حاضر رہتی ہے اپنے اولاد واقربا کے انتقال کے وقت اور ان کی مظلومیت پر تھا نہ امر شہادت پر اور روح میت کی شفاعت قضا مبرم کے دفع کرنے پر نہیں ہوتی چونکہ حضرت امام حسینؓ کا شہید ہونا امر ایزدی سے تھا اور اس پر قضا مبرم متعلق تھی اس لئے آنحضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) اس کے دفع کے لیے نہیں دعا کیے۔

☆....☆....☆....☆

باب ۶۸

بَابُ فِى تَحْقِيْقِ اَنَّ رُوْحَ الْحَىِّ فِى النَّوْمِ تَخْرُجُ وَتَرٰى مَاشَاءَ اللّٰهِ

کہ روح زندوں کی خواب میں سیر کرتی ہے جہاں اللہ چاہتا ہے

خواب کے سچے اور جھوٹے ہونے کا مطلب نفیس

اَخْرَجَ الْحَاكِمُ وَالطِّبْرَانِىُّ وَالْعُقَيْلِى عَنْ اِبْنِ عُمَرؓ قَالَ لَقِىَ عُمَرُ عَلِيًّا فَقَالَ يَا اَبَا الْحَسَنَ اَلرَّجُلُ يَرٰى الرُّؤْيَا فَمِنْهَا مَايَصْدُقُ وَمِنْهَا مَايَكْذِبُ قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَامِنْ عَبْدٍ وَلاَ اَمَةٍ يَنَامُ فَيُمْتَلِىُ نَوْمًا اِلاَّ يَعْرُجُ بِرُوْحِهٖ اِلَى الْعَرْشِ فَالَّذِىْ لاَ يَسْتَيْقِظُ اِلاَّ عِنْدَ الْعَرْشِ فَتِلْكَ الرُّؤْيَا الَّتِى تَكْذِبُ

نقل کی حاکم نے مستدرک میں اور طبرانی نے اوسط میں عقیلی نے اپنی کتاب میں عبداللہ بن عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے کہ کہا ملاقات کیے عمر فاروق رضی اللہ عنہ علی کرم اللہ وجہہ سے سوال کیے اے ابوالحسن آدمی جب سوتے وقت خواب میں دیکھتا ہے بعض خواب سچے ہوتے ہیں اور بعض جھوٹے اس کا سبب کیا ہے۔ کہے وہ ہاں سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے نہیں ہے کوئی مرد یا عورت سوتے ہیں جب نیند کامل ہوتی ہے تو اس کی روح سیر کرتی ہے اگر وہ آسمان یا مافوق کا سیر کرے اور وہ کیفیت سے نفس آدمی کا مطلع ہو وہ رؤیا صادق ہوتا ہے اگر فقط زمین کی سیر کرے اور اس کیفیت سے نفس آدمی مطلع ہو تو وہ رویا کاذب ہے۔

روحیں زندوں کی سیر کرتی ہیں عرش اور آسمانوں کی

قَالَ (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) دَلَّ الْحَدِيْثُ عَلٰى اَنَّ مَايَرَى الْمَلَائِكَتِهِ النَّائِمُ فَهُوَ صَدِقٌ وَمَايَرَى هُوَ فِى السَّيْرِ قَلَّ مَايَهْوِيْهِ الشَّيْطَانُ فَيَكْذِبُ مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) کہتا ہے دلالت کرتی ہے حدیث اس پر جو رویا روح نے آسمانوں اور عرش کو دیکھا صحیح ہوجاتا ہے اس لئے وہ ملائکہ کی جانب سے ہے اور نہیں ہے شیطان سے کیونکہ وہ آسمانوں پر جانے کی قدرت نہیں رکھتا ہے اور جو آسمانوں کے سوا ہو اس میں اکثر غلطی ہوجاتی ہے اس لئے کہ وہ شیطان کی جانب سے ہے

جو شخص باوضو طہارت سے سوئے خواب میں اس کی روح عرش کے نزدیک سجدہ کرتی ہے

اَخْرَجَ الْبَيْهَقِىُّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ابْنِ الْعَاصِ قَالَ اَنَّ الْاَرْوَاحَ يَعْرُجُ بِهَا فِى مَنَامِهَا اِلَى السَّمَاءِ وَتُؤْمَرُ بِالسُّجُوْدِ عِنْدَ الْعَرْشِ فَمَنْ كَانَ طَاهِرًا يَسْجُدُ تَحْتَ الْعَرْشِ وَمَنْ كَانَ غَيْرَ طَاهِرٍ يَسْجُدُ بَعِيْدًا عَنِ الْعَرْشِ

نقل کی بیہقی نے شعب الایمان میں عبداللہ بن عمر بن العاص رضی اللہ عنہ سے کہ کہا تحقیق روحیں زندوں کے خواب میں سیر کرتے ہیں آسمانوں اور عرش کی اور وہ عرش کے نزدیک سجدہ کرنے کے لیے حکم کیے جاتے ہیں جو شخص کہ باوضو حالت طہارت میں سووے اس کی روح خواب میں نزدیک عرش کے سجدہ کرتی ہے اور جو باوضو نہ رہے وہ بعید عرش سے سجدہ کرتی ہے۔

مومن کا باوضو سونا مستحب ہے

قَالَ (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) اَفَادَ الْحَدِيْثُ اَنَّهُ يُسْتَحَبُّ لِلْمُؤْمِنِ اَنْ يَنَامَ عَلٰى وُضُوْءٍ

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) کہتا ہے فائدہ دی حدیث اس پر کہ مومن کو باوضو سونا مستحب ہے

جو شخص باوضو سونے میں انتقال کرے وہ قبر سے باوضو اٹھے گا

رُوِىَ مَنْ نَامَ عَلٰى وُضُوْءٍ اِنْ قَضٰى مَوْتَهُ فِى تِلْكَ النَّوْمَةِ يُبْعَثُ مِنَ الْقَبْرِ طَاهِرًا

اس لئے روایت میں آیا ہے جو شخص باوضو سووے اور اسی سونے میں انتقال ہوتو وہ قبر سے باوضو اٹھے گا

اَخْرَجَ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ اَبِى الدَّرْدَاءِ قَالَ اِذَا نَامَ الْاِنْسَانُ عَرَجَ بِرُوْحِهٖ حَتّٰى يُؤْتٰى بِهَا اِلَى الْعَرْشِ فَاِنْ كَانَ طَاهِرًا اَذِنَ بِهَا بِالسُّجُوْدِ

نقل کی ابن المبارک نے ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے کہ کہا جب انسان سوتا ہے اور اس کی روح آسمان کی سیر کرے تو وہ لائی جاتی ہے نزدیک عرش کے اگر وہ روح باوضو اور طاہر کی ہو حکم کیا جاتا ہے اس کو سجدہ کرنے کا

روح اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتی ہے حالانکہ جسم فرش پر رہتا ہے

قَالَ (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) دَلَّ الْحَدِيْثُ عَلٰى اَنَّ الرُّوْحَ يَتَّصِفُ بِاَنْ يَسْجُدَ لِلّٰهِ فِى حَالِ حَيَاةٍ مَعَ اَنَّ الْبَدْنَ سَاقِطٌ عَلَى الْفِرَاشِ فَكَذٰلِكَ لَا يَبْعُدُ زَمَانٌ يَسْجُدُ لِلّٰهِ تَعَالٰى بَعْدَ الْمَوْتِ وَبَدَنُهٗ فِى الْقَبْرِ تُرَابٌ فِى زَمَانِ الْبَرْزَخِ فَيَثْبُتُ اَنَّ لِلرُّوْحِ كَيْفِيَّتَهُ يَصْلُحُ لِذٰلِكَ

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) کہتا ہے دلالت کرتی ہے حدیث اس پر روح اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتی ہے حالانکہ اس کا جسم فرش میں رہتا ہے۔ پس ایسا ہی انتقال کے بعد ہوگا یعنی اس کا جسم تو قبر میں ہوگا اور اس کی روح اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول ہوگی۔ پس ثابت ہوئی یہ بات کہ روح کو عجیب کیفیات طاری ہوتی ہیں۔

☆....☆....☆....☆

اب ٦٩

بَابُ حَقِيقَةُ الرُّؤْيَاء

رویا کی حقیقت میں

قَالَ (رَحمَۃُ اللّٰہِ علیہ) اِنَّ اَصْحَابَ الْحَقَائِقِ وَاَرْبَابَ الدَّقَائِقِ تَکَلَّمُوْا فِی حَقِیْقَۃِ الرُّؤْیَاء

مؤلف (رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) کہتا ہے کہ تحقیق اصحاب حقائق وارباب دقائق اختلاف کے ہیں رویا کی حقیقت میں

معنیٰ رؤیا کا دو طور پر ہیں

قَالَ بَعْضُهُمُ الرُّؤْیَا فِکْرَةُ الْمَنَامِ وَالْفِکْرَتَانِ فِکْرَتَانِ فِکْرَةٌ فِی الْیَقْظَۃِ وَفِکْرَةٌ فِی الْمَنَامِ فَفِکْرَةُ الْمَنَامِ یُقَالُ لَهٗ الرُّؤْیَا

بعضوں نے کہا کہ رویا فکر کرنا نیند کا ہے۔ فکر دو طور پر ہے ایک فکر حالت ہشیاری کی دوسری فکر حالت خواب میں پس فکر نیند کی اس کو رویا کہتے ہیں

جو شخص قول میں صادق ہے
اُسکا خواب بھی اکثر سچا ہوتا ہے

اَخْرَجَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَصْدَقُکُمْ حَدِیْثًا اَصْدَقُکُمْ رُؤْیَا

روایت کی عبداللہ بن مسعود (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) نے کہ کہا فرمایا رسول خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَالِہٖ وَسَلَّم) نے جو قول

میں صادق ہے اس کا خواب ہی اکثر سچا ہوتا ہے

قَالَ (رَحمَۃُ اللّٰہِ علیہ) دَلَّ الْحَدِیْثُ عَلٰی اَنَّ مَنْ کَانَ فِکْرَتُہٗ فِی الْیَقْظَۃِ صَوَابًا یَصْدُقُ فِکْرَتُہٗ فِی الْمَنَامِ اِلَّا اَنَّ فِکْرَۃَ فَلَمَّا یَکْذِبُ مِنْ جَوَاذِبِ الْحَوَاسِ الظَّاهِرَۃِ وَفِکْرَۃَ الْیَقْظَۃِ فَلَمَّا تَصَدَّقَ بِالْحَوَاسِ الْجَوَاذِبُ اِلٰی غَیْرِهَا

مؤلف (رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) کہتا ہے دلالت کرتی ہے حدیث اس پر کہ جس کی حالت بیداری میں نیک اور ثواب ہے اس کی فکر ہی خواب میں صحیح ہوتی ہے مگر فکر خواب کی بسا اوقات جو غلط ہو جاتی ہے بہ سبب حواس ظاہری ست ہونے کے ہے۔

رویا خواب میں جو ملائکہ کرام دکھلاتے ہیں
خواب ہشیار ہوتے ہیں تو وہ یاد رکھتے
اور اکثر صحیح ہو جاتے ہیں

وَقَالَ بَعْضُهُمُ الرُّؤْیَا مَا یُرِی الْمَلَائِکَۃُ الْکِرَامُ لِاَصْحَابِ الْمَنَامِ حَتّٰی لَوْ تَذَکَّرُوْا بَعْدَ الْیَقِیْظَۃِ فَعَبَّرُوْا عَنْهَا عَلٰی هُوَ کَثِیْرًا مَا یَجِیْئُ مِنْهُ الصَّوَاب

کہا بعضوں نے رویا جو ملائکہ کرام خوابوں میں دکھلاتے ہیں جب دے خواب سے ہشیار ہوتے ہیں تو وہ یاد رکھتے ہیں اکثر وہ خواب صحیح ہو جاتے ہیں

اَخْرَجَ الطَّبْرَانِیُّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِنْقَطَعَ الْوَحْیُ بَعْدِیْ اِلَّا الرُّؤْیَا الصَّالِحَۃ

نقل کی طبرانی نے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم وحی میرے بعد منقطع ہو جاتی ہے مگر رویا صالحہ۔

آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی حالت حیات میں جبرائیل علیہ السلام جیسے وحی پہنچاتے تھے ملائکہ اولیاء کرام کے خوابوں میں الہام الٰہی کر دیتے ہیں

قَالَ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) دَلَّ الْحَدِیْثُ عَلٰی اَنَّ الرُّؤْیَا مَنْ اَرَاہُ الْمَلَائِکَتِہٖ لِاَنَّ الْوَحْیَ لَمْ یَکُنْ اِلَّا بِالْمَلَائِکَتِہٖ خَصَّصَ بِالْاَنْبِیَاءِ جِبْرَئِیْلَ فَکَمَایَاتِیْ بِالْوَحْیِ فِیْ حَیٰوۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُرَی الْمَلَائِکَتُہُ الْخَوَّاصُ اُمَّتِہٖ فِی الْمَنَامِ مَاھُوَ الْحَقُّ فَکَانَ وَحْیًامِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی

مؤلف (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) کہتا ہے دلالت کرتی ہے حدیث اس پر کہ رویا وہ ہے جو دکھلاتے ہیں ملائکہ خوابوں میں کیونکہ وحی جو انبیاء کرام کو پہنچاتے تھے ملائکہ تھے یعنی جبرائیل علیہ السلام جیسا کہ وحی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کی حیات میں نازل ہوتی تھی یوں ہی ملائکہ اولیاء کرام کو خوابوں میں الہام حق کا القا کر دیتے ہیں

ہر انسان کو دو روح ہیں ایک مسافر دوسری مقیم

وَقَالَ بَعْضُھُمُ الرُّؤْیَا رُؤْیَتُہٗ الرُّوْحُ الْجَادِلِیْ وَذٰلِکَ لِاَنَّ لِکُلِّ اِنْسَانٍ رُوْحَیْنِ رُوْحٌ ذِیْ سَفَرٍ وَرُوْحٌ ذِیْ حَضَرٍ فَالرُّوْحُ الْمُقِیْمُ لَا یَخْرُجُ اِلَّا عِنْدَ الْمَوْتِ وَالرُّوْحُ الْمُسَافِرُ یَخْرُجُ فِی الْمَنَامِ فَیُسَافِرُ وَیُرٰی مَاشَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِلَی الْاِنْتِبَاہِ

رویا روح جاری یعنی روح مسافر کی رویت ہے یہ اس لئے کہ ہر انسان کو دو روح ہیں ایک روح مسافر دوسری روح مقیم۔ روح مقیم بعد مرنے کے نکل جاتی ہے اور روح مسافر حالت خواب میں نکل کے سیر کرتی ہے اور انسان ہشیار ہونے تک اقسام کے حالات کو دیکھتی ہے۔

انسان کو ایک نفس اور روح ہے جو درمیان اُن دونوں کے روشنائی ہے

اَخْرَجَ اَبُوْسَعِیْدٍ عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی اَللّٰہُ یَتَوَفَّی الْاَنْفُسَ حِیْنَ مَوْتِھَا وَالَّتِیْ لَمْ تَحُتْ فِیْ مَنَامِھَا الایہ فِیْ اِبْنِ ام نَفْسٌ وَرُوْحٌ وَبَیْنَھُمَا مِثْلُ شُعَاعِ الشَّمْسِ فَالنَّفْسُ الَّتِیْ بِھَا الْعَقْلُ وَالتَّمِیْزُ وَالرُّوْحُ اَلَّتِیْ بِھَا النَّفْسُ وَالتَّحَرُّکُ فَاِذَا نَامَ الْعَبْدُ قَبَضَ اللّٰہُ تَعَالٰی نَفْسَہٗ

نقل کی ابوسعید نے ابن عباس (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے آیت مذکور کی تفسیر میں اللہ وفات دیتا ہے نفسوں کو وقت میں مرنے کے اور ان کو جو نہیں مرے خوابوں میں۔ انسان کو ایک نفس اور روح اور درمیان ان دونوں کے روشنائی ہے۔ پس نفس وہ ہے جو بہ سبب اس کے عقل اور تمیز ہے اور روح وہ ہے جو بسبب اس کے نفس اور حرکت ہے جب آدمی سوتا ہے قبض کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے نفس کو اور نہیں قبض کرتا ہے اس کی روح کو۔

قَالَ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) فَالنَّفْسُ ھُنَا الرُّوْحُ الْجَادِی الَّذِیْ بِہِ الْعَقْلُ وَالتَّمِیْزُ یُسَافِرُ عِنْدَ النَّوْمِ فَیُرٰی مَاشَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی فَاِذَا انْتَبَہَ عَادَاِلٰی جَسَدِہٖ بِاَسْرَعَ مِنْ لَحْظَتِہٖ فَاِنْ حَفِظَ مَا یُرٰی یَتَاتّٰی مِنْہُ الصَّوَاب

مؤلف (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) کہتا ہے پس نفس یہاں روح مسافر ہے جو اس سے عقل اور تمیز متعلق ہے یہ سیر کرتی ہے سونے کے وقت اور دیکھتی ہے ان کیفیات کو جو اللہ دکھاتا ہے۔ جب آدمی ہوشیار ہوتا ہے تو لوٹتی ہے وہ روح اس کے جسد میں فوراً ایک لحظہ کے اندر جتنا وہ یاد رکھا اکثر صحیح ہوتا ہے۔

جو روح اس نفس سے متعلق ہے وقت خواب نکل جاتی ہے اولیاء کرام کے جسد شریف میں بھی اُس کی روح پلٹتی ہے جس سے ان کو حیات حاصل ہوتی ہے۔

وَقَالَ بَعْضُهُمُ الرُّؤْيَا رُؤْيَتُه الْاَرْوَاحِ الَّتِی بِهَا الْحَیٰوۃُ وَفِی ذٰلِکَ رِوَایَتَانِ رُوِیَ عَنْ عَلِیٍّ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْهَه، فِی تَفْسِیْرِ الْاٰیَتِه قَالَ یَخْرُجُ الرُّوْحُ الَّتِیْ بِهَا النَّفْسُ عِنْدَ النَّوْمِ وَیَبْقٰی شُعَاعُه، فِی الْجَسَدِ وَبِذٰلِکَ یَرَی النَّائِمُ الرُّؤْیَا فَاِذَا انْتَبَهَ مِنَ النَّوْمِ عَادَ الرُّوْحُ اِلٰی جَسْدِهٖ بِاَسْرَعِ مِنْ لَحْظَةٍ وَهٰکَذَا کَانَ الْمَوْتُ لِبَعْضِ الْاَوْلِیَاءِ اِلَّا اَنَّه، یَنْقَطِعُ النَّفْسُ وَیَبْقٰی شُعَاعُ الرُّوْحِ فِی الْجَسَدِ فَهُوَ حَیٌّ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰی فَلَا یَفْنٰی بَدَنُه، وَلَا یُصِیْرُ تُرَابًا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَتِه وَکَمَا یَعُوْدُ اِلٰی جَسَدِ النَّائِمِ فَیَسْتَیْقِظُ کَذٰلِکَ یَعُوْدُ وَقْتَادُوْنَ وَقْتٍ اِلٰی بَدَنِهٖ فِی الْقَبْرِ فَیَکُوْنُ لَه، حَیٰوۃٌ یَنْتَبِه، وَیُدْرِکُ مَا یَقُوْلُه، الزَّائِرُ وَیُجِیْبُه، وَیَاْنَسُ بِه مَا یَشَاءُ قَدِیْرٌ

اور بعضوں نے کہا رویا دیکھنا ہے ان روحوں کا جو زندے ہوں اس میں دو روایت ہیں۔ علی کرم اللہ وجہہ سے آیت مذکور کی تفسیر میں مروی ہے کہ فرمایا جو روح اس سے نفس متعلق ہے وقت خواب نکلتی ہے

اور اس کی تاب و روشنی جسد میں باقی رہتی ہے۔ جس کے سبب سونے والا رویا کو دیکھتا ہے۔ جب وہ ہوشیار ہوتا ہے خواب سے لوٹتی ہے روح اس کے جسد میں فوراً ایک لحظہ کے اندر۔ اولیاء کرام کا انتقال بھی یوں ہی ہے کہ روح جس سے نفس متعلق ہی نکل جاتی ہے اس روح کی روشنی و تاب اس کے جسد میں باقی رہتی ہے۔ پس اس کا جسم زندہ رہتا ہے نزدیک اللہ تعالیٰ کے نہیں فانی ہوتا ہے اس کا بدن اور نہیں مٹی ہوتا ہے

قیامت تک جیسا کو سونے والے کو بعد ہوشیار ہونے کے روح لوٹتی ہے ایسا ہی اولیاء کرام کے جسد شریف میں ان کی روح پلٹتی ہے۔ جس سے ان کو حیات حاصل ہوتی ہے اور جو زائر وہاں کہتا ہے اس کو سمجھ کر وہ روح جواب دیتی ہے اور اس کلام سے اس کو انسیت حاصل ہوتا ہے

اللہ تعالیٰ تمام اشیاء کو پیدا کرنے کے چند ہزار سال پیشتر ارواح کو پیدا کیا

وَرُوِیَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی فِیْ اِبْتِدَاءِ تَخْلِیْقِ الْمَخْلُوْقَاتِ خَلَقَ الْاَرْوَاحَ فِی عِلْمِهٖ قَبْلَ الْاَشْیَاءِ عِدَّةَ الْاٰفِ سَنَةٍ وَاَلْبَسُهُمْ سَاعَةً فَسَاعَةً خَلَقْتَه کَمَالِ کَشْفِ جَمَالِهٖ فَتَبَیَّنَ مُشَاهِدَةَ التَّکْوِیْنِ مَاکَانَ وَمَا یَکُوْنُ فَلَمْ یَرَوْا اِعْزَازَ عَزِیْزٍ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰی مِنْ اَنْفُسِهِمْ فَظَهَرَ فِیْهِمُ الرَّعُوْنَتَه فَطَرَدَهُمُ اللّٰهُ عَنْ حَضْرَتِهٖ وَخَلَقَ لَهُمُ السُّبْحَانَ لِاَبْدَانَ الْاَشْبَاحِ لَمْ یَرَوْا شَیْئًا فَاِذَا اَغَادِعَنْهُمُ النَّوْمُ قُوَی الْحَوَاسُ الظَّاهِرَةِ حَصَلَ لَهُمْ رَائِیَتُه، مَاکَانَ مِنْ بَصِیْرَةٍ اَصْلِیَّةٍ فَاِنْ یَرَوْا مَافِی الْاَکْوَانِ بِلَا تَخْلِیْطٍ فَهِیَ الرُّؤْیَا لَصَّادِقَتُه وَاِلَّا فَیَکْذِبُ هٰذَا هُوَا الْمَعْنٰی مِنْ کَشْفَ قُلُوْبِ الْاَوْلِیَاءِ الْاَحْیَاءِ فَاِنَّه، بِالرِّیَاضَتِه لَمَّا یَزُوْلُ الْکُدُوْرَةُ الْبَشَرِیَّتُه حَصَلَ لَهُمْ بَصِیْرَةٌ اَصْلِیَّتُه، وَمِنْ هٰذَا یُلَاقِیْ اَرْوَاحُ الْاَحْیَاءِ الْاَمْوَاتِ بَیْنَهُمْ فِی الْبَرْزَخِ

مروی ہے عبداللہ بن مسعود (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) سے تحقیق اللہ تعالیٰ تمام اشیا پیدا کرنے کے آگے روحوں کو چند ہزار سال پیشتر پیدا کیا اور ان کو لباس گونا گوں پہنایا پھر اپنا جمال ان کو بلا حجاب بتلایا۔ پس ان ارواحوں کو اس مشاہدہ خاص سے وہ لذتیں حاصل ہوئیں جو کبھی دنیا بھر میں حاصل نہ ہونگے جس سے ان کو بہت اعزاز حاصل ہوا اور سرکشی و غروری پیدا ہوئی پس اللہ تعالیٰ نے ان ارواحوں کو اپنی حضوری سے دور کیا اور بعد ان کا ظہور اس عالم میں کیا یہ اجسام جو جمال الٰہی کو مشاہدہ نہیں کیے جب نیندان پر غلبہ کرتی ہے تو

قوی ہو جاتے ہیں حواس ظاہری ان کے بہ سبب ہونے کی اصلی بصیرت کے جو اِن روحوں نے آسمانوں وعرش وغیرہ کا ملاحظہ کیا ہے وہی رویاء صادق ہے اور اگر ایسا نہ ہوا س کو رویاء کاذبہ کہتے ہیں۔

اولیاء کرام کی ارواح اپنے کشف سے مردوں کی ارواح سے ملاقات کرتے ہیں

ایسا ہی ارواح اولیاء کرام کے اپنے کشف سے مردگون کے روحو سے ملاقات کرتے ہیں۔اس لئے انہوں نے جب ریاضت سے کدورات بشریہ کو زائل کیے ان کو بصیرتِ اصلی حاصل ہوتی ہے۔ یوں ہی زندے لوگ مردگوں کی روحوں سے عالم برزخ میں ملاقات کرتے ہیں۔

☆....☆....☆....☆

باب ۷۰

بَابُ رُؤيَتِه النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الْمَنَام

بیچ خواب میں دیکھنے آنحضرت (صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کے

آنحضرت (صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کو جس نے خواب میں دیکھا تحقیق اُس نے آنحضرت (صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کو ہی دیکھا

اَخرجَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَانِی فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَانِی فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ فِی صُوْرَتِی

نقل کی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس نے مجھ کو خواب میں دیکھا تحقیق وہ مجھ کو دیکھا اس لئے کہ شیطان میری شکل میں نہیں آسکتا (یعنی روایت کی اس کو بخاری شریف اور مسلم شریف وغیرہ نے)

آنحضرت (صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کی شکل مبارک میں شیطان نہیں آسکتا ہے اور نہ تشبیہ لے سکتا ہے

قَالَ (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْه) اَكَّدَ بِقَوْلِهٖ فَقَدْ دَلَّ الْحَدِيْثُ عَلٰى اَنَّهٗ لَا يَكُوْنُ فِيْهَا شُبْهَةٌ وَفِی رِوَايَةٍ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَصَوَّرُ بِی اَوْقَالَ لَا يَشْتَبِهُ بِی

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) کہتا ہے کہ یہ حدیث صاف موکد ہے اور دلالت کرتی ہے اس پر کہ شیطان آنحضرت (صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کی شکل میں نہیں آسکتا اور ایک روایت میں آیا ہے میری صورت میں

نہیں آ سکتا اور ایک روایت میں ہے میری تشبیہ نہیں لے سکتا

انبیاء کرام ملائکہ اور چاند سورج ستاروں کی شکل میں شیطان نہیں آ سکتا

اَخۡرَجَ اَبُوۡ قَتَادَةَ الۡحَرَاثُ بۡنُ رِبۡعِی قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ مَنۡ رَاٰنِیۡ فَقَدۡ رَاَی الۡحَقَّ قَالَ مَعۡنَاهُ مَنۡ رَاٰنِیۡ فِی الۡمَنَامِ فَقَدۡرَاَی الۡحَقِّ دُوۡنَ الۡبَاطِلِ فَاِنَّ الشَّيۡطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ فِیۡ صُوۡرَتِیۡ وَكَذَا لَا يَتَمَثَّلُ بِصُوۡرَةِ الۡمَلَائِكَتِهٖ وَالۡاَنۡبِيَاءِ وَالشَّمۡسِ وَالۡقَمَرِ وَالنُّجُوۡمِ الۡمَاضِيَتِهٖ

نقل کی ابو قتادۃ الحراث بن ربعی رضی اللہ عنہ نے کہ کہا فرمایا رسول خدا (صَلَّی اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ) جس نے مجھ کو دیکھا تحقیق وہ حق کو دیکھا۔ معنی اس کا یہ کہ جس نے مجھے خواب میں دیکھا وہ یقیناً اور حقاً مجھ کو دیکھا۔ اس لئے شیطان میری شکل میں نہیں آ سکتا۔ یوں ہی شیطان انبیاء کرام اور ملائکہ عظام اور چاند وسورج وستاروں کی شکل میں نہیں آ سکتا۔

﴿ فائدہ ﴾

شیطان جیسا کہ انبیاء اور ملائکہ کی شکل میں نہیں آ سکتا ایسا ہی اولیاء عظام کی شکل میں نہیں آ سکتا اس لئے کہ اولیاء کرام خلیفہ ہیں انبیاء عظام کے۔ جب شیطان کو ملائکہ کی شکل لینے کی قدرت نہیں ہے تو اولیاء کرام کی کیا قدرت ہے۔

جس نے آنحضرت (صَلَّی اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ) کو خواب میں دیکھا وہ بیداری میں بھی رویت سے شرف ہوگا

اَخۡرَجَ اَبُوۡ هُرَيۡرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ مَنۡ رَاٰنِیۡ فِی الۡمَنَامِ فَسَيَرَانِیۡ

فِی الۡيَقۡظَتِهٖ اَوۡلَكَاَنَّمَا رَاٰنِیۡ فِی الۡيَقۡظَتِهٖ وَلَا يَتَمَثَّلُ الشَّيۡطَانُ بِیۡ

نقل کی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جو مجھ کو خواب میں دیکھے گا قریب ہی مجھ کو بیداری میں دیکھے گا اور ایک روایت میں ہے مجھ کو خواب میں دیکھے گا گویا اس نے مجھ کو بیداری میں دیکھا۔ شیطان میری شکل میں نہیں آ سکتا۔

قَالَ (رَحۡمَةُ اللّٰهِ عَلَيۡهِ) قَوۡلُهٗ فَسَيَرَانِیۡ وَعَدُلِرُؤۡيَتِهٖ فِی الۡيَقۡظَةِ مَّافِی الدُّنۡيَا عَلٰی وَجۡهِ الۡكَرَامَتِهٖ عِنۡدَ اِرۡتِفَاعِ كُدُوۡرَاتِ النَّفۡسِ وَصَفَاءِ الۡقَلۡبِ

مؤلف (رَحۡمَةُ اللّٰهِ عَلَيۡهِ) کہتا ہے ایک روایت میں آیا ہے جس نے مجھ کو خواب میں دیکھا وہ پھر بیداری میں مجھ کو دیکھنے گا یا دنیا میں ہے اس نے اپنے کدورات نفسی کو زائل کر کے صفائی قلبی کرے اس کو دنیا میں ہی ان آنکھوں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رُویت ہوگی۔

﴿ فائدہ ﴾

حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ اور دیگر اولیاء کرام بیداری میں آنحضرت (صَلَّی اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ) کی رویت سے مشرف ہوئے ہیں

اس سے معلوم ہوا کہ بزرگان دین ان آنکھوں سے بیداری میں آنحضرت (صَلَّی اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ) کو دیکھنا ممکن ہے محالات سے نہیں جیسا کہ حضرت امام اعظم (رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُ) اور دیگر اولیاء کرام سے دیکھنا ثابت ہے

وَاَمَّا يَوۡمَ الۡقِيَامَتِهٖ وَالۡمَعۡنٰی اَنۡ لَا يَكُوۡنَ مَحۡرُوۡمًا مِنۡ شَفَاعَتِیۡ بَلۡ يَكُوۡنُ فِیۡ زُمۡرَتِیۡ تَحۡتَ لِوَاءِ شَفَاعَتِیۡ فَلَا بُدَّيَرَانِیۡ وَقَوۡلُهٗ اَوۡلَكَاَنَّمَارَاٰنِیۡ شَكُّ الرَّاوِیۡ وَالَّامُ لِجَوَابِ الۡقَسَمِ كَاَنَّهٗ قَالَ فَوَاللّٰهِ لَكَاَنَّمَارَاٰنِیۡ فِی الۡيَقۡظَتِهٖ

اگر اس حدیث کو محمول کریں قیامت کے دن تو معنی یہ ہے کہ جس نے مجھ کو خواب میں دیکھا تو میری شفاعت سے محفوظ ہوگا اور میرے جھنڈے کے نیچے محشور ہوگا اس وقت میری رویت اس کو ضرور ہوگی ۔ یہاں شک راوی ہے کہ آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے یَرَانِیُ اَوْ کَاَنَّمَا یَرَانِیُ فرمایا اور لام جواب قسم کا محذوف ہے۔ گویا فرمایا آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے کہ اس نے مجھ کو بیداری میں دیکھا۔

آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی ایام طفلی و جوانی و پیری کی شکل میں آنے کی شیطان کو ہرگز قدرت نہیں

وَقَوْلُہٗ لَا یَتَمَثَّلُ بِیُ اِتَّفَقَ الْعُلَمَاءُ عَلٰی اَنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتَمَثَّلُ بِالصُّوْرَۃِ الَّتِیُ کَانَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیُ حَالٍ مِنَ الْاَحْوَال عَلَیْھَا الصَّبَاوَ الشَّبَابَۃُ وَالْکُھُوْلَتُہ اَمَّا لُوْ تَمَثَّلَ بِصُوْرَۃٍ لَمْ یَکُنْ عَلَیْھَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَدْ اُخْتُلِفَ وَالْاَ صَحُّ اَنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَسْتَطِیُعُ اَنْ یُّوْھَمَ فِیُ خَیَالِ النَّائِمِ اَنَّہٗ النَّبِیُّ بِاَیِّ صُوْرَۃٍ کَانَ کَمَا رُوِیَ فِیُ اَحَادِیُثِ الشَّمَائِلِ

اور قول آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا کہ شیطان میری شکل میں نہیں آ سکتا۔ اس پر اتفاق علما کا ہے کہ شیطان کو ہرگز قدرت نہیں کہ آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے ایام طفلگی یا ایام جوانی یا ایام پیری کے شکل میں آوے۔ اگر وہ کسی کی شکل لیوے تو وہ ہرگز آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی تمثال نہیں ہے۔ اس میں اختلاف ہے۔ صحیح یہ ہے کہ شیطان کو قدرت نہیں کہ نائم کو خواب میں آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی تمثال پر آوے۔ اس میں احادیث وارد ہیں۔ وَلَا یَتَخَیَّلُ بِیُ فَاِنَّ نَفْیَ الشِّبْہِ وَالْخِیَالِ حَقَّقَ عَدَمَ الْاِسْتِطَاعَتِہ مُطْلَقًا فِیُ ھٰذَا الشَّان

وہ جو حدیث میں ہے کہ شیطان میری تمثال نہیں لے سکتا آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی نفی شبہ اور خیال سے ثابت ہو کہ کسی طرح سے اس کو حضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی شکل میں آنے کی قدرت نہیں

﴿ فائدہ ﴾

جلال الدین سیوطی (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) نے شرح صدور میں فرمایا کہ شیطان کو انبیاء کرام و اولیاء عظام کی شکل میں آنے کی قدرت نہیں۔ چہ جائے کہ آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی شکل میں آئے

آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی رویت سے مشرف ہونے کی ترکیب

قَالَ مَنْ اَرَادَاَنْ یُرَیٰ الرَّسُوْلَ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) فِیُ الْمَنَامِ فَلْیُصَلِّ وَقْتَ الْعِشَاءِ الْاَخِیُرِ رَکْعَتَیْنِ یَقْرَءُ فِیُ کُلِّ رَکْعَۃٍ بَعْدَالْفَاتِحَۃِ سُوْرَۃُ الْاِخْلَاصِ ثَلَاثَ مَرَّاۃٍ فَاِنَّ اَصْلُ الْعِشَاءِ لَا یَتَکَلَّمُ مَعَ اَحَدٍ وَیُصَلِّی رَکْعَتَیْنِ یَقْرَاءُ فِیُ کُلِّ رَکْعَۃٍ بَعْدَ الْفَاتِحَتِہ سُوْرَۃَ الْاِخْلَاصِ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَیُصَلِّی عَلَیْہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَبْعَ مَرَّاتٍ فَاِذَا سَجَدَ یَسْتَغْفِرُ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَیُصَلِّی عَلَیْہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَیَقُوْلُ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُلِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَر وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیُمِک سَبْعَ مَرَّاتٍ فَیَجْلِسُ وَیَرْفَعُ یَدَیْہِ وَیَقُوْلُ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ یَا ذُوالْجَلَالِ وَالْاِ کْرَامِ یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یَارَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَالْآ خِرَۃِ وَرَحِیُمَھَا یَااِلٰہَ الْعَالَمِیْنَ وَالْآ خِرِیْنَ یَارَبِّ یَا رَبِّ یَا اللّٰہُ یَااللّٰہُ یَااللّٰہُ یَااللّٰہُ یَضْطَجِیُعُ فِیُ فَرَاشٍ طَاھِرٍ عَلٰی شِقَّۃِ الْاَیْمَن مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَتَہ وَ یُصَلِّی عَلَیْہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیُ اَوَّلِ لَیْلَۃٍ وَاِلَّافَفِی الثَّانِیَتِہ وَالثَّالِثَۃِ اِلَی الْاُ سْبُوْعِ اَلْبَتَّۃَ

مؤلفؒ کہتا ہے جس کو منظور ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھے اس کی ترکیب یہ ہے بعد نمازِ عشاء کے دو رکعت گزارے۔ ہر دو رکعت میں بعد سورئہ فاتحہ کے تین بار قل ھو اللہ پڑھے۔ بعد کسی سے بات نہ کر کے پھر دوگانہ گزارے دو رکعت میں بعد سورئہ فاتحہ کے سات بار قل ھو اللہ پڑھ کے سات بار درود شریف پڑھے اور سجدہ میں سات بار استغفر اللہ پڑھ کے سات بار درود شریف پڑھے اور سات بار سبحان اللہ آخر تک پڑھے۔ پھر بیٹھے اور دونوں ہاتھ کو اٹھا کر دعا مذکور یعنی یاحی کو آخر تک پڑھے جو اوپر عبارت عربی میں مذکور ہے۔ بعد درود شریف پڑھتے ہوئے سیدھے پہلو پر استراحت فرمائے۔ اسی رات یا دوسری رات یا تیسری رات یا ایک ہفتہ میں رویت البتہ ہوگی

﴿ فائدہ ﴾

حضرت رسول خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو خواب میں دیکھنے کے بہت طرق وارد ہیں۔ امام جلال الدین سیوطی (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) نے شرح قصیدہ بردہ میں فرمایا کہ جس کو منظور ہو کہ خواب میں آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو دیکھے اس کی ترکیب یہ ہے۔ بعد نماز عشاء کے صدق دل اور جمعیت خاطر سے روبقبلہ پاک مصلے پر بیٹھے اور اس بیت کو قصیدہ بردہ کے ہزار بار پڑھے وہ بیت مکرم یہ ہے۔

یَا اَکْرَمَ الْخَلْقِ مَالِیْ مَنْ اَلُوْذُ بِہٖ
سِوَاکَ عِنْدَ حُلُوْلِ الْحَادِثِ الْعَمَم

اول و آخر درود شریف پڑھتے ہوئے پاک بستر پر سیدھے جانب سو جائے ایسا تین روز کرے اس کو رویت ہوگی۔ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو خواب میں دیکھنا جس کو منظور ہو اس کو ضرور چاہیے کہ نماز پنجوقتہ اور تقوی و پرہیزگاری کو اختیار کرے اور گناہوں سے بچے اور ہمیشہ استغفار پڑھ

کے برے کاموں سے بچتا رہے قوت حلال کھاوے جب ایک زمانہ اس پر دوام کرے اور اپنے جلال پر یقین کرے کہ اب میرے سے کثافات دنیا دور ہوئے اس وقت ان طریقوں کو جو آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو خواب میں دیکھنے کے ہیں عمل پیرا ہوئے، نہ یہ کہ سرتاپا گناہوں پر مبتلا ہیں پوچھتے ہیں سرورِ دوجہان (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو خواب میں دیکھے رویت کس طرح ہوگی۔

جس نے آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو خواب میں دیکھا اس کو دولت دنیا و دین حاصل ہوگی۔

حضرت امام بن سیرین (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) نے فرمایا جس نے سرور دوجہان (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو خواب میں دیکھا اس کو دولت دنیا و دین حاصل ہوگی۔

حکایت

حضرت ابوالموہب (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) ہمیشہ عالم بیداری میں اور خواب میں آپ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی رویت سے مشرف ہوتے تھے

شرح الصدور میں امام جلال الدین سیوطی (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) نے فرمایا کہ حضرت تاج العرفا ابوالمواہب (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) کو ہمیشہ عالم بیداری و خواب میں رسول خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی رویت میسر ہوتی تھی۔ یکایک یہ دولت بے مثال سے محروم ہوئے بعد ایام کثیرہ پھر خواب میں یہ دولت میسر ہوئی۔ عرض کی کہ غلام سے کیا قصور ہوا۔ ارشاد ہوا کہ جو شخص امیروں و بادشاہوں کے پاس جائے وہ میری رویت کی امید نہ رکھے۔ امام جلال الدین سیوطی (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) عالم بیداری و خواب میں پچھتر بار آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی رویت سے شرف ہوئے ہیں۔

حکایت

امام جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ علیہ عالم بیداری اور خواب میں پچھتر بار آنحضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کی رویت سے مشرف ہوئے ہیں اور امیروں اور تونگروں کی قربت سے حضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کی روئت سے محروم رہتے ہیں

امام جلال الدین سیوطی (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْه) قدس سرہ جونویں صدی کے مجدد ہیں حضرت رسول خدا (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کو اپنے بخت بیداری سے پچھتر بار بیداری اور خواب میں ملاحظہ فرمایا ہے۔ ہر بار یہی ارشاد ہوتا تھا کہ اے سیوطی اگر تجھ کو میری رویت منظور ہے دنیا کے امیروں اور تونگروں کی قربت مت کر۔ بزرگان دین نے فرمایا ہے کہ جس شخص کو منظور ہو کہ رسول خدا (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کی حضوری اپنی مجلس میں ہو اس کو چاہیے کہ اپنے مقام کو پاک وصاف کر کے عطر وخوشبوئی سے صفا کر کے مولود شریف پڑھادے تو اس کو یہ دولت میسر ہوگی۔ جیسا کہ امام جلال الدین سیوطی (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْه) نے شرح الصدور میں فرمایا ہے۔

آنحضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) بنفس نفیس مجالس میلاد میں تشریف لاتے ہیں۔

اَمَّا مُشَاهَدَةُ حُضُوْر صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ اَخْبَرَنِیْ الْتِقَاةُ مِنْ اَهْلِ الصُّلْحِ اَنَّهٗ شَاهَدَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِرَارًا عِنْدَ قِرَاةِ الْمَوْلِدِ الشَّرِیْفِ وَعِنْدَ خَتْمِ رَمَضَانَ وَبَعْضُ

الاحادیث حضرت رسول خدا (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کا بنفس نفیس مجالس مولد میں آنا ثابت ہے۔ جس کو مجھ کو بہت علماء کرام وعرفا عظام نے فرمایا کہ ہم نے بارہا حضرت رسول مقبول (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کو مجالس میلاد شریفہ میں ملاحظہ کیا ہے اور مجالس ختم قرآن واحادیث کے وقت بھی دیکھا ہے۔ رسالہ اشاع الکلام میں علامہ محمد بن یحییٰ مفتی کے فتویٰ سے نقل کیا ہے۔

آنحضرت صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ کی روح مبارکہ ذکرِ میلاد شریف کے وقت حاضر ہوتی ہے اس وقت قیام کرنا واجب ہے

نَعَمْ يَجِبُ الْقِيَامُ عِنْدَ ذِكْرِ وِلَادَتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَا اسْتَحْسَنَهُ الْعُلَمَاءُ الْاَعْلَامَ وَقُدَاةُ الدِّيْنُ وَالْاِسْلَامَ فَذَكَرُوْا اَنْ عِنْدَ ذِكْرِ وِلَادَتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْضُرُ رُوْحَانِيَّتُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعِنْدَ ذٰلِكَ التَّعْظِيْمُ وَالْقِيَامُ اِنْتَهٰى

یعنی ذکر میلاد شریف کے وقت حضرت پیغمبر خدا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ کی روح مبارکہ حاضر ہوتی ہے اس وقت قیام کرنا ضروری اور واجب ہے اس کو ہزار ہا علماء، فقہاء عظام نے مستحسن جانا ہے اور اس وقت تعظیم اور قیام کو ضروری و واجب گردانا ہے۔

آنحضرت صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ اپنے روح وجسد کے ساتھ زندہ ہیں اور جہاں چاہے وہاں تشریف لے جاسکتے ہیں۔

رسالہ اشباع الکلام میں امام ابوزید علیہ الرحمہ کے مولد سے نقل کیا ہے عِنْدَ ذِكْرِ وِلَادَتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقِيَامُ وَاجِبٌ لِمَا اَنَّهٗ تَحْضُرُ رُوْحَانِيَّةٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
یعنی مجلس میلاد میں آنحضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کی روح شریف حاضر ہوتی ہے اس وقت تعظیم اور

قیام کرنا اور واجب ہے۔ ایسا ہی لکھا ہے امام شعرانی نے مشارق الانوار القدسیہ فی بیان العہود وغیرہ میں۔

آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اپنی روح اور جسد کے ساتھ زندہ ہے اور جہاں چاہے وہاں شریف لے جاتے ہیں

امام سیوطی رحمتہ اللہ علیہ نے تنویر الملک میں دیگر علما اپنے کتب میں۔ شرح الصدو میں رسول خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اپنے جسد وروح کے ساتھ زندہ ہیں اور جہاں چاہے وہاں جاتے ہیں اور مجلس مولد میں آپ کی حضوری ہوتی ہے جیسا کہ علامہ شیخ یوسف الاہدل رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے رہی یہ بات کہ ایک ہی وقت اماکن متعددہ میں رسول خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی حضوری ہونا جائز ہے اس لئے کہ ارواح کے حالات سے کچھ بعید نہیں جب ارواح براہ کرام کے ایک ہی وقت اماکن متعددہ میں حاضر ہوتے ہیں تو آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی حضوری ایک ہی وقت اماکن متعددہ میں کیا تعجب ہے جیسا کہ امام شعرانی ودیگر علماء نے فرمایا ہے۔

☆....☆....☆....☆

باب ۱۷

بَابُ حَقِیْقَتُہُ الرُّوْحِ

روح کی حقیقت میں

آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) عِلم روح جانتے ہیں

اَبُوْ ھُرَیْرَہ رضی اللہ عنہ فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ لَقَدْ مَضٰی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَایَعْلَمُ الرُّوْحَ وَقَدْعَجَزَ الْاَوَائِلُ دَرْکِ مَا ھِیَّتِہٖ بَعْدَ اِتِّفَاقِ الْاَعْمَارِ الطَّوِیْلَتِہٖ عَلَی الْخَوَّاضِ فِیْہِ قَالَ وَالْحِکْمَتُہٗ وَتَعْجِیْزُ الْعَقْلِ عَنْ اِدْرَاکِ مَخْلُوْقٍ مُجَاوِرٍ لَہٗ لِیَدُلَّ عَلٰی اَنَّہٗ عَنْ اِدْرَاکِ خَالِقِہٖ اَعْجَزُ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یسئلونک عن الروح کی تفسیر میں فرمایا کہ مقرر نبی صلی اللہ علیہ وسلم قبض کیے گئے حالانکہ روح کو نہیں جانتے تھے (یہ قول ضعیف ہے صحیح یہ ہے کہ آپ کو یعنی آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو روح کا علم تھا تعالیٰ نے آپ کو اس پر مطلع فرمادیا تھا جیسا کہ غیوب خمسہ پر آپ کو اطلاع تھی یوں ہی روح کا علم بھی جانتے تھے۔ جیسا کہ امام بغوری رحمتہ اللہ علیہ نے تفسیر معالم التنزیل میں اور امام جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ علیہ شرح الصدور میں اور دیگر علما اپنے کتب میں فرمایا ہے۔ اُس کی تحقیق خود مؤلف آئندہ کرتا ہے اور سلف صالحین روح کے حصول ماہیت سے عاجز اور قاصر تھے۔

مؤلف رحمتہ اللہ علیہ کہتا ہے اس میں حکمت اور سر ہے اس سے آدمی کا عجز ظاہر کرنا ہے۔ اس لئے کہ جب وہ اپنے نفس کی حقیقت کو نہیں جانتا ہے تو حق سبحان تعالیٰ کی حقیقت کے ادراک سے بطریقہ اولی اس کو عجز ہوگا۔

اوصاف روح

وَلِذَا اَنَّه' رَدَّمَا قِيلَ فِى وَصْفِهِ اَنَّه' جِسْمٌ رَقِيْقٌ هَوَائِىٌ فِىْ كُلِّ جُزْءٍ مِنَ الْحَيْوَان

اسی سبب سے متروک ہے وہ تعریف روح کی جوایسا کرتے ہیں کہ روح ایک جسم لطیف ہے ہوائی جوساری ہے جسم میں حیوان کے۔

﴿ فائدہ ﴾

روح مانند آب رواں کے ہیں

لوگ روح میں دوفرقوں پر مختلف ہوئے ایک فرقہ روح میں کلام کرنے سے باز رہا صرف اتنا کہتے ہیں کہ روح موجود ہے اورایک فرقے نے روح میں کلام کیا اوراس کی حقیقت سے بحث کی۔ جیسے امام نووی اور امام الحرمین اور امام غزالی وغیرہ۔ مگرسب کا اتفاق ہے کہ رسول خدا (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کو اس کی کماحقہ اطلاع ہے۔ الحاصل جمہور اس پر ہیں کہ روح کی وصف آیتوں حدیثوں میں توفی، قبض، امساک، ارسال، تناول، اخراج، خروج، تنعیم، تعذیب، رجوع، دخول، رضا، انتقال، تردد، برزخ ہیں ان سب کے ساتھ آیا ہے اور یہ بھی وصف روح کا آیا ہے کہ وہ کھاتی پیتی چڑتی جگہ پکڑتی بولتی پہچانتی ہے۔ اس کے سوا اور اوصاف ہیں اس میں شک نہیں کہ روح اپنے نفس کواور اپنے خالق کو پہچانتی ہے اور معقولات کا ادراک کرتی ہے اور یہ سب علوم ہیں اور علوم عرض ہوتے ہیں۔ سوثابت ہوا کہ روح ونفس ایک شئی ہے یا غیر۔ بعض نے کہا دو ہیں اس لئے جوروح کہ قبض کی جاتی ہے وہ غیرنفس کے ہے یعنی انسان کے جوف میں روح ونفس ہے اللہ وفات دیتا ہے نفس کواس کے خواب میں اور روح کواس کے جوف میں چھوڑ دیتا ہے تونفس ایک جسد مجسد ہے مثل خلق انسان کے روح مثل آب روان کے ہے۔ غرض

اہل سنت نے اس پر اجماع کیا ہے کہ روح محدث مخلوق ہے قرآن وحدیث اس پر گواہ ہیں چنانچہ خود مؤلف اس کو بیان کرتا ہے۔

نفس جسم کثیف اور روح جسم لطیف ہے اور عقل ایک جوہر نورانی ہے

فَاعْلَمْ اَنَّهُ اُخْتُلِفَ فِىْ حَقِيْقَتِهِ الرُّوْحِ سُئِلَ الصِّغَارُ عَنِ الْعَقْلِ وَالنَّفْسِ وَالرُّوْحِ قَالَ الصَّحِيْحُ اَنَّ النَّفْسَ جِسْمٌ كَثِيْفٌ وَالرُّوْحُ فِيْهِ جِسْمٌ لَطِيْفٌ وَالْعَقْلُ فِيْهِ جَوْهَرٌ نُوْرَانِىٌ اَخْرَاجَ حَمَّاد قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الرُّوْحَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى اىْ مِمَّا اِسْتَاثَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِعِلْمِهِ وَلَمْ يَخْبَرْ بِهِ اَحَدٌ مِنْ خَلْقِهِ وَلَا يَجُوْزُ الْعِبَارَةُ عَنْهُ بِاَكْثَرِ مِنْ مُوْجُوْدٍ قَالَ مَذْهَبُ اَهْلِ السُّنَّتِ هٰذَا ثُمَّ قَالَ اَبُوْ عَبْدُ اللّٰهِ اَنَّه' جِسْمٌ لَطِيْفٌ يَلْطُفُ عَنِ الْحِسِّ وَيُكَبُّرُ عَنِ اللَّمْسِ وَعِنْدَ الْفُقَهَاءِ لَا يَجُوْزُ اَنْ يُقَالُ اَنَّه' عَنِ بِصِفَةِ الْمُرَكَّبِ اَمَّالَا يَبْعُدُ اَنْ يُقَالَ اِنَّه' جِسْمٌ رُوْحَانِىٌ بِصِفَتِهِ الْعَرْضِ يَحْصُلُ بِهِ الْحَيٰوةُ مَاقَالَ اَنَّه' جِسْمٌ يَلْطُفُ عَنِ الْحِسِّ لَيْسَ الْمُرَادُ اَنَّه' لَا يُرٰى بِالْحِسِّ لِاَنَّه' مَوْجُوْدٌ بِاتِّفَاقِ اَهْلِ السُّنَّتِه وَمَا يَكُوْنُ مَوْجُوْدٌ اِلَّا بُدَّوَانْ يُّرٰى وَالِلرَّوُيَتِه لَا بُدَّ مِنْ مُشَخَّصَاتِهِ فَثَبَتَ اَنَّ الرُّوْحَ جِسْمٌ رُوْحَانِى يُرٰى بِمُشَخَصَاتِهِ لَا يُدْرِكُ كَيْفِيَّتُه وَمَا هِيْتَته' وَهٰذَا مَعْنٰى قَوْلِهِمْ الرُّوْحُ شَىْءٌ اِسْتَاثَرَه' اللّٰهُ تَعَالٰى بِعِلْمِهِ وَلَمْ يَطَّلِعُ عَلَيْهِ اَحَدًا مِنْ خَلْقِهِ وَلَا يَجُوْزُ الْعِبَارَةُ بِاَكْثَرِ مِنْ مَوْجُوْدٍ

جان تو کہ علما مختلف ہیں روح کی حقیقت میں۔ امام صغار قدس سرہ سوال کیے گئے روح وعقل ونفس سے آپ نے فرمایا کہ صحیح یہ ہے نفس جسم کثیف ہے اور روح جسم لطیف ہے اور عقل ایک جوہر نورانی ہے۔ حماد نے روایت کی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ روح اللہ کے حکم سے ہے یعنی اس کے

علم کیساتھ ہی متاثر ہے اس پر اپنی خلق سے کسی کو مطلع نہیں کیا (سوائے رسول خدا (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کے) اوراس کی تعریف لفظ موجود سے زیادہ کرنی نہ چاہیے۔

مذہب اہل سنت وجماعت کا یہ ہے کہ روح موجوداور مخلوق ہے ہے، روح کی حقیقت کسی خلق اللہ پر سوائے رسول خدا (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کے روشن نہیں

مؤلف کہتا ہے کہ مذہب اہل سنت وجماعت کا یہ ہے کہ روح موجودہ مخلوق ہے۔ علامہ ابوعبداللہ نے کہا کہ روح ایک جسم ہے جولطیف ہے حس سے اور پاک ہے لمس سے اور فقہا تو اس کو جسم مرکب سے تعریف نہیں کرتے۔ اگر یوں تعریف کرے کہ روح جسم روحانی ہے صفت عرض سے کہ اس سے حیات حاصل ہے اور جوروح کی اس طور سے تعریف کرتے ہیں کہ روح جسم ہی لطیف ہے حس سے اس سے یہ مرادنہیں کہ روح حس سے نہیں دیکھی جاتی ہے۔ اس لئے کہ وہ نزدیک اہل سنت کے موجود ہی بالاتفاق اور جوموجود ہے وہ بالضرور دیکھے جاتا ہے اس لئے کورویت کو تشخص ضرور ہے۔ ثابت ہو گیا کہ روح جسم روحانی ہے کہ اس کی رویت تشخص سے ممکن ہے، اس طور سے کہ کیفیت اور ماہیت میں نہیں آتی یہی ہے معنی روح کا جو کہتے ہیں کہ وہ ایک شئی ہے جو اللہ کے علم سے متاثر ہے اس کی حقیقت کسی خلق اللہ پر (سوائے رسول خدا (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کے) روشن نہیں اور موجود سے بڑھ کر زیادہ تعریف نہ کرنا چاہیے۔

اَخْرَجَ اِبْنُ مَسْعُوْدٍ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الرُّوْحِ فَاَمَرَ اَنْ یَقُوْلَ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ اَیْ لَا یُدْرِکُ حَقِیْقَةُ الْعَوَامِ

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حقیقت سے روح کے سوال کیے گئے فرمایا روح امر رب سے ہے یعنی اس کی حقیقت عوام پر ظاہر نہیں۔

قَالَ (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ) اَلرُّوْحُ شَیْءٌ لَا یُدْرِکُ حَقِیْقَته الْعَوَامُ وَلِذَالَمْ یُوْمَرْ عَلَیْهِ عَلَیْهِ السَّلَامَ بِبَیَانِهَا لَهُمْ فَلَمْ یَعْلَمُ الْعَوَامُ بَلِ الْخَوَّاصُ مِنَ النَّاسِ مَخْصُوْنَ بِاِدْرَاکِ حَقِیْقَةِ الرُّوْحِ وَاِنَّمَا لَوْ یُبَیِّنُهَا اَحَدًا مِنْهُمْ رِعَایَته الْاَمْرِ حَیْثُ لَمْ یُوْمَرْ بِهٖ عَلَیْهِ السَّلَامَ

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ) کہتا ہے کہ روح ایک شئی ہے اس کی حقیقت عوام پر مطلع نہیں اسی باعث آنخضرت (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے کھلے طور سے فرمایا تا کہ عوام کو اس کی اطلاع نہ ہو اور خواص تو اس کی حقیقت کامل طور بناتے ہیں اور دوسرے بھی جو کھلے غور سے نہ کہے آنخضرت (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کی اتباع سے نظر کرتا ہے۔

جس نے نفس کو نہ پہچانا رب کو نہ پہچانا، اور جس نے نفس کو پہچانا رب کو پہچانا

وَلَا یَجُوْزُ اَنْ یُقَالَ اَنْ حَقِیْقَته الرُّوْحِ لَمْ یَکُنْ مَکْشُوْفَةً لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِاَنَّ مَنْ لَمْ یَعْرِفِ الرُّوْحِ لَمْ یَعْرِفُ نَفْسَه، وَلَمْ یَعْرِفُ نَفْسَه، کَیْفَ یَعْرِفُ رَبَّه، وَلِذَا قِیْلِ مَنْ عَرَّفَ نَفْسَه، فَقَدْ عَرَّفَ رَبَّه، وَهٰذِه دَرَجَته کَمَالِ الْعِرْفَانِ فَلَا یَلْزَمُ مِنْهُ نَفْیُ الْمَعْرِفَتِه فِیْ حَقِّ الْعَوَامِ وَفِیْ حَقِّهِمْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَمَا اُوْتِیْتُمْ مِنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلًا لِاَنَّه، خِطَابٌ لِلسَّائِلِیْنَ لَا لِلنَّبِیِّ بِهٰذَا الْمَعْنٰی فَافْهُمْ ثُمَّ قِیْلَ اِنَّه، رنجَ مَخْصُوْصٌ وَقِیْلَ اَنَّه، دَمٌ وَاَنَّه، الْحَیَواةُ وُکُلُّ ذٰلِکَ اَقْوَالُ الزَّیْفِ وَالْمَذْهَبُ اَنَّ الرُّوْحَ مُحْدَثٌ مَخْلُوْقٌ اِلَّا اَنَّه، لَا فَنَاءَ مَنْ اَنَّهَا قَدِیْمَته، وَیَجُوْزُ التَنَاسُخَ فَهُوَ مُخْطِیٌ وَلَا یَجُوْزُ الْقَوْلُ بِالتَّنَاسُخِ وَالرِّجْعَةِ عِنْدَ اَهْلِ السُّنَّةِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَوَلَمْ یَرَوْا کَمْ اَهْلَکْنَا قَبْلَهُمْ مِنَ الْقُرُوْنِ اَنَّهُمْ اِلَیْهِمْ لَا یَرْجِعُوْنِ اَیْ قَدْرَ اَوْاَنَّ مَنْ هَلَکَ لَا یَرْجِعُ اِلَی الدُّنْیَا وَهُمْ یَبْقُوْنَ فِیْ قُبُوْرِهِمْ اِلَی اَنْ یَبْعَثُوْا فَیُحَاسِبُوْا وَیُجَاوِزُ بِاَعْمَالِهِمْ فَدَلَّتِ الْاٰیَةُ الْکَرِیْمَةُ عَلٰی بُطْلَانِ قَوْلِ الْقَائِلِیْنَ

بِالتَّنَاسُخِ وَالرَّجْعَتِهِ وَبِهٰذَا اِسْتَدَلَّ ابْنُ عَبَّاسٍ فِی رَدِّمَنْ قَالَ بِاَنَّ عَلِیًّا مَبْعُوْثٌ اِلَیْنَا قَبْلَ الْقِیَامَتِهِ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر روح کی حقیقت منکشف تھی آپ کی طرف اس کے عدم علم کی نسبت کرنا جائز نہیں اس لئے کہ جس نے روح کو نہ پہچانا نفس کو نہ پہچانا اور جس نے نفس کو نہ پہچانا رب کو نہ پہچانا۔ حدیث شریف میں آیا ہے مَنْ عَرَّفَ نَفْسَہ' فَقَدْعَرَّفَ رَبَّہ' جس نے نفس کو پہچانا رب کو پہچانا اس حدیث کو امام مناوی (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) نے اَلتَّیْسِیْرُ بشرح جامع الصیغر میں اور امام غزالی (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) نے احیاء العلوم میں اور شیخ شہاب الدین سہروردی (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) نے عوارف المعارف میں اور دیگر علما اپنے کتب میں لکھتے ہیں یہ درجہ ہے کمال عرفان کا اس سے لازم نہ آیا کہ عوام کو بالکل معرفت رب ہی نہیں ہے وہ جو کہا اللہ تعالیٰ وَمَآ اُوْتِیْتُمْ مِنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلًا نہیں دیئے گئے تم علم سے مگر تھوڑا اس سے مراد عام سائلین ہیں۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس سے مستثنیٰ ہیں۔

اہلسنت وجماعت کے پاس قول تناسخ اور رجعت بالکل جائز نہیں

اہلسنت وجماعت کے پاس قول تناسخ اور رجعت بالکل جائز نہیں بعض نے کہا روح جسم مخصوص ہے۔ بعض نے کہا روح خون ہے جس میں حیات ساری ہے۔ یہ اقوال ضعیف ہیں اور مذہب یہ ہے کہ روح محدث مخلوق ہے مگر اس کو فنا نہیں وہ اشیاء قدیمہ سے ہے۔ (اس کی تفصیل ذیل میں آئے گی) اور جو شخص جواز تناسخ کا قائل ہے غلطی پر ہے۔ اہلسنت وجماعت کے پاس قول تناسخ اور رجعت بالکل جائز نہیں کہا اللہ تعالیٰ کہ وہ تم کو بعد ہلاک کر دیا ہم نے ان لوگوں کو جو اگلے زمانے میں تھے۔ تحقیق وہ لوگ طرف ان کے نہیں واپس ہونگے۔ یعنی انہوں نے اعتماد کر لیا جو لوگ انتقال کیے دنیا میں پھر لوٹ کر یہاں نہیں آئیں گے اور وہ قبور میں اب تک باقی ہیں پھر قیامت کو اٹھ کر حساب دیویں گے اور جزا اپنے اعمال کا پائیں گے پس

یہ آیت کریمہ دلالت کرتی ہے کہ قول قائلین تناسخ اور رجعت کا بالکل باطل ہے۔ اسی پر استدلال کیا عبداللہ بن عباس (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) نے اور تردید کیا ان کے اقوال کا جو کہتے ہیں کہ (یعنی ایک فرقہ روافض کا) کہ علی پھر مبعوث ہونگے ہم پر قبل قیامت کے۔

﴿ فائدہ ﴾

اہل سنت کا اس پر اتفاق ہے کہ روح بعد موت بدن کے باقی رہتی ہے۔ اس کتاب میں قرآن وحدیث سے ثابت کیا گیا ہے کہ روح باقی رہتی ہے تصرف کرتی ہے عیش وآرام میں رہتی ہے اس پر عذاب ہوتا ہے۔ امام سبکی نے تفسیر درنظیم میں فرمایا کہ روح فنا نہ ہوگی اور وہ ان میں سے جس کا استثنا کیا گیا ہے جیسا کہ حورعین میں کہا گیا ہے یعنی ایک ساعت ان کو فنا ہوگی پھر موجود ہو جائیں گے۔ پس روح بعد خلق کے بالاجمال باقی ہے نعیم میں یا عذاب میں۔ محدث ابن عساکر نے تاریخ دمشق میں لکھا ہے کہ امام محمد بن وضاح رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں میں نے امام سخنوں بن سعید سے کہ سنا اور ان سے ایک آدمی کا ذکر کیا گیا کہ کہا اس نے کہ ارواح اجساد کے مرنے سے مرجاتے ہیں۔ کہا امام نے یہ مذہب اہل بدعت کا ہے یعنی مخالف اہل سنت وجماعت کا۔

﴿ فائدہ ﴾

طرز جدید سے حقیقت روح کی بحث اور روح کے اوصاف اور افعال

امام غزالی (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) نے احیاء العلوم اور کیمیائے سعادت اور رسالہ حقیقت۔ روح انسانی میں میں ایک طرز جدید سے حقیقت روح سے بحث کیا ہے۔ روح کے اوصاف وافعال اس کا ترجمہ بطور اجمال کے یہ ہے۔ روح عرض نہیں ہے کہ بدن میں حلول کرے جیسا کہ سیاہی کا حلول سیاہ چیز میں اور علم کا

عالم میں ہوتا ہے۔ بلکہ وہ تو جوہر ہے کیونکہ اپنے آپ اور اپنے خالق کو پہچانتی ہے اور معقولات کا ادراک کرتی ہے اور عرض میں یہ صفتیں نہیں ہوتیں اور وہ جسم بھی نہیں کیونکہ جسم تو تقسیم کو قبول کرتا ہے اور روح منقسم نہیں ہوتی اور وہ نہ تو بدن میں داخل ہے نہ خارج نہ بدن کے ساتھ متصل ہے نہ منفصل۔ کیونکہ یہ صفتیں جسم میں ہوتے ہیں اور روح جسم نہیں، وہ محلون میں حلول کرنے اور جسموں کے ساتھ متصل ہونے اور جہتوں کیساتھ مختص ہونے سے پاک ہے کیونکہ یہ سب اجسام اور اعراض کی صفتیں ہیں وہ جسم اور عرض نہیں وہ ان عوارض سے پاک ہے اور وہ مخلوق ہے قدیم نہیں ہے۔ جب نطفہ میں روح کے قبول کرنے کی استعداد ہوئی تو روح پیدا ہوئی۔ جیسا کہ آئینہ میں صیقل کرنے کے وقت صورت پیدا ہوتی ہے اور روح کو بدنوں کے ساتھ متعلق ہونے کی جہت سے مختلف صفتیں حاصل ہیں اور روح کی صفتیں یہ ہیں کہ حیی اور عالم اور قادر اور مرید اور سمیع اور بصیر اور متکلم ہے۔ اللہ تعالیٰ میں بھی یہ صفتیں مستقل ہیں اور روح کے افعال یہ ہیں کہ ابتداء فعل انسان میں ارادہ ہوتا ہے جس کا اثر دل پر ظاہر ہوتا ہے۔ پھر روح حیوانی کے وسیلہ سے کہ وہ ایک بخار لطیف ہے دل کے درمیان سرایت کر کے دماغ کو پہنچتا ہے پھر وہاں سے پٹھوں کے طرف جاتا ہے پھر پٹھوں سے اوتار اور رباطات کے طرف جاتا ہے جو عضلات سے متعلق ہیں پھر اس سے اوتار کھنچ جاتے ہیں تو اس سے انگلیسین حرکت کرتی ہیں اور روح کا قوام بغیر بدن کے مشکل نہیں۔

روح کا تعلق بدن کے ساتھ پانچ قسم پر ہے

روح کا تعلق بدن کے ساتھ پانچ قسم پر ہے (۱) تعلق جنین کی حالت یعنی شکم مادر میں (۲) شکم مادر سے خروج کے بعد۔ (۳) تعلق حالت خواب میں (۴) تعلق عالم برزخ میں کیونکہ اس عالم میں اگرچہ مفارقت ہوتی رہی مگر مفارقت کلی نہیں ہوتی کہ بالکل بدن کے طرف اس کو التفات نہ ہو۔ (۵) تعلق بروز قیامت کہ کامل وجہ پر ہوگا۔

روح کا بھید نااہلوں پر ظاہر کرنے کا اذن نہ ہوا

اس روح کی حقیقت کاملہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ و تابعین اور تبع تابعین و عرفا پر منکشف تھی مگر نااہلوں میں اس بھید کے ظاہر کرنے کا اذن نہ ہوا۔ جس کو تفصیل دیکھنا ہو رسالہ حقیقت روح انسانی کو دیکھیں۔

☆....☆....☆....☆

باب۷۲

بَابُ فِیُ اَخْبَارِ الرُّوْیَامِنُ اَحْوَالِ الْمَوْتٰی

کہ موتی کے احوال خواب میں معلوم ہوتے ہیں

برزخ میں قیامت کے آگے بھی حساب وکتاب دینا ہوتا ہے

اَخْرَجَ اِبْنُ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلاً مِنْ اَنْصَارٍ یَقُوْلُ دَعَوْتُ اللّٰہِ تَعَالٰی اَنْ یُرِیْنِی عَلیًّا فِی النَّوْمِ فَرَاَیْتَہ، بَعْدَ عَشْرِ سَنِیْنَ وَھُوَ یَمْسَحُ الْعَرَقَ عَنْ جَبِیْنِہٖ فَقُلْتُ یَا اَمِیْرَ الْمُوْمِنِیْنَ مَافَعَلْتَ فَقَالَ اَلْاٰنَ فَرَغْتُ وَلَوْلاَ رَحْمَۃُ رَبِّی لَھَلَکْتُ

روایت کی ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے سالم عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا سنا میں نے ایک انصار سے کہ کہے وہ میں نے اللہ سے دعا مانگا کہ علی کرم اللہ وجہہ کو خواب میں دیکھوں۔ دس سال بعد خواب میں دیکھا کہ اپنے پسینے کو پیشانی سے نکالتے ہیں۔ کہا میں نے اے امیر المومنین رضی اللہ عنہ کیا کرتے ہو فرمایا اب فارغ ہوا میں اگر رحمت الٰہی نہ ہوتی ہلاک ہوجاتا

رحمت الٰہی کے سواکسی کونجات نہیں ہوتی

قَالَ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) دَلَّ الْاَثَرُ عَلٰی اَنَّ فِی الْبَرْزَخِ قَبْلَ الْقِیَامَتِہ الْقِیَامَتِہ لَتُغْلاَمِنَ الْحِسَابِ فَاِنَّہ، لاَ نَجَاۃَ اِلاَّ بِرَحْمَتِہِ اللّٰہِ تَعَالٰی

مؤلف (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) کہتا ہے کہ حدیث مذکور دلالت کرتی ہے اس پر کہ برزخ میں قیامت کے آگے ہی حساب وکتاب دینا ہوتا ہے اور کسی کوسوائے رحمت الٰہی کے نجات نہیں۔

آنکھ پھوٹ جانا ایک شخص منکر عذاب قبر کی جو آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسلَّم) کے اقوال میں شک کرتا تھا

اَخْرَجَ اِبْنُ سَعِیْدٍ رضی اللہ عنہ عَنْ شَیْخٍ قَالَ مَاتَ جَارٌ لِی وَکَانَ مِمَّنْ یَخُوْضُ فِی ھٰذِہِ الْاُمُوْرِ فَرَاَیْتُہ، فِی النَّوْمِ اَعْوَرُ فَقُلْتَ یَا فُلاَنِ مَا ھٰذَا اُرِیٰ بِکَ قَالَ نَقَصْتُ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَنَقَصَی اللّٰہُ ھٰذَا وَوَضَعَ یَدَہ، عَلٰی عَیْنِہِ الذَّاھِبَتِہ

روایت کی ابن سعید رضی اللہ عنہ نے ایک شیخ سے کہ ایک شخص میرا ہمسایہ تھا ان امور برزخ میں تشکیک کرتا تھا (یعنی منکر عذاب قبر ودیگر امور برزخ تھا) اس کو میں نے خواب میں دیکھا کہ اعور ہے یعنی ایک آنکھ پھوٹ گئی ہے میں نے اس کو کہا کیوں تجھ کو ایک آنکھ نہیں۔ کہا وہ میں رسول خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے اقوال کو حالات برزخ میں شک کرتا تھا قدرت الٰہی سے میری آنکھ کو ضرب بیٹھا جس سے آنکھ جاتی رہی۔

قَالَ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) دَلَّ الْاَثَرُ عَلٰی اِنْ عَابَ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَغَیَّبُ بَعْدَ الْمَوْتِ فِی الْبَرْزَخِ وَالْوَیْلُ عَلَیْہِ یَوْمَ الْجَزَاءِ

مؤلف (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) کہتا ہے اس حدیث سے ثابت ہوا کہ جس نے آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے قول وفعل کو تھوڑا سا عیب کیا صراحۃً ہو یا کنایۃً بعد موت کے رنج اٹھادے گا اور عذاب الیم پائے گا برزخ میں اور پھر قیامت میں اس کو عذاب شدید ہے۔

﴿ فائدہ ﴾

منکران عذاب قبر دائرہ اسلام سے خارج ہیں

یہ حدیث عبرت ہے ان لوگوں کے لیے جو ظاہر ہیں مسلمانی کا دم بھرتے ہیں اور تنگی قبر اور سوال منکر ونکیر اور عذاب قبر کے منکر ہیں۔ نعوذ باللہ منھا۔ یہ لوگ دائرہ اسلام سے خارج ہیں کیونکہ انہوں نے رسول خدا (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کے قول کو تصدیق نہیں کیا اور اپنی عقل کو دخل دیا۔ اس گروہ پر اللہ کی پھٹکار۔ حضرت سعدی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے

خلافِ پیغمبر ﷺ کسے راہ گزید
کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

علم دین آخرت میں سبب نجات اور سبب خلاصی یوم قیامت ہے۔

اَخْرَجَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ عَنْ سَلَمَتَہ بْنِ عَفَّانٍ قَالَ رَاَیْتُ وَکِیْعًا فِی الْمَنَامِ فَقُلْتُ مَا صَنَعَ اللّٰہُ تَعَالٰی بِکَ فَقَالَ اَدْخَلَنِی الْجَنَّۃَ قُلْتُ بِاَیِّ شَیْءٍ قَالَ بِالْعِلْمِ

ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے سلمہ بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ کہا میں نے خواب میں وکیع کو دیکھا کہا میں نے خدا تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا کیا کہا وہ داخل کیا مجھ کو جنت میں۔ کہا میں کس سبب سے کہا وہ بسبب علم کے۔ قال (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) دَلَّ الْحَدِیْثُ عَلٰی اَنَّ الْعِلْمَ سَبَبٌ یُنْجِیْ بَعْدَ الْمَوْتِ نِعْمَ الْجَزَاءُ یَوْمَ الدِّیْنِ

مؤلف (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) کہتا ہے اس حدیث سے ثابت ہوا کہ علم دین آخرت میں سبب نجات اور سبب خلاصی یوم قیامت ہے۔

﴿ فائدہ ﴾

دیباچہ درمختار اور خیرات الحسان میں ہے امام اسماعیل بن ابی رجا (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) نے کہا کہ میں نے امام محمد (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) کو خواب میں دیکھا سوان سے کہا کہ خدا نے تمہارے ساتھ کیا کیا۔ انہوں نے کہا کہ مجھ کو بخش دیا پھر حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر میں تیرے عذاب کرنے کا ارادہ کرتا تو یہ علم تجھ کو نہ دیتا۔ پھر میں نے کہا امام ابو یوسف (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) کہاں ہیں کہا ہیں کہا کہ ہم سے اور درجے اوپر ہیں۔ میں نے کہا امام اعظم ابو حنیفہ کوفی (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) کہاں ہیں۔ کہا دور ہیں۔ یعنی وہ علیین کے اوپر ہیں۔ علیین جنت میں بالاتر مقام ہے جو انبیاء کرام وشہداء عظام کا مسکن ہے۔

نجات پانا ایک شخص کا سبب پانچ درود شریف کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بھیجا کرتا تھا۔ درود شریف کی کثرت مداومت باعث نجات عذاب آخرت ہے۔

رُوِیَ عَنْ اَبِیْ عَبْدِاللّٰہِ الْمُطَوَّعِیِّ یَقُوْلُ رُئِیَ الشَّافِعِیُّ رَحْمَتُہ اللّٰہِ تَعَالٰی فِی الْمَنَامِ فَقِیْلَ لَہٗ مَافَعَلَ اللّٰہُ فَالَ غُفِرَلِیْ قِیْلَ بِمَاذَا بِخَمْسِ صَلٰوۃٍ اُصَلِّیْ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَاھِیَ

ابو عبداللہ مطوعی (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) سے روایت ہے کہ امام شافعی (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) کو کسی نے خواب میں دیکھا پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کیساتھ کیا کیا فرمایا مجھے بخش دیا۔ پوچھا کس سبب سے کہا بسبب پانچ درود شریف کے جن کو میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بھیجا کرتا تھا پوچھا وہ کیا ہیں فرمایا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَ دِمَنْ صَلّٰی عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَ دِمَنْ لَمْ یُصَلِّ عَلَیْہِ

وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى اَنْ يُصَلّٰى عَلَيْهِ وَصَلِّ وَعَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا مرتنا بِالصَّلوٰةِ عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَتَرْضٰى اَنْ يُصَلّٰى عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا امرتنا بِالصَّلوٰةِ عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا يَنْبَغِى الصَّلوٰةُ عَلَيْهِ

فَدَلَّ الْحَدِيْثُ اَنَّ تَكْبِيْرًا الصَّلوٰةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْجِى بَعْدَ الْمَوْتِ مِنْ اَحْوَالِ الْاٰخِرَةِ فِى الْبَرْزَخِ

اس سے معلوم ہوا کہ کثرت و مداومت دورد شریف کی عجب نعمت ہے کہ بعد موت کے موجب مغفرت کی اور برزخ میں باعث نجات کی عذاب آخرت سے ہوتی ہے۔

﴿ فائدہ ﴾

نقل کی ابن ابی الدنیا(رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) نے محمد بن نصر حارثی (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْه) سے کہ کہتے تھے مسلمہ بن عبدالملک نے سلطان عمر بن عبدالعزیز(رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْه) کو انتقال کے بعد دیکھا کہا اے امیر المومنین کاش میں جان لیتا کہ تم بعد موت کے کس حال کے طرف گئے کہا اے مسلمہ یہ حالت ہے میرے فارغ ہونے کا واللہ ابھی تک میں نے راحت نہیں پائی ہے۔ میں نے کہا تم کہا ہو۔ کہا میں ائمہ ہدی کے ساتھ ہوں جنات عدن میں۔

حکایت

فرقہ اہل سنت راہ نجات پر ہے۔

نقل کی ابن عساکر نے فقیہ اسماعیل بن ابراہیم رحمتہ اللہ علیہ سے کہتے تھے میں نے امام حافظ ابوعبداللہ حاکم رحمتہ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا پوچھا تمہارے نزدیک کونسا فرقہ راہ نجات پر ہے کہا فرقہ اہل سنت۔ مراد اہل

سنت سے حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی ہیں۔

حکایت

نصرانی ہو کر مرنا ایک شخص کا جس نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو بُرا کہا تھا۔

ابن ابی الدنیا نے امام ابوبکر صیرفی (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی مر گیا وہ حضرت ابوبکر و عمر (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُم) کو برا کہا کرتا اس کو ایک بزرگ نے خواب میں دیکھا کہ وہ ننگا ہے اس کے سر پر ایک سیاہ لتہ اور اس کی شرمگاہ پر ایک لتہ ہے۔ بزرگ نے پوچھا اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا۔ کہا مجھ کو بکر ابن قیس اور عون ابن عمر دونوں نصرانی کے ساتھ کر دیا جو میں ان ہر دو کے ہمراہ عذاب پاتا ہوں

حکایت

مرتبہ پانا کمیت شاعر کا نزدیک اللہ تعالیٰ کے سبب آل رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں اشعار کہنے کے

ابن عساکر (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) نے لکھا ہے کہ امام ثور شامی (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْه) کہتے ہیں میں نے کمیت شاعر کو خواب میں دیکھا۔ پوچھا اللہ نے تمہارے ساتھ کیا کیا۔ کہا مجھے بخش دیا اور میرے لئے ایک کرسی نصب کی اس پر مجھے بٹھلایا ارشاد ہوا اے کمیت تو آل پاک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تعریف میں اشعار لکھے جس کے باعث میں نے تجھ کو بخشا۔ ان اشعار سے جو کوئی ایک بیت پڑھے گا تجھے ایک رتبہ دوں گا اور تیرے درجے بلند کروں گا روز قیامت تک۔ یہ تو ان کا ذکر تھا جنھوں نے اموات کو خواب میں دیکھا اور ان سے ان کا حال

دریافت کیا۔ ایسا ہی حضرت رسول خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) وصحابہ وتابعین وتبع تابعین نے اللہ عزوجل کو خواب میں دیکھا اور اس سے کلام کیا۔ اس کے ارشاد فیض بنیاد کو لوگوں سے بیان فرمایا ہے۔ یونہی صحابہ وتابعین وتبع تابعین واولیاء سابقین ولاحقین نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور ان سے مسائل دریافت کیا اور احادیث شریفہ کی تحقیق کی۔ یونہی صحابہ وتابعین وتبع تابعین واولیاء کرام کو خواب میں دیکھنا بروایت تواتر ثابت ہے۔ یونہی حضرت محبوب سبحانی سلطان الاولیا سید عبدالقادر حسنی الحسینی الجیلانی رضی اللہ عنہ کو ہزارہا اولیاء علماء نے خواب میں دیکھا اور ان سے فیضیاب ہوئے۔

☆....☆....☆....☆

باب ۷۳

بَابُ فِی بَعۡضِ الۡاَخۡبَارِ مِنۡ رُؤۡیَا النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ

آنحضرت ﷺ کے بعض خوابوں میں جو دیکھے تھے

جنت میں غیرت اجنبی لوگوں سے بھی ہوتی ہے

اَخۡرَجَ جَابِرٌ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ) قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ رَاَیۡتُنِیۡ دَخَلۡتُ الۡجَنَّۃَ فَاِذَا بِالرَّمِیۡضَاءِ اِمۡرَاَۃُ اَبِیۡ طَلۡحَۃَ سَمِعۡتُ حَشۡقَۃً فَقُلۡتُ مَنۡ هٰذَا فَقَالُوۡا هٰذَا بِلَالٌ وَرَاَیۡتُ قَصۡرَ اِبۡنِ وَنَهۡرُ جَارِیَۃٍ فَقُلۡتُ لِمَنۡ هٰذَا قَالُوۡا الۡعُمَرَ اِبۡنِ الۡخَطَّابِ فَاَرَدۡتُ اَنۡ اَدۡخُلَہٗ فَاَنۡظُرُ اِلَیۡہِ فَذَکَرۡتُ غِیۡرَتَکَ فَوَلَّیۡتُ مُدۡبِرًا فَبَکٰی عُمَرُ قَالَ اَعَلَیۡکَ اَغَارُ یَارَسُوۡلَ اللّٰہِ

جابر (رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ) سے (البصیر بشرح جامع الصغیر) میں روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میں نے خواب میں دیکھا کہ جنت میں ہوں وہاں رمیصہ عورت ابی طلحہ رضی اللہ عنہ کی ہے۔ سنا میں نے آواز چلنے کا یعنی کوئی چلتا ہے۔ میں نے پوچھا یہاں کون ہے۔ کہا مجھ کو یہ تمہارا بلال (رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ) ہے جو جنت میں چلتا ہے اور میں نے ایک عمدہ قصر جنت دیکھا جو اس میں ایک نہر جاری ہے۔ کہا میں یہ کس کا جنت ہے کہا عمر ابن الخطاب (رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ) کا۔ خیال کیا میں کہ اس کے اندر جا کر سیر کروں۔ پس مجھ کو غیرت آئی وہاں سے پھر گیا میں۔ یہ سن کے عمر ابن الخطاب (رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ) روئے اور کہا کیا آپ سے غیرت ہے اے رسول خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)۔

قَالَؒ دَلَّ الۡحَدِیۡثُ عَلٰی اَنَّ الۡغِیۡرَۃَ عَلَی الۡمَحَارِمِ یَکُوۡنُ فِی الۡجَنَّۃِ اَیۡضًا فَلَا یَطَّلِعُ

اَحَدٌ حَرَمُ الْاٰخَرِ وَاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی اَعَدَّ لِلصَّالِحِیْنَ قُصُوْرًا وَحُوْرًا اَلْیَوْمَ فِیْهَا

مؤلف کہتا ہے کہ حدیث سے ثابت ہوا کہ غیرت اجنبی لوگوں سے جنت میں بھی ہوتی ہے اور بغیر اطلاع مالک جنت کے دوسرا اس جنت میں نہیں جاسکتا۔ اللہ تعالیٰ صالحین کے واسطے جنت تیار رکھا ہے جو اس وقت حور وغلمان وہاں موجود ہیں

اَخْرَجَ ابْنُ عُمَرؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَاَیْتُ عِیْسٰی وَمُوْسٰی وَاِبْرَاهِیْمَ فَاَمَّا عِیْسٰی فَاَحْمَرُ عَرِیْضُ الصَّدْرِ وَاَمَّا مُوْسٰی فَاٰدَمُ جَسِیْمٌ بَسِیْطٌ کَاَنَّهٗ مِنْ رِجَالِ الزُّطِّ وَ اِبْرَاهِیْمُ حَسَنُ الْوَجْهِ

ابن عمر سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے دیکھا میں نے عیسیٰ (عَلَیْهِ السَّلَام) اور موسیٰ (عَلَیْهِ السَّلَام) اور ابراہیم (عَلَیْهِ السَّلَام) کو عیسیٰ (عَلَیْهِ السَّلَام) سرخ رنگ ہیں سر پر بال ہیں اور سینہ کشادہ ہے موسیٰ علیہ السلام گھنوالا رنگ والے خوبصورت تھے مانند قوم زط کے اور ابراہیم (عَلَیْهِ السَّلَام) خوبصورت تھے۔

قَالَ رحمته الله علیه اَمَّا الْمُرَادُ بِالرُّؤْیَةِ فِیْ لَیْلَةِ الْمِعْرَاجِ اَوْفِی النَّوْمِ فَدَلَّ الْحَدِیْثُ عَلٰی اَنَّ الْاَرْوَاحَ لَهُمْ اَجْسَامٌ مَرْئِیَّةٌ فَیَشْتَبِهُ بِاَجْسَامِ الْاَحْیَاءِ وَاِلَّا لَمَا شَبَّهَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْاَرْوَاحَ بِالْاَحْیَاءِ اَوْلَهُمْ اَجْسَامُهُمُ الَّتِیْ کَانَتْ فِی الدُّنْیَا

مؤلف رحمتہ اللہ علیہ کہتا ہے رسول خدا (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے اس طور سے ان کو معراج میں دیکھا یا خواب میں ملاحظہ فرمایا یا یہ کہ اللہ نے ان کو زندہ کر کے اصلی صورت سے معائنہ کرادیا۔

آنحضرت صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم کا ایک عجیب خواب ملاحظہ فرمایا جوامرات عالم برزخ میں مجسم عذاب پانے پر مبنی ہے

اَخْرَجَ سَمُرَةُ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هَلْ رَاٰی اَحَدٌ مِنْکُمْ رُؤْیَا قُلْنَا قَالَ لَکِنِّیْ رَاَیْتُ اللَّیْلَةَ رَجُلَیْنِ اَتَیَانِیْ فَاَخَذَ اَبِیَدَیَّ فَاَجَرَجَانِیْ اِلٰی اَرْضٍ مُقَدَّسَةٍ فَاِذَا رَجُلٌ جَالِسٌ وَرَجُلٌ قَائِمٌ بِیَدَیْهِ کُلُوْبٌ مِنْ حَدِیْدٍ یَدْخُلُ فِیْ شِدْقِهٖ حَتّٰی یَبْلُغَ قِفَاهُ ثُمَّ یَفْعَلُ بِشِدْقِهِ الْاٰخِرِ مِثْلَ ذٰلِکَ وَیَلْتَئِمُ شِدْقُهٗ هٰذَا فَیَعُوْدُ فَیَصْنَعُ مِثْلَ فَقُلْتُ مَا هٰذَا قَالَا اِنْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰی اَتَیْنَا عَلٰی رَجُلٍ مُضْطَجِعٍ عَلٰی قِفَاهُ وَرَجُلٌ قَائِمٌ عَلٰی رَاْسِهٖ بِقَهْرٍ اَوْبِصَخْرَةٍ فَیَشْدَخُ بِهٖ رَاْسِهٖ فَاِذَا ضَرَبَهٗ تَدَهْدَهُ الْحَجَرُ فَانْطَلَقَ اِلَیْهِ لِیَاْخُذَهٗ فَلَا یَرْجِعُ اِلٰی حَتّٰی یَلْتَئِمُ رَاْسَهٗ وَعَادَ کَمَا هُوَ فَعَادَ اِلَیْهِ فَضَرَبَهٗ فَقُلْتُ مَا هٰذَا قَالَا اِنْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰی اَتَیْنَا اِلٰی نَقْبٍ مِثْلَ التَّنُّوْرِ اَعْلَاهُ ضَیِّقٌ وَاَسْفَلَهٗ وَاسِعٌ یَتَوَقَّدُ نَحْلَتَهٗ فَاَرَا فَاِذَا اُوْقَدَارْتَفَعُوْا حَتّٰی کَادُوْا یَحْرُجُوْنَ مِنْهَا فَاِذَا اُخْمِدَتْ رَجَعُوْا فِیْهَا وَفِیْهَا رِجَالٌ وَنِسَاءٌ عُرَاةٌ فَقُلْتُ مَا هَذَا قَالَا اِنْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰی اَتَیْنَا نَهْرًا مِنْ دَمٍ فِیْهِ رِجَالٌ وَسَطُ النَّهْرِ وَعَلٰی شَطِّ النَّهْرِ رَجُلٌ قَائِمٌ بَیْنَ یَدَیْهِ حِجَارَةٌ فَاَقْبَلَ الرَّجُلُ رَجُلًا مِنَ الَّذِیْنَ فِی النَّهْرِ فَاِذَا اَرَادَ اَ یَخْرُجَ رَمَی الرَّجُلُ فِیْ فِیْهِ فَرَدَّهٗ حَیْثُ کَانَ فَجَعَلَ کُلَّمَا جَاءَ لِیَخْرُجَ رَمٰی فِیْ فِیْهِ بِحَجَرٍ فَیَرْجِعُ کَمَا کَانَ فَقُلْتُ مَا هٰذَا قَالَا اِنْطَلِقْ

مروی ہے سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے (ابن ابی الدنیا) میں کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آیا اس رات کو کوئی خواب دیکھا ہے۔ کہا ہم نے نہیں۔ فرمایا میں نے اس رات کو خواب میں دیکھا کہ وہ

شخص میرا ہاتھ پکڑ کے بیت المقدس کو لے گئے وہاں ایک شخص بیٹھا تھا اور ایک شخص جو کھڑا تھا اس کے ہاتھ میں لوہے کا سندان تھا جو مارتا تھا بیٹھے ہوئے شخص کے سر پر پس پھوڑتا تھا اس کے سر کو گدی تک پھر سر درست ہو جاتا تھا پھر وہ مارتا تھا۔ میں نے کہا یہ کون ہے ان ہر دو نے کہا آگے بڑھیے پھر آگے چلے ایک شخص کو دیکھا کہ اوندھا عذاب کیے جاتا ہے وہاں ایک شخص کھڑا مارتا ہے اس طوْر سے کہ وہ پتھر ریزہ ریزہ ہو جاتا ہے اس کا سر چور ہو جاتا اور فوراً درست ہو جاتا ہے۔ پھر وہ شخص اس کو مارتا ہے کہا میں یہ کون ہے ۔ان ہر دو نے کہا آگے چلئے یہاں تک کہ آیا میں غار پر جو مانند تنور کے آگے اس سے بڑھکتی تھی وہاں چند لوگ برہنہ تھے مرد اور عورت سے کہ اس آگے کو خود جا کر اپنے جسموں پر بھڑکاتے جب آگ سرد ہوتی پھر اس کو سلگاتے۔ کہا میں یہ کون ہیں۔ کہا ان دونوں نے آگے چلئے پس آگے بڑھے ہم تو دیکھا میں کہ ایک خون کی نہر جاری ہے اس کے بیچ میں چند لوگ عذاب دیئے جاتے ہیں اس طور سے کہ اس کے کنارے ایک شخص ہاتھ میں پتھر لیکر کھڑا ہے ہر شخص کو پتھر سے مار کے ان کے سروں کو پھوڑتا ہے جب کوئی ان میں سے بھاگنے کا قصد کرتا ہے پھر وہ پتھر سے مارتا ہے ان کے اعضاء شکستہ فوراً درست ہو جاتے ہیں پھر وہ عذاب پاتے ہیں اور مقام عذاب پر لائے جاتے ہیں کہا میں یہ کون ہیں ان دونوں نے کہا آگے چلئے

تفصیل اُن مقامات کی یا اُن گناہ گاروں کی جن کو آنحضرت صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے خواب میں ملاحظہ فرمایا تھا۔

فَانطَلَقْنَا اِلٰی رَوْضَتِه خَضْرَاء فِيْهَا شَجَرَةٌ عَظِيْمَتُه‘ وَفِیْ اَصْلِهَا شَيْخٌ وَصِبْيَانُ فَاِذَا رَجُلٌ قَرِيْبٌ مِنَ الشَّجَرَةِ بَيْنِ يَدَيْهِ نَارٌ يُوْقَدُ بِهَا فَصَعَدَا فِیْ عَلَى الشَّجَرَةِ فَاِذَا اَدْخَلَافِیْ دَارَا وَسَطَ الشَّجَرَةِ لَمْ اَرَقَطُّ اَحْسَنَ وَاَفْضَلُ مِنْهَا فِيْهَا شُيُوْخٌ وَشَبَابٌ فَقُلْتُ لَهُمَا قَدْطَوْ

فَتَهُمَا نِیُ اللَّيْلَتَهُ فَاَخْبَرَ اِنِیْ عَمَّا رَاَيْتُ فَالاَ نَعَمْ اَمَّا الرَّجُلُ الَّذِیْ رَاَتَه‘ يَشُقُّ شِدْقَه‘ فَكَذَّابٌ يَحْدُثُ بِالْكِذَابِ فَتَحَمَّلَ عَنْه‘ حَتّٰى تَبْلُغُ الْاَفَاقَ فَيَصْنَعُ بِهٖ مَاتَرٰى اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَتِه وَالَّذِیْ رَاَتَه‘ يَشْدُخُ رَاسَه‘ فَرَجُلٌ عَلَّمَهُ تَعَالٰى الْقُرآنَ فَنَامَ عَنْهُ بِاللَّيْلِ وَلَمْ يَعْمَلُ بِهٖ فِی النَّهَارِ يَفْعَلُ بِهٖ مَارَاَ ايته‘ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَتِه وَالَّذِيْنَ رَاَيْتَهُمْ فِیْ اَنْقِبِهِمْ اَلزِّنَاةُ وَالَّذِيْنَ رَاَسْتُهُمْ فِی النَّهْرِ اَكِلُو الرِّبٰوا وَالشَّيْخُ الَّذِیْ رَاَتُه‘ فِیْ اَصْلِ الشَّجَرَةِ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامَ وَالصِّبْيَانُ حَوْلَه‘ فَاَوْلاَدُالنَّاسِ وَالَّذِیْ يُوْقَدُ النَّارَ مَالِكُ خَازِنِ النَّارِ وَالدَّارُ الْاُوْلٰى الَّتِیْ دَخَلْتَ دَارَ عَامَةِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَمَّا هٰذِهِ الدَّارُ فَدَارُ الشُّهْدَاءِ وَاَنَا جِبْرَئِيْلُ وَهٰذَا مِيْكَائِيْلُ فَارْفَعَ رَاسَکَ فَرَفَعْتُ رَاْسِیْ فَاِد اَفَوْقِی مِثْلَ السَّحَابِ وَيَرُوْبِیْ مِثْلَ الصَّبَايَتِه الْبَيْضَاءِ قَالاَ ذٰلِکَ مَنْزِلَکَ فَقُلْتُ دَعَانِیْ اُدْخُلُ قَالاَ اِنَّه‘ بَقِیَ لَکَ عُمُرٌ لَمْ تَسْتَكْمَلَه‘ فَلَمَّا اِسْتَكْمَلَه‘ اَتَيْتَ مَنْزِلَکَ

پس گئے ہم ایک عمدہ باغ میں اس میں ایک بڑا درخت ہے اس کے جڑ میں ایک پیر بزرگ اور چند لڑکے ہیں اس درخت کے قریب ایک شخص ہے جو اس کے ہاتھ میں انگار پھڑکتی ہوئی ہے ان ہر دو نے مجھ کو درخت پر چڑھایا میں نے دیکھا کہ درمیان درخت کے ایک عمدہ گھر ہے اس خوبی کا گھر کسی نے نہ دیکھا۔ ان میں بوڑھے اور لڑکے ہیں میں نے ان ہر دو سے کہا تم نے آج کی رات مجھ کو بہت پھرایا ان چیزوں کی خبر دو جو میں نے دیکھا ہے۔ ہر دو نے کہا اچھا جس شخص کو آپ نے دیکھا کہ سر کو لوہے کے سندان سے مارتا ہے وہ کذاب ہے جو جھوٹی باتیں لوگوں میں پھیلاتا تھا اس کو قیامت تک ایسا ہی عذاب ہوتا رہے گا۔ جو شخص اپنے سر کو خود پھوڑتا ہے وہ وہ ہے کہ خدا عزّ وجل نے اس کو علم سے ممتاز کیا تھا مگر اس نے اس پر عمل نہ کیا، اس کو قیامت تک ایسا ہی عذاب ہے۔ جو لوگ غار میں مبتلائے عذاب ہیں زنا کرنے والے ہیں

اور جولوگ نہر میں مبتلائے عذاب سودخوار لینے بیاج کھانے والے ہیں اور جو پیر بزرگ جھاڑ کی جڑ میں تھے
وہ ابراہیم علیہ السلام اور ان کے دوسرے دن کے لڑکے ہیں جس شخص کے ہاتھ انگار بھڑکتی تھی وہ دوزخ کا
مالک اور سردار دوزخ کا ہے اور پہلا گھر جو آپ نے دیکھا عام مومنین کا مقام ہے اور یہ گھر دارالشہداء ہے
اور میں جبرائیل علیہ السلام اور یہ میکائیل علیہ السلام ہیں۔ ہر دو نے کہا آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
سر اٹھایئے میں نے سر کو اٹھایا تو دیکھا کہ سفید ابر کے مانند ایک عمدہ گھر ہے انہوں نے کہا یہ تمہارا مقام ہے
میں نے کہا مجھ کو وہاں لے جاؤ تا کہ دیکھوں انہوں نے کہا ابھی آپ کی عمر شریف باقی ہے بعد انتقال یہ مقام
آپ کا ہے۔

قول جہال منکر قیامت، تمام کے پاس کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے

قَالَ رضی اللہ عنہ فِی الْحَدِیْثُ فَوَائِدُ مِنْھَا اَنَّ الْکِذْبَ یُعَذِّبُ فِی الْبَرْزَخِ بِالْکُلُوبِ کَمَا عَرَفْتَ وَمِنْھَا اَنَّ مِنْ حَفِظَ الْقُرْ آنَ وَعَلِمَ مَعَانِیْہِ فَلَمْ یَقْرَاءَ بِلاَ رِیَاءٍ وَلاَ سَمِعْتَہ وَلَمْ یَعْنَابِہِ اللّٰہِ تَعَالٰی یُعَذِّبُ فِی الْبُرْزَخِ بِدَقِّ الرَّاْسِ وَکَسْرِہٖ بِالْحَجَرِ مِنْھَا اَنَّ اَزَّانِیَۃَ وَالزَّنِیَۃَ یُعَذِّبَانِ فِی الْبُرْزَخِ بِالنَّارِ کَمَا وَصَفْنَا وَمِنْھَا اَنَّ اٰکِلَ الرِّبٰوا یُعَذِّبُ فِی الْبُرْزَخِ یَجْعَلُ مَااُسْتَرَبٰی وَمَا کَمَا ذَکَرُوْا مِنْھَا اَنَّ اَرْوَاحَ الْمُوْمِنِیْنَ وَصِبْیَاتُھُمْ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ فِی الْبُرْزَخِ وَمِنْھَا اَنَّ الصِّبْیَانَ قَاضِیْھِمْ اِبْرَاھِیْمَ خَلِیْلُ اللّٰہِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَمِنْھَا اَنَّ مَنْزِلَ الشُّھَدَاءِ عَلٰی مِنْ مَنَازِلِ الْعَوَامِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ فِی الْجَنَّۃِ وَالنَّعِیْمِ وَمِنْھَا اَنَّ الْاَرْوَاحَ اَجْسَامًا مَرْیَۃَ وَجُثَّۃً بِحَیْثُ یَتَاَلَّمُ بِالْعَذَابِ وَمِنْھَا اَنَّ الْمُوتٰی یُعَذِّبُوْنَ فِی الْبُرْزَخِ وَبِھٰذَا الْمَعْنٰی قِیْلَ مَنْ مَاتَ فَقَدْ قَامَتِ قِیَامَتَہ، مَعَ اَنَّ الْجَزَاءَ یَوْمُ لِدَّیْنِ اٰتٍ عَلَیْہِ

مؤلف رحمتہ اللہ علیہ کہتا ہے اس حدیث سے چند فوائد ماخوذ ہیں۔ پہلا یہ کہ کذاب یعنی جھوٹا عالم

برزخ میں ہے عذاب پاتا ہے سندان سے اور جس نے علم سیکھا اور عمل نہ کیا وہ بھی برزخ میں عذاب پاتا ہے
ایسا جو سر اس کا پتھر سے ریزہ ریزہ ہوتا ہے اور جو زانی وزانیہ ہیں وہ بھی برزخ میں قبل قیامت عذاب پاتے
ہیں۔ یونہی سود خوار عذاب میں مبتلا ہیں اور مومن بچوں کے روحین برزخ میں داخل جنت ہیں اور مومن
بچوں کے سردار ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام ہیں اور مقام شہداء کا بہت عمدہ ہے خوبی میں مانند خواص مومنین
کے اور مقام عوام مومنین کا کمتر ہے مقام خواص مومنین سے اور روحوں کو اجسام مرئیہ واشکال متعینہ ہیں جو
عذاب پانے سے دردناک ہیں اور فساق وکفار برزخ میں عذاب پاتے ہیں۔ اسی مطلب پر محمول سے قول
ان لوگوں کا جو کہتے ہیں جس نے انتقال کیا گویا اس کی قیامت ہوگئی یعنی وہ بالفعل برزخ میں مبتلائے
عذاب ہے اور بعد پھر قیامت کے دن اس کی سزا و جزا ہووے گی۔

﴿ فائدہ ﴾

بعض جہّال کا یہ قول ہے کہ صوفیہ کرام قیامت کے قائل نہیں وہ کہتے ہیں جس نے یہاں انتقال کیا
وہی اس کی قیامت ہے اس کا مطلب مؤلف نے بیان کیا کہ مراد اس سے یہ ہے کہ وہ بالفعل عالم برزخ
میں مبتلا ہوا نہ یہ کہ قیامت نہ آئے گی۔ بالاتفاق علماء شریعت وطریقت کے پاس قیامت پر ایمان
لانا ضروری ہے منکر قیامت ہے تمام کے پاس کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے

ارواح انبیاء کرام، اولیاء عظام وشہداء فخام کے بوقت استمداد لباس انسانیت میں ظاہر ہونے کی قدرت رکھتے ہیں۔

اور جو مؤلف نے کہا کہ روحوں کو اجسام مرئیہ واشکال متعینہ ہیں یہ مطلب کہ ارواح انبیا واولیا
وشہدا بوقت استمداد دوسرے لباس انسانیت میں ظاہر ہونے کی قدرت رکھتے ہیں اور وہ زندہ ہیں نزدیک

اللہ کے۔ اس کے احکامات متعددہ ذیل میں مندرج ہیں جیسا کہ حاضر ہونا شہداء کا جنازہ عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ میں اور پھر پہنچا دیا اپنے زندہ دوست کا اس کے وطن میں۔

حکایت

حاضر ہونا شہیداء کا رہنے بھائی کے نکاح میں۔

ابن عساکرؒ نے لکھا ہے عمیر بن جہاں سلمیؒ کہتے ہیں کہ بزمانہ بنی امیہ میں اور آٹھ مسلمان میرے ساتھ قید کیے گئے ان کی گردنوں ماری گئیں ایک شخص نے مجھ کو چھڑایا اور اپنے گھر کے طرف لے جا کے اپنی خوبصورت بیٹی کو بلایا اور کہا اگر تو نصرانی ہو تو اس سے تیرا نکاح کردوں گا۔ میں نے انکار کیا بعد اس کے ایام کے جب اس کی لڑکی نے دیکھا کہ میں دین اسلام نہیں چھوڑتا اس نے بطور خفیہ مجھے زادِراہ دے کر چھوڑ دیا اور میں چلا۔ یکایک مجھے سوار نظر آئے دیکھا تو وہ شہدا تھے جو میرے روبرو شہید ہوئے انہوں نے میرا نام لے کے پکارا اور کہا کہ اللہ نے ہم کو زندہ کیا تا کہ عمر بن عبدالعزیز کے نماز جنازہ پر حاضر ہوں۔ ان شہدا میں سے ایک نے میرا ہاتھ پکڑ کر اپنے پیچھے سوار کر لیا اسی وقت میں اپنے جزیرہ کو پہنچ گیا۔

حکایت

رسالہ عیون الحکایات میں ہے ابو علی بربری (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) کہتے ہیں کہ ملک شام میں ایک بزرگ تھے جوان کے تین بھائی شہید ہو گئے تھے ان کی نکاح خوانی میں وہ تین برادر شریک مجلس تھے اور شہیدوں اور بزرگوں کا ماں باپ کی ملاقات کو آنا روایات متعددہ سے ثابت ہے اور حضرت محبوب سبحانی سید عبدالقادر جیلانی (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) کو ہی زندہ شکل مجسم سے بوقت استعانت دیکھنا روایات متعددہ سے ثابت ہے اس کے بات بینا نہیں اور اولیاء کرام کو بھی شکل مجسم سے دیکھے ہیں۔

حکایت

ملاقات کرنا حضرت شاہ عبدالرحیم (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) کا حضرت شیخ سعدی (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) سے

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) رسالئہ انفاس العارفین میں فرماتے ہیں کہ میرے والد حضرت شاہ عبدالرحیم صاحب رحمتہ اللہ علیہ حضرت وسعدی علیہ الرحمہ سے ملاقات کیئے۔ مختصر قصہ یہ ہے۔ روایت کرتے ہیں کہ میں اکبرآباد حضرت محمد زاہد ہروی قدس سرہ کے درس سے لوٹ کے چلا آتا تھا اور شیخ سعدی (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) کے ابیات پڑھتا تھا۔

جزیاد دوست ہر چہ کنی عمر ضائع است
جز سر عشق ہر چہ بخوائی بطالت است
سعدی بشوی لوح دل زنقش غیر حق

چوتھا مصرع مجھ سے جاتا رہا اسکے سبب سے مجھ میں ایک اضطراب پیدا ہوا یکا یک ایک مرد وقیع وملیح میرے داہنے طرف سے نکلا اور کہا عمر علمے کہ رونما ید جہالت است میں نے کہا جزاک اللہ خیر الجزاء آپ کا نام کیا ہے کہا سعدی (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) ہمیں فقیراست اوروہ غائب ہو گیا

حکایت

انگلی ہلانا میت کا ساتھ تسبیح کے

ابن عساکر (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) اور ابو نعیم (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) نے سلمہ (رَضِيَ اللهُ عَنهَا) سے روایت کیا

ہے کہ خالد بن مادان (رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ) سوائے قرآن مجید پڑھنے کے ہر روز چالیس ہزار تسبیح کہتے تھے جب ان کا انتقال ہوا اور غسل کے لیے تخت پر رکھے گے تم اپنی انگلی کو اس طرح ہلانے گے یعنی ساتھ تسبیح کے۔

حکایت

ضحک میت

ابن عساکر نے لکھا ہے جو ابو عبداللہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ) کہتے ہیں کہ میرے باپ جلاء (رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ) انتقال کر گے جب ہم نے ان کو تختۂ غسل پر رکھا ناگاہ وہ ہنس رہے تھے طبیبوں نے ان کی نبض دیکھی تو کہا یہ میت ہے پھر ان کو نہلایا نماز پڑھی اور ان کو دفن کیا۔

حکایت

کلام زید بن خارجہ انصاری (رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ) کا بعد از موت

بیہقی نے دلائل النبوہ میں لکھا ہے کہ زمانہ عثمان (رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ) نے زید بن انصاری (رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ) نے وفات پائی غسل کے وقت حاضرین ان کے منہ سے بہت کلمات سنے پھر ان کی آواز پست ہو گی ناگاہ زبان ہلتی تھی اور وہ میت تھے۔

حکایت

کلام ثابت بن قیس (رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ) بعد از موت

تاریخ بخاری اور ابن عساکر نے عبداللہ انصاری (رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ) سے روایت کیا کے زمانہ عثمان (رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ) میں جب ہم نے ثابت بن قیس (رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ) کو قبر میں اتارہ تو ہم نے سنا وہ یہ کہتے

تھے محمد رسول اللہ ابوبکر صدیق عمر الشھید وعثمان الدین الرحیم ہم نے ان کی طرف نظر کی تو وہ ناگاہ میت تھے

حکایت

کلام سر مبارک حضرت امام حسین (رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ)

تاریخ ابن عساکر میں منہال بن عمر (رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ) روایت ہے جب سر مبارک امام حسین (رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ) دمشق کو لایا وہاں ایک شخص تلاوت قرآن کر رہا تھا اس آیت پر پہنچا اَم حَسِبتَ اَنَّ اَصحٰبَ الکَھفِ وَالاَّقِیمِ کَانُوا مِن اٰیَاتِنَا عَجَبًا تو سر مذکور نے زبان فصیح سے کہا اَعجَبُ مِن اَصحٰبِ الکَھفِ قَتلِی وَحَملِی یعنی میرا شہید ہونا اور میرا اٹھانا اصحاب کہف سے بھی زیادہ عجیب ہے۔

حکایت

قبر سے بات کا جواب دینا

ابن عساکر نے یحییٰ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنہَا) سے روایت کی ہے کہ عمر فاروق (رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ) قبرستان کو آئے اس آیت کو تلاوت کیا وَلِمَن خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتَانِ ایک قبر سے جواب آیا یَا عُمَرُ قَد اَعطَانِیھِمَا رَبِّی فِی الجَنَّةِ مَرَّتَینِ یعنی اے عمر مجھ کو وہ دونوں جنت رب نے دی ہیں۔ قبور سے کلام حسرت سننا اور آواز اوہ آہ کے سننا روایات متعددہ سے ثابت ہے۔

☆....☆....☆....☆

باب ۷۴

بَابُ تَاذِی الْمَیِّتُ بِمَا یَبْلُغہ مِنَ الْاَحْیَاءِ

زندوں کا مُردوں کو بُرا کہنے سے انہیں تکلیف ہوتی ہے

میت کے زندوں کے اقوال وافعال سے وہ چیز پہنچائی جاتی ہے جو اسے ایذا دے۔

اَخْرَجَ الدَّیْلِمِیُّ عَنْ عَائِشَۃَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمَیَّتَ یُوْذِیْہِ فِیْ قَبْرِہٖ مَایُو ذِیْہِ فِیْ بَیْتِہٖ

دیلمی نے بی بی عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میت کو اس کی قبر میں وہ چیز ایذا دیتی ہے جو اس کو اس کے گھر میں ایذا دیتی ہے۔

قَالَ قَالَ الْقُرْطَبِیْ یَجُوْزُ اَنْ یَکُوْنَ الْمَیِّتُ بِحَیْثُ یَبْلُغُہ مِنْ اَفْعَالِ الْاَحْیَاءِ اَوْاَقْوَالِھِمْ مَایُوْذِیْہِ بِلَطِیْفَۃٍ یَحْدُثُھَا اللّٰہُ تَعَالٰی لَھُمْ مِنْ مَّلَکٍ یَبْغُ اَوْ عَلَامَۃَ یَنْکَشِفُ عَلَیْہِ دَلِیْلاً لَہ فَلِذٰلِکَ رِجْزٌ عَنْ سُوْءِ الْقَوْلِ فِی حَقِّ الْاَمْوَاتِ وَیَجُوْزُ اَنْ یَکُوْنَ الْمُرَادُ بِہٖ اَذَاءِ الْمَلِکِ لَہ مِنَ التَّغْلِیْظِ وَ التَّفْرِیْعِ تَمْحَصِصًا لِمَا کَانَ یَاتِیْہِ مِنَ الْمَعَاصِیْ

مؤلف رحمۃ اللہ علیہ کہتا ہے امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں جائز ہے کہ میت کو زندوں کے اقوال وافعال سے وہ چیز پہنچائی جاتی ہو جو کہ اسے ایذا دے بسبب کسی طریقہ کے جس کو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایجاد کرے کوئی فرشتہ سے یا کوئی علامت سے یا کوئی دلیل سے ان کو اطلاع ہوتی ہے اس لئے مردوں کے حق میں برا

کہنے سے منع کیا گیا ہے۔ یہی جائز ہے کہ اس سے مراد فرشتے کی ایذا دینا ہو یعنی اس کو تغلیظ کرتا ہوتا کہ جو اس سے معاصی ہوئے تھے اس کی صفائی اس سختی سے ہو جائے

مردوں کو گالی دینے سے وہ اس پر مطلع ہوتے ہیں

رُوِیَ عَنْ عَائِشَۃَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَسَبُّوْا الْاَمْوَاتَ فَاِنَّھُمْ قَدْ اَفْضُوْا اِلٰی مَاقَدِمُوْا

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت (بخاری شریف میں) ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تم مردوں کو گالیاں مت دو کیونکہ وہ تو پہنچ گئے اس کے طرف جو انہوں نے آگے بھیجا۔

فَدَلَّ الْحَدِیْثُ عَلٰی اَنَّہ لَا یَنْبَغِیْ اَنْ یُسَّبَ الْمَیِّتَ فَاِنَّہ یَبْلُغُہ فَیُنَادِیْ بِہٖ فَاِنْ کَانَ یَفْرَحُ فَیَسْحَیْ وَاِنْ کَانَ کِذْبًا یَفْزَحُ فَبَلَفُنَ اِلَیْنَا

یہ حدیث اس پر دلالت کرتی ہے کہ تم مردوں کو گالی نہ دو وہ اس پر مطلع ہوتے ہیں اگر وہ درحقیقت صحیح ہے شرمندہ ہوتے ہیں ورنہ وہ ہمارے طرف رجوع کرتی ہیں۔

فَافَادَ الْحَدِیْثُ اَنَّ الْمَوْتٰی یُشْعِرُوْنَ بِمَا یَقُوْلُہُ الْاَحْیَاءُ فَیَفْرَ جُوْنَ بِمَا یَفْرَحُ بِہٖ الْاَحْیَاء وَ یَغْتَمُّوْنَ بِمَا یَغْتَمُّ بِہِ الْاَحْیَاءُ فَاِذَا کَانَ الْمَیِّتَ یَنْتَبِہُ بَاَحْوَالَ الْاَحْیَاءِ لَا یَبْعُدُ مِنْہُ الْاِسْتِعَانَتُہ اِلَّا اَنَّھَا مُعَلَّقَتُہ بِالْمَشِیَّۃِ فَاِنْ کَانَ مَاذُوْنًا یَشْفَعُ لِلَّدَاعِیْ فِی الْبَرْزَخِ وَاِلَّا فَیَحْزُنُ بِمُسَائَۃِ مِنْ یُسَاءُ فِیْہِ فِیْ حَیَواتِہٖ

فائدہ دیا حدیث نے اس پر کہ مردوں کو زندوں کے اقوال کی جو ان کے طرف نسبت کرتے ہیں اطلاع ہوتی ہے اگر وہ اچھی باتیں تھیں تو مردے خوش ہوتے ہیں ورنہ غمگین ہوتے ہیں جب مردوں کو زندوں کے اقوال سے موافق حدیث اطلاع ہوتی ہے تو زندوں کو جائز ہے کہ مردوں سے استعانت طلب کرے اس پر مطلع

ہوتے ہیں اور دعا کرتے ہیں اگر وہ مقبول الٰہی ہیں حکم الٰہی سے عالم برزخ میں ہے اس کے لیے دعا کرتے ہیں دعا ان کی مقبول ہوتی ہے اگر وہ مقبول الٰہی نہ تھا تو اپنی بدحالت پر غمگینی کرتا ہے۔

مردوں کی بُرائی کرنے سے میت اُس پر لعنت کرتی ہے

اَخْرَجَ النِّسائِیُ عَنْ صَفِیَّتِہ بِنْتِ شَیْبَۃَ قَالَتْ ذُکِرَ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ هَالِکُ سُوْءٍ فَقَالَ لَا تَذْکُرُوْا هُلْکَاکُمْ اِلَّا بِخَیْرٍ

نسائی نے صفیہ بنت شیبہؓ سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک ایک شخص متوفی کا ذکر برائی سے کیا گیا۔ فرمایا تم اپنے مردوں کا ذکر کرو مگر ساتھ نیکی کے۔

قَالَؒ دَلَّ الْحَدِیْثُ عَلٰی اَنَّہٗ لَا یَذْکُرُ الْمَوْتٰی بِسُوْءٍ وَمَنْ ذَکَرَهُمْ بِسُوْءٍ یَمْنَعُ رُوِیَ فِی الْاَخْبَارِ مِنْ ذَکَرَ الْمَیِّتَ بِسُوْءٍ یَلْعَنُہُ الْمَیِّتُ وَیَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اَهْتِکْ سَتْرَہٗ کَمَا اَهْتَکَ مَتْرِیْ فِیْ نَادِی الْاَرْوَاحِ فَیَفْضَحُہُ اللّٰہُ تَعَالٰی فِی الدُّنْیَا مولف (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) کہتا ہے اس حدیث سے ثابت ہوا کہ مردوں کی برائی نہ کریں اور جو برائی کرے اس کو منع کرے۔ حدیثوں میں مروی ہے کہ مردے کی برائی کرنے سے میت اس پر لعنت کرتی ہے اور کہتی ہے اے خدا اس کی بے حرمتی علانیہ کر جیسا کہ اس نے ہماری بے حرمتی کی۔ پس اللہ تعالیٰ اس کو دنیا میں تین فضیحت کرتا ہے۔

اَخْرَجَ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ اَبِی الدُّنْیَا قَالُوْا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُذْکُرُوْا مَحَاسِنَ مَوْتَاکُمْ وَکُفُّوْا عَنْ هُنَادِیْهِمْ فَاِنَّهُمْ شُهَدَاءُ اللّٰہِ تَعَالٰی فِی الْاَرْضِ

نقل کی ابوداؤد و ترمذی و ابن ابی الدنیا نے (ابن عمر (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے) کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تم اپنے مردوں کے خوبیاں بیان کرو اور ان کے برائیوں سے باز رہو اس لئے کہ تم گواہی دینے والے ہو زمین میں۔

قَالَ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) اَفَادَ الْحَدِیْثُ اَنَّہٗ شَهِدْتُمْ بِالصِّدْقِ یُؤْذِیْ بِہٖ مَوْتَاکُمْ فِی الْقُبُوْرِ وَاِنْ شَهِدْتُمْ زُوْرًا یَفْزَعُ بِہٖ مَوْتَاکُمْ وَیُکْتَبُ عَلَیْکُمْ وِزْرُ شَهَادَۃِ الزُّوْرِ فَلَا یَنْبَغِیْ اَنْ یَذْکُرَ الْمَیِّتُ اِلَّا بِخَیْرٍ

مولف (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) کہتا ہے کہ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ مردوں کے برائیاں کہنا گو کہ فی الواقع ہوں اس سے مردے آزردہ ہوتے ہیں اور اگر ان پر تہمت ہے تو اس کا گناہ لکھا جاتا ہے اس لئے مردوں کے حالات سوائے نیکی کے مت کرو۔

﴿ فائدہ ﴾

آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی اور اُن کے ساتھ جو چیزیں منسوب ہیں جیسے آثار شریف وغیرہ ان کی اہانت وتوہین کرنے والا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے

ان حدیثوں سے ثابت ہوا کہ مردوں کے افعال ذمیمہ بیان کرنا منع ہے۔ اگر ان کے عقائد فاسدہ خلاف اہل سنت و جماعت کی تردید کرے ہرگز منع نہیں بلکہ ان کی تردید اہل سنت پر واجب ہے۔ جیسا کہ مقاصد حسنہ و تمہید ابو شکور سلمی و شرح فقہ اکبر وغیرہ میں ہے اور یہ بھی واضح ہوگیا کہ جب عام مردوں کے لیے ذکر خیر کرنے کا ارشاد ہے تو خواص الخواص جیسے انبیاء کرام و اولیاء عظام کی اہانت کب درست ہوگی۔ شفا قاضی عیاض وغیرہ میں ہے کہ رسول خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی اہانت کرنا صراحۃً یا کنایۃً کفر ہے حتی کہ جو چیزیں آپ کے طرف منسوب اور مشہور ہیں ان کی توہین واہانت بالاتفاق کفر ہے۔ فقہائے کرام نے فرمایا جس نے رسول خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کے آثار شریف مشہور کی اہانت اور توہین کیا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے جیسا کہ مولوی عبداللہ صاحب حنفی

قادری (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) نے رسالہ اثبات الاستمداد والسماع مطبوع لکھنو کے آخر کتاب صفحہ ۱۳۶ میں فرمایا كَمَا فِیْ فَتَاوی الْبَزَازِيَّةِ مَنْ صَغَّرَ شَعْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْتِخْفَافًا وَاِهَانَةً فَكَفَرَ لَا خِلَافَ فِيْهِ فتاوی بزازیہ کے باب المرتدین میں ہے جس نے رسول خدا (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَالِهِ وَسَلَّمَ) کے موئے شریف کی کسی طور سے اہانت کیا یا اس کو سبک جانا بالاتفاق کافر ہے۔ یعنی موئے شریف کی اہانت حضرت رسول خدا (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَالِهِ وَسَلَّمَ) کی اہانت ہے۔ تشریح اس کی یوں ہے کہ اور منسک متوسط اور شرح منسک وغیرہ میں ہے کہ جتنے آثار رسول خدا (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَالِهِ وَسَلَّمَ) کے طرف منسوب اور مشہور ہیں ان کی تعظیم اہل اسلام پر فرض العین اور زیارت مستحب شرعی ہے۔ اسی پر فتوی ہے علماء حنفیہ وشافعیہ و مالکیہ، حنبلیہ کا بالاتفاق یعنی ان آثار شریفہ کا مشہور ہونا وجوب تعظیم کے لیے کافی ووافی ہے۔ معاذ اللہ اگر کوئی بے ادبی سے ایسا کہے کہ جب تک آنحضرت (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَالِهِ وَسَلَّمَ) کے آثار کو ہم پہلے جلا کر نہ آزمالیں وہ لائق تعظیم نہیں۔ ایسا کہنے سے آثار شریف کی بے حرمتی لازم آتی ہے۔ فتاوی بزازیہ سے معلوم ہوا کہ ایسا کہنے والا کافر اور خارج دائرہ اسلام ہے۔ اس لئے کہ رسول خدا (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَالِهِ وَسَلَّمَ) کے آثار شریف کی بے حرمتی خود آپ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَالِهِ وَسَلَّمَ) کی بے حرمتی ہے جس نے آپ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَالِهِ وَسَلَّمَ) کی بے حرمتی کیا وہ آپ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَالِهِ وَسَلَّمَ) کو ایذا دیا جو موجب کفر ہے فرمایا اللہ تعالی قرآن شریف میں اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا جس نے اللہ اور رسول کو ایذا دیا خود اللہ اس پر لعنت کرتا ہے دنیا اور آخرت میں اور تیار رکھا اس کے لیے عذاب دردناک۔ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنَا بِهٖ اے اللہ محفوظ رکھ ہم کو اس سے۔

☆....☆....☆....☆

باب ۷۵

بَابُ تَاذِی الْمَيِّتِ بِسَائِرِ وُجُوْهِ الْاِيْذَاءِ

اس بیان میں کہ جتنی طرح کی ایذا ہے اس سبب سے میت ایذا پاتا ہے یعنی قبر کو روندنا اور اس پر عمارت باندھنا یا فقط قبر کو روندنا یا پاخانہ پھرنا یا پیشاب کرنا منع اور حرام ہے اس سے میت کو ایذا ہوتی ہے

مسلمانوں کی قبروں پر چلنا اور پیشاب یا پخانہ کرنے سے انگارے یا تلوار کی دھار پر چلنا بلکہ وہ پاؤں کو کاٹ دینا بہتر ہے

اَخْرَجَ اِبْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الصَّحَابِیِّ قَالَ لَاَنْ اَطَأَ عَلٰی جَمْرَةٍ اَوْ عَلٰی حَدِّ سَيْفٍ حَتّٰی يَضَعَ رِجْلِیْ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اَمْشِیَ عَلٰی قَبْرِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ وَمَا اُبَالِیْ فِی الْقُبُوْرِ قَضَيْتُ حَاجَتِیْ اَمْ فِی السُّوْقِ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِ وَالنَّاسُ يَنْظُرُوْنَ

نقل کی ابن ابی شیبہ (اور ابن ماجہ) نے عقبہ بن عامر صحابی رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا البتہ یہ کہ چلوں میں انگارے پر یا تلوار کی دھار پر یہاں تک کہ وہ میرے پاؤں کو کاٹ دے دوست تر ہے مجھ کو اس سے کہ میں کسی مسلمان کی قبر پر چلوں اور میں پروا نہیں کرتا کہ قبروں میں قضائے حاجت کروں یا بیچ بازار میں اور لوگ دیکھتے ہوں۔

قبروں کوروند کراس پر عمارت بنانا جائز نہیں

قال (رحمۃ اللہ علیہ) دَلَّ الْحَدِیْثُ عَلٰی اَنَّہٗ لَا یَنْبَغِیْ اَنْ یَمْشِیْ فِی الْمَقَابِرِ وَیَطُوْءُ الْقُبُوْرَ اَنَّ مَنْ قَضٰی حَاجَتَہٗ فِی الْقُبُوْرِ فَکَاَنَّمَا قَضٰی بَیْنَ ظَهْرِ انِی النَّاسِ فِی السُّوْقِ فَیَلْعَنُ عَلَیْهِ مِنْ یَمُرُّ بِهٖ وَمَنْ یَنْظُرُ اِلَیْهِ

مؤلف (رحمۃ اللہ علیہ) کہتا ہے دلالت کرتی ہے یہ حدیث اس پر کہ قبور پر جوتوں سے چلنا یا پابرہنہ چلنا اور قبر کی نشانی کو مٹا کر اس پر کوئی عمارت باندھنا یا فقط قبر کو روندنا یا پاخانہ پھرنا یا پیشاب کرنا منع ہے اور جائز نہیں جو قبور میں پاخانہ پھرا گویا اس نے بیچ بازار میں پاخانہ پھرا جو ہر گزرنے والا اور دیکھنے والا اس پر لعنت وملامت کرتا ہے۔

قبر پر بیٹھنے سے صاحب قبر کو ایذا ہوتی ہے۔

اَخْرَجَ الطَّبْرَانِیُّ وَالْحَاکِمُ عَنْ عَمَارَةَ بْنِ حَزْمٍ قَالَ رَاٰنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا عَلٰی قَبْرٍ فَقَالَ یَاصَاحِبَ الْقَبْرِ اَنْزِلْ مِنْ اَعْلَی الْقَبْرِ لَا تُؤْذِی الْقَبْرَ فَلَا یُؤْذِیْکَ

روایت کی طبرانی اور حاکم (اور ابن مندہ) نے عمارہ بن حزم صحابی رضی اللہ عنہ سے کہ رسول خدا (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے مجھ کو ایک قبر پر بیٹھا ہوا دیکھا۔ فرمایا اے صاحب قبر تو اُتر پڑ۔ قبر کے اوپر سے صاحب قبر کو ایذا مت دے وہ تجھے ایذا نہیں دیتا ہے۔

قالؒ دَلَّ الْحَدِیْثُ عَلٰی اَنَّ الْمَیِّتَ یَتَاَذّٰی بِالْجُلُوْسِ عَلٰی قَبْرِهٖ وَوَطْیِهٖ وَاَنَّهٗ یَلْعَنُ مَنْ یُؤْذِیْهِ وَلَعْنُهٗ مَقْبُوْلٌ وَاِذَا قِیْلَ فَلَا یُؤْذِیْکَ فَاِذَا کَانَ الْمَیِّتُ یَقْدِرُ عَلٰی اِیْذَاءِ الْحَیِّ لَا یَبْعُدُ مِنْهُ الْاِعَانَتُهٗ فِیْ دَفْعِ شَرِّ الْاَعْدَاءِ وَکِفَایَتِهِ الْمُهِم

مؤلف رحمۃ اللہ علیہ کہتا ہے اس حدیث سے ثابت ہوا کہ قبر پر بیٹھنے اور روندنے سے میت کو ایذا ہوتی ہے جو اس کو ایذا دے میت اس پر لعنت کرتی ہے اور لعن اس کا مقبول باری ہے جو شخص قبر سے بے ادبی کیا اس سے صاحب قبر بدلا دینے کی قدرت رکھتا ہے۔ اس لئے ہر ایک مشکل کاموں اور سختیوں میں مردوں سے استعانت واستمداد کرنا شرعاً جائز ہے

مومن کو ایذا بعد موت کے ایسی ہوتی ہے جیسا کہ اس کو زندگی میں ہوتی ہے

اَخْرَجَ ابْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ قَالَ اَذَی الْمُؤْمِنِ بَعْدَ مَوْتِهٖ کَاَذَاهُ فِیْ حَیَوَاتِهٖ

ابن ابی شیبہ نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے ایذ مومن کی بعد موت کے ایسی ہے جیسی ایذا اس کی اس کے زندگی میں ہے

قبر توڑ کے اس پر مسجد مدرسہ اور کوئی عمارت بنانا شرعاً حرام ہے

قَالَؒ هٰهُنَا مَسَائِلُ مِنْهَا مَقْبَرَةٌ قَدِیْمَةٌ لَمْ یَبْقَ مِنْ اٰثَارِهَا شَیْءٌ لَیْسَ لِلنَّاسِ اَنْ یَنْتَفِعُوْا بِهَا لَا بِالْبِنَاءِ فِیْهَا وَلَا بِاِرْسَالِ الدَّابَّةِ فِیْ حَشِیْشِهَا

مؤلف رحمۃ اللہ علیہ کہتا ہے ان احادیث سے چند مسائل ماخوذ ہوئے وہ یہ ہیں۔ قبرستان اہل اسلام کا قدیم الایام سے ہے اس میں قبروں کی نشانیاں مٹ گئے ہیں لوگوں کو اس زمین سے منفعت پانا شرعاً جائز نہیں ہے نہ اس پر کوئی عمارت باندھیں اور نہ چھوڑیں جانوروں کو تا کہ وہاں کا گھانس کھادیں۔

﴿ فائدہ ﴾

قبرستان میں جانوروں کو چھوڑنا جائز نہیں، قبرستان کی پیداوار سے مبلغ حاصل کرنا اہل اسلام پر حرام ہے

قبر توڑ کے اس پر مسجد یا مدرسہ یا کوئی عمارت بنانا حرام ہے شرعاً اس عمارت کو گرادینا واجب ہی گو مسجد ہو جیسا کہ فتاوی عالمگیری اور شرح العباب لابن الجهر المكی وغیرہ میں ہے۔فتاوی عالمگیری جلد ثانی کتاب الوقف کے بارہویں باب میں ہے محیط میں امام شمس الدین محمود الاوزجندی رحمتہ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا ایک زمین ہے۔جس میں چند قبور تھے اب بالکل شکست ہوگیا ہے اور قبور کے نشانیاں مٹ گئے ہیں آیا اس زمین میں غلہ بو کر اس کی پیداوار لینا جائز ہے۔انہوں نے فرمایا نہیں کیونکہ شرعاً وہ زمین قبرستان ہی کا حکم رکھتی ہے۔اسی باب میں یہ مسئلہ ہے کہ اگر قبور پر سبز گھانس ہو اس کو کاٹنا جائز نہیں اس لئے جب تک گھانس تر ہے اس کے ذکر سے میت کو ثواب حاصل ہوتا ہے اگر قبور پر گھانس سوکھ گیا ہے اس کا کاٹنا جائز ہے۔چاہیے کہ اس کو کاٹ کر جانور کو کھلا دیں نہ یہ کہ جانوروں کو چھوڑیں۔پس معلوم ہوا کہ قبرستان میں گھانس کھانے کے لیے جانوروں کو چھوڑنا نہیں جائز ہے اور اس کے مبلغ حاصل کرنا اہل اسلام پر حرام ہے۔اس لئے اطراف قبرستان کے دیوار باندھنا ضرور ہے تا کہ قبرستان کی پوری حفاظت ہوتا کوئی اس میں پاخانہ اور پیشاب نہ کرے اور نہ جانور اس میں داخل ہو۔

جو قبریں زمانہ دراز کی ہوں انکا نشان باقی نہ رہے ایسی قبروں میں دوسری میت دفن کرنا جائز ہے

وَمِنُهَا اِذَا دُفِنَ الُمَيِّتُ فِیُ مَوُضَعٍ فَبَلٰی وَلَمُ يَبَقْ عِظَامُه' وَلاَ غَيُرَهَا يَجُوُزُ اَنُ يَدُفَنَ فِيُهِ مَيِّتُ فَاَمَّا اِذَا حَقَرَ فَوَجَدَفِيُهِ عِظَامُ الُمَيِّتِ لاَ يُحَرِّکُ الُعِظَامَ لِاَنَّه' نَهٰی عَنُ وَطُئِی الُقُبُوُرِ وَالدَّفُنُ فَوُقَه' اَشَدُّ مِنُهَا اَنَّ الُمَيِّتَ يَتَاذّٰی بِمَا يُقَالُ فِيُهِ مِنُ اَسُوْءَ وَالُفَحُشَاءِ وَالُجُلُوُسُ عَلٰی قَبُرِهٖ حَتّٰی النَّوُمِ عَلَيُهِ

دوسرا مسئلہ یہ ہے جب میت کو قبر میں دفن کر کے زمانہ دراز ہو گیا ہو اس کی نشانی مٹ گئی ہو دوسری میت کو اس میں دفن کرنا جائز ہے اگر ان قبور میں ہڈیاں کو حرکت نہ دیں اس لئے کہ قبر کے روندنے سے منع آیا ہے اور اس پر میت کو رکھ دینا چاہیے۔

قبر پر بیٹھنا یا سونا یا بے ہودہ کلام کرنا جائز نہیں

تیسرا مسئلہ یہ ہے کہ قبر پر بیٹھنا یا اس پر سونا یا قبر کے نزدیک بیہودہ کلام کرنا جائز نہیں

﴿ فائدہ ﴾

ابن مندہ قاسم بن مخیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک آدمی کسی قبر پر چلا قبر سے ایک آواز آئی کہ اے آدمی تو میرے پاس سے دور ہو جا اور مجھے ایذا مت دے

قبر کو سرہانہ بنانے سے میت کو ایذا ہوتی ہے

رُوِیَ عَنُ اَبِیُ قِلاَبَتَه قَالَ اَقُبَلَتُ مِنَ الشَّامِ اِلَی الُبَصُرَةِ فَنَزَلُتَ الُخَنُدَقَ وَتَطَهَّرُتُ وَصَلَّيُتُ

رَكْعَتَيْنِ بِلَيْلٍ ثُمَّ وَضَعْتُ رَاسِئ عَلٰى قَبْرِهٖ فَنِمْتُ ثُمَّ انْتَهَتْ فَاِذَا صَاحِبُ الْقَبْرِ يَشْتَكِى وَيَقُوْلُ لَقَدْ اٰذَيْتَنِى هٰذِهِ اللَّيْلَةَ

مروی ہے ابوقلابہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا میں شام سے بصرہ کو آیا اور خندق میں اتر کے وضو کر کے اور رخصت گزارا پھر ایک قبر پر سر رکھ کے سو گیا اور بیدار ہوا تو قبر سے ایک آواز آئی کہ اے آدمی تو نے مجھ کو ایذا دی۔

فَدَلَّ الْحَدِيْثُ عَلٰى اَنَّ الْمَيِّتَ يَتَاَذّٰى بِوَضْعِ الرَّاسِ عَلٰى قَبْرِهٖ فَكَيْفَ بِالْوَطِئِ وَالْجُلُوْسِ عَلَيْهِ

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قبر کو سرہانا بنانے سے جب میت کو ایذا ہوتی ہے تو پھر روندنے اور بیٹھنے سے کتنی ایذا ہوگی۔

قبر پر جوتوں سے یا برہنہ چلنے یا پیشاب یا پاخانہ کرنے سے یا بے سبب کھانے پینے والوں پر ارواح لعنت کرتی ہے۔

جَاءَ فِى الْاَخْبَارِ اَنَّ اَرْوَاحَ الْمَوْتٰى يَلْعَنُوْنَ مَنْ يَمْشِى فِى الْمَقَابِرِ بِالنِّعَالِ وَمَنْ قَضٰى حَاجَتَهٗ مِنْ بَوْلٍ اَوْغَائِطٍ اَوْغَيْرِ ذٰلِكَ

حدیثوں میں آیا ہے کہ ارواح موتی کے لعنت کرتے ہیں اس پر جو قبر پر جوتوں سے یا برہنہ چلتا ہے اور پاخانہ یا پیشاب کرتا ہے یا قبر کو روندکے اس پر عمارت باندھتا ہے۔

رُوِىَ عَنِ السَّلَفِ رَحِمَهُ اللّٰهُ مَنْ اَكَلَ اَوْشَرِبَ اِشْتَغَلَ بِكَلَامِ الدُّنْيَا فِى الْبَقِيَّةِ يَلْعَنُهٗ وَيَقُوْلُوْنَ اِنْتَبِهْ بِاَحْوَالِنَا اَيُّهَا الْغَافِلُ

مروی ہے سلف صالحین سے کہ جو قبرستان میں بے سبب کھاتا اور پیتا اور بیہودہ کلام کرتا ہے تو اس پر ارواح لعنت کرتے ہیں اور کہتے ہیں اے غافل ہمارے حالات کو دیکھ کے ہوشیار ہو۔

میت صالح لائق مقام میں دفن نہ کی جائے تو اس کو ملائکہ دوسرے لائق مقام میں دفن کرتے ہیں

فَاِنْ قِيْلَ بَعْضُ الْمَقَابِرِ قَدِ انْدَرَسَ اٰثَارُهٗ فَاتَّخَذَتْ عَلَيْهَا اَبْنِيَةٌ وَقُصُوْرٌ وَاِصْطَبَلٌ اَوْتَنُوْرٌ فَمَا اَحْوَالُ الْمَوْتٰى فِيْهَا قُلْتُ قَدْرُوِىَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍؓ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا دُفِنَ الْمَيِّتُ فِى مَوْضِعٍ لَا يَلِيْقُ بِهٖ يَنْقِلُهُ الْمَلَائِكَةُ اِلٰى مَا يَلِيْقُ بِهٖ

اگر کوئی کہے کہ قدیم قبرستان مٹ گیا اور اس پر عظمت سے عمارتیں ہو گئیں یا اصطبل خانہ یا تنور خانہ ہو گیا تو مردوں کا کیا حال ہوگا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ (ابن ابی الدنیا میں) ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) سے کہ جب کوئی میت مقام لائق میں دفن نہ کیا جائے تو ملائکہ دوسرے لائق مقام میں دفن کرتے ہیں

فَالْمَعْنٰى اَنَّ الْمُؤْمِنَ مَوْضَعٍ يَتَاَذّٰى فِيْهِ الصَّالِحُ اِذَا دُفِنَ فِى مَمَرِّ النَّاسِ اَوْفِى مَوْضِعٍ يَتَاَذّٰى فِيْهِ يَنْقُلُ اِلٰى مَوْضِعٍ يَامُنُ مِنْهُ فَلَعَلَّهٗ ثَمَّهٗ اَيْضًا يُنْقَلُ الصَّالِحُ اِلٰى مَكَانٍ غَيْرِهٖ يَنْقُلُ مَنْ يَصْلُحُ ذٰلِكَ مَكَانَهٗ

معنی حدیث مذکور کا یہ ہے کہ مومن صالح لوگوں کے گزرگاہ میں یا ایسے مقام میں جو اس کو ایذا ہو دفن کیا جائے تو وہ عمدہ جائے پر نقل کیے جاتا ہے یوں ہی اغلب ہے کہ میت صالح دوسرے لائق مقام میں نقل کیے جاتی ہے۔

وَهٰكَذَا رُوِىَ اِنْ هُوَ كُلُّ اِنْسَانٍ ذَرَّةً مِنْ تُرَابٍ يُدْفِنُه‘ فَاِذَا دُفِنَ فِىْ غَيْرِ ذٰلِكَ الْمَكَانِ يَنْقُلُهُ الْمَلاَئِكَته اِلٰى مَدْفِنِهٖ فَاِنْ قِيْلَ فَكَيْفَ يَتَيَقَّنُ بِزِ يَارَةِ مَنْ يُرَادُلِ زِيَارَته‘ قُلْتُ هٰذَا لَيْسَ بِالْكُلِيّةِ مَعَ اَنَّ مِنْ يَصْلَحُ الزِّيَارَةِ بِتَبّرِ كِهِ لاَ يَنْدَرِ ؟؟؟سُتْر بته‘ وَلاَ يَضُرُّ تَحْتَ مُمِرِّ النَّاسِ حَتّٰى قِيْلَ اِنَّ بَعْضَ الْمُوْمِنِيْنَ اِذَا دَفَنُوْا يَاتِى الْمَلاَئِكَته تُرَابَ مَدْفِنِهٖ فِىْ مَكَانٍ دَفَّنُوْهُ وَهٰذَا الْقَوْلُ هُوَ الْمَرْجُوْعُ اِلَيْهِ فِى الْخَوّاصِ مِنَ الْمُوْمِنِيْنَ الصُّلَحَاءِ وَاَمَّا نَقْلُ الْمَيّتَ اِلٰى مَدْفَنِ فَاِنَّمَا فِى حَقّ بَعْضِ الْعَوَام

مروی ہے کہ جب انسان کے مدفن کا ایک ذرہ اس کے خمیر میں شامل ہوا گروہ غیر مقام میں دفن ہووے ملائکہ اس کے مدفن کے طرف نقل کرتے ہیں۔ اگر کوئی کہے کہ زیارت قبور کے لیے پھر تعین کیسا کیا جائے اس کا جواب یہ ہے کہ یہ قاعدہ کلیہ نہیں ہیں کہ ہر میت نقل مکانی کرتی ہے بلکہ جو نا مناسب مقام میں جیسے گزرگاہ یا مقام نجاست وغیرہ میں دفن ہو اس وقت نقل کیے جاتی ہے یہاں تک بعض نے کہا اگر آدمی غیر مدفن پر دفن کیا جائے تو ملائکہ آکر اس کی قبر میں مدفن کی مٹی داخل کر دیتے ہیں اور نقل مکان مخصوص مومن صالح کے لیے ہے اور بعض عوام مومنین کو بھی نقل مکان ہوا ہے۔

﴿ فائدہ ﴾

نقل میت از قبر

ابونعیم نے مسلم جندی رحمتہ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے کہا کہ طاوس تابعی رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے سے کہا کہ جس وقت تو مجھے قبر میں رکھ دے تو تو مجھے قبر میں دیکھنا اگر تو مجھ کو نہ پائے تو اللہ کی حمد کرنا اور تو مجھے پائے تو اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ان کے بیٹے نے خبر دی کہ اس نے دیکھا تو کچھ نہ پایا اور اس کے چہرے پر خوشی معلوم ہوئی اور ابن ابی الدنیا نے حماد بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ہم نے ایک

میت کو دفن کیا بعد اس کی قبر کے کسی چیز کو درست کرنے لگا تو میں نے اس کو قبر میں نہ پایا۔ ایسے روایات بکثرت ہیں اسی پر اکتفا کیا گیا۔

حکایت

شہر مدراس کے ایک منشی صاحب کے والد کی حکایت

ابھی کا واقعی تذکرہ ہے کہ شہر مدراس میں ایک منشی صاحب عابد و متقی تھے ایک نصاریٰ کی لڑکی جوان سے پڑھتی تھی خفیہ اسلام لاکر نماز وتلاوت قرآن کیا کرتی اور اپنے ہمراہ لنڈن کو لے گئی بعد وہ سخت بیمار ہو کر وصیت کی کہ جب میرے باپ وغیرہ حسب عادت جب مجھ کو صندوق میں دفن کر دیں گے تم مجھ کو نکال کے غسل دے کے کفن پہنا و اور نماز جنازہ پڑھ کے اسی مقام میں رکھ دو۔ بعد انتقال جب منشی صاحب قبر کھود کے صندوق کھولے کیا دیکھتے ہیں کہ وہ لڑکی نہیں ہے منشی صاحب کے باپ ہیں جو لباس اس لڑکی کا پہنے ہیں۔ بہت حیرت کر کے صندوق وہیں رکھ دیں کے مدراس آئے تو معلوم ہوا کہ جس دن لڑکی کا انتقال ہوا تھا اسی دن ان کے باپ فوت ہوئے تھے۔ جب باپ کے قبر کو کھولے کیا دیکھتے ہیں کہ ان کے باپ نہیں۔ وہ لڑکی جوان کے روبرو لنڈن میں مدفون تھی یہاں موجود ہے جوان کے باپ کا کفن پہنی ہوئی ہے۔ میت کو ویسا ہی دفن کر کے اپنی ماں سے اس کا سبب دریافت کیے۔ وہ کہے انہیں ایک عادت خراب تھی جب جس کو وضو کرتے اکثر زبان سے کہتے کہ نصاری کا کیا عمدہ مذہب ہے جو یہ سب تکلیف نہیں۔

☆....☆....☆....☆

باب ۷۶

بَابُ اَیَّامِ زِیَارَةِ الْقُبُوْرِ وَ کَیْفِیَّتِهَا

زیارت قبور اور اس کی ترکیب میں

اَخرَجَ عَبْدُاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍؓ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ اَلَا فَزُوْرُوْهَا فَاِنَّهَا عِبْرَةٌ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ (ابن وحاکم میں) روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تھا میں نے تم کو زیارت قبور سے ابتداء اسلام میں آگاہ رہو زیارت کرو اس کی تحقیق وہ عبرت ہے۔

زیارت قبور مستحب شرعی ہے اور زیارت کرنے کے ایام اور اوقات

قَالَ (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) زِيَارَةُ الْقُبُوْرِ مُسْتَحَبٌّ عِنْدَ الْمَشَائِخِ فِىْ كُلِّ اُسْبُوْعٍ فَاِنَّهَا تُذَكِّرُ الْمَوْتَ وَعَيْنَ عَلٰى زَلُوْ الْآخِرَةِ وَاَفْضَلُ اَيَّامِهَا يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَقْتَ الْاِ سْتِوَاءِ فَاِنَّهَا وَقْتُ عَرْضِ الْاَعْمَالِ وَحُضُوْرِ الْمَيِّتِ وَيَوْمُ الْخَمِيْسِ وَالْاَفْضَلُ فِيْهِ اَوَّلُ النَّهَارِ وَاٰخِرُهٗ فَاِنَّهٗ وَقْتٌ يُبَارَكُ فِيْهِ الْمَيِّتُ حَاضِرٌ ثَمَّهٗ وَ يَوْمُ السَّبْتِ وَالْاَفْضَلُ فِيْهِ وَقْتُ الطُّلُوْعِ وَاَنَّ الْمَيِّتَ حَاضِرٌ ثَمَّهٗ وَيَسْتَعِدُّ اِلٰى مَقَامِهٖ فَيَسْمَعُ وَيَذْكُرُ فَلَعَلَّهٗ يَشْفَعُ وَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ كُلُّهٗ اَفْضَلُ اِلَّا اَنَّهٗ قِيْلَ بَعْدَ الصَّلٰوةِ حَسَنٌ فَالْمَوْتٰى يَعْلَمُوْنَ زُوَّارَهُمْ فِىْ هٰذِهِ الْاَوْقَاتِ مِنَ الْاَيَّامِ الْاَرْبَعَةِ

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) کہتا ہے زیارت قبور مستحب شرعی ہے ہر وقت کہ وہ یاد دلاتی ہیں موت کو اور مدد دیتی ہے زاد آخرت پر زیارت کے افضل ایام یہ ہیں۔ جمعہ کا دن مخصوص بعد نماز کے اور شنبہ کا دن

مخصوص صبح کے وقت اور پیر کا دن قریب استوا اور پنجشنبہ کا دن مخصوص اس کے صبح اور شام کے وقت۔ یہ اوقات مبارک اور میت کے تھوڑی کے ساعات ہیں ارواحوں کو عروجی قربیت کی حاصل ہوتی ہے، ان اوقات میں زیارت کرنے سے وہ ارواح زائرین کے لیے دعا اور شفاعت کرتے ہیں۔ پس موتی ان اوقات میں اپنے زائرین کو پہچانتے ہیں یعنی ان کو زیادہ شعور ہے بہ نسبت اور ایام اوقات کے۔

زیارت قبور کی موت کو یاد دلاتی ہے اور آنکھ بہاتی ہے اور دل کو نرم کرتی ہے۔

اَخْرَجَ الْحَاكِمُ وَالطَّبْرَانِىُّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقُبُوْرَ فَاِنَّهَا تَذَكَّرُ الْاٰخِرَةِ وَتَدْمَعُ الْعَيْنِ وَتَرِقُّ الْقَلْبَ فَقَالَ مَنْ يَّنْسَ الْمَقَابِرَ وَالْبِلٰى حِيْنَ قِيْلَ مَنْ اَزْهَدُ النَّاسِ

حاکم اور طبرانی سے روایت کیا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زیارت کرو قبور کی وہ یاد دلاتی ہے موت کو اور بہاتی ہے آنکھ کو اور نرم کرتی ہے دل کو۔ ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ) سے سوال کیا گیا کہ کون لوگوں میں زیادہ زاہد ہے فرمایا وہ شخص جو ہمیشہ قبروں کی زیارت کرتا اور موت کو روبرو رکھتا ہے

انبیاء (عَلَيْهِمُ السَّلَامُ) اولیاء وشہداء (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِم) کی قبور زیارت مخصوص حصول مقاصد دینی اور دنیاوی کے لیے

قَالَ (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) دَلَّ الْحَدِيْثُ عَلٰى زِيَارَةَ الْقُبُوْرِ نَاوِيًا لِلْعِبْرَةِ وَالدُّعَاءِ عَامٌ بِالْمَقَابِرِ لَا يَخْتَصُّ الْقُبُوْرِ بَعْضِ الْمُتَبَرَّكِيْنَ

مؤلف (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہ) کہتا ہے حدیث دلالت کرتی ہے اس پر کہ زیارت قبور جو عبرت اور دعا کے لیے ہے وہ عام قبروں کے لیے ہے اور مخصوص قبور جیسے انبیاء واولیاء وشہداء کے لیے زیارت کرنا واسطے حصول مقاصد دینی و دنیوی کے ہے۔

فَاِذَا اَرَادَ زِيَارَةَ الْقُبُوْرِ يَسْتَحِبُّ اَنْ يُصَلِّيَ فِيْ بَيْتِهٖ رَكْعَتَيْنِ يَقْرَءُ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ اَلْفَاتِحَةَ وَاٰيَتَهُ الْكُرْسِيُّ مَرَّةً وَالْاِخْلَاصِ ثَلٰثًا وَيَجْعَلُ ثَوَابَهٗ لِلْمَيِّتِ فَاِنَّهٗ يُؤْذَنُ بِمَجِيْئِهٖ ثُمَّ لَا يشت بِمَا لَا يَعْنِيْهِ فِي الطَّرِيْقِ فَاِذَا بَلَغَ بقيعته يَخْلَعُ نَعْلَيْهِ ثُمَّ يَاْتِيْهِ مِنَ الشِّمَالِ وَيَقِفُ مُسْتَقْبِلًا بِوَجْهِ الْمَيِّتِ وَيَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مِنْ اَهْلِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ يَجْلِسُ بجم آوجهه وَيَقْرَاءُ الْفَاتِحَةَ وَاٰيَةَ الْكُرْسِيِّ وَاِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ اَحَادُ وَالْاِخْلَاصَ ثَلٰثًا وَيَهَبُ ثَوَابَهٗ لَهٗ وَيَرْجِعُ اِلَيْهِ حَاجَتَهٗ وَاِنْ كَانَ قَبْرُ وَلِيٍّ مِنْ اَوْلِيَاءِ اللّٰهِ اَوْ مُرْشِدِهٖ اَوْ وَلِدِهٖ ثُمَّ يَقِفُ وَيَقُوْمُ اِلٰى ظَهْرِهٖ وَيَقُوْلُ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ اَنْتُمْ سَلَفٌ وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ

جب کوئی زیارت قبور کا قصد کرے مستحب ہے دو رکعت اپنے مقام میں گزارے ہر رکعت میں تین بار قل ھو اللہ پڑھ کے اس کا ثواب مولیٰ کو بخشے بعد راہ میں بیہودہ باتیں نہ کرے جب پاس آئے جوتوں کو پاؤں سے نکال دیوے قبر کے پائنتی کے جہت سے زیارت کو اور میت کے طرف منہ کر کے کہے السلام علیکم آخر تک پھر بیٹھے سرہانے قبر کے اور سورہ فاتحہ اور قل ھو اللہ تین بار اور آیت الکرسی اور اذا زلزلت الارض ایک بار۔ اس کا ثواب روح میت پر بخشے۔ اگر وہ قبر نبی یا ولی یا مرشد یا اپنے والد صاحب کی ہو اپنی حاجت دینی و دنیوی طلب کرے۔ پھر آنے کے وقت قبر کے طرف کھڑے ہو کر کہے اللہ تم کو اور ہم کو بخشے ہمارے پیشرو ہیں اور ہم پیچھے۔

انبیاء (عَلَیھِم السَّلام) اولیاء وعلماء کرام رحمہم اللہ علیہ مقربان درگاہ الٰہی میں ان کی دعا مقبول باری ہے۔

اَخْرَجَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَحَيَّرْتُمْ فِي الْاُمُوْرِ فَاسْتَعِيْنُوْا مِنْ اَهْلِ الْقُبُوْرِ

(ابن ابی الدنیا) نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب امور میں تم متفکر اور پراگندہ خاطر ہو تو اہل قبور سے استعانت چاہو۔

قَالَ اَصْحَابُ الظَّاهِرُ الْحَدِيْثَ عَلٰى ظَاهِرِهٖ اَيْ اِذَا اُشْكِلَ عَلَيْكُمْ اَمْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَتَحَيَّرْتُمْ فِيْ تَدْبِيْرِهٖ فَزُوْرُوْا الْقُبُوْرَ الْمُتَبَرِّكِيْنَ وَاسْتَعِيْنُوْا مِنْهُمْ فَذٰلِكَ لَعَلَّ اللّٰهَ تَعَالٰى شَفَّعَهُمْ فِيْكُمْ فَاِنَّ شَفَاعَةَ الْمَوْتٰى قَدْ ثَبَتَ بِالْاَخْبَارِ الْاٰثَارِ اَكْثَرُ مِنْ اَنْ يُحْصٰى وَاَصْحَابُ التَّاوِيْلِ اَوَّلُوْهُ بِالْعِبْرَةِ وَتَرْكِيْهِمُ الدُّنْيَا فَاِنَّ الْقُبُوْرَ تَذْكُرُ الْاٰخِرَةَ وَتَقَلَّلُ الدُّنْيَا فِي الْاَعْيُنِ فَكَاَنَّهَا اِعَانَتُهُمْ وَالسُّوْقُ يُخَالِفُهٗ

مؤلف رحمتہ اللہ علیہ کہتا ہے جمہور علماء کرام موافق ظاہر حدیث کے یہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ) کا ارشاد ہے جب آدمی کو کوئی ایک امور دینی و دنیوی کی ضرورت ہو تو اہل قبور سے انبیاء کرام واولیاء عظام وعلماء فخام کے استعانت طلب کرنا ضرور ہے اس لئے کہ وہ مقربان درگاہ الٰہی ہیں ان کی دعا مقبول ضروری ہے ان سے اعانت واستمداد چاہنا قرآن وحدیث واجماع امت سے ثابت ہے۔ وہ جو بعض اس حدیث مذکور کی یوں تاویل کرتے ہیں کہ مراد استعانت سے عبرت ہے یعنی عبرت پکڑو تم قبور سے اس لئے کہ وہ یاد دلاتی ہے آخرت کو اور چھڑواتی ہے دنیا کو یعنی خلاف ظاہر حدیث وجمہور علماء

کرام سو معتبر اور مقبول نہیں

ثُمَّ اِعْلَمْ اَنَّہٗ مُسْتَحَبٌّ قِرْءَۃُ الْاِخْلَاصِ فِی الْبَقِیْعِ سَبْعًا وَقِرَاۃُ یٰسٓ وَسُوْرَۃ الْمُلْکِ وَاٰیَۃُ الْکُرْسِی وَاٰیَۃ زَعَمَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اَنْ لَّنْ یُّبْعَثُوْا بِمَا عَمِلْتُمْ ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ یَسِیْرًا

جانئے کہ مستحب ہے سات بار قل ھو اللہ پڑھنا قبرستان میں اور سورہ یٰسن اور تبارک اور آیت الکرسی اور آیت زعم اللذین آخر تک۔

☆....☆....☆....☆

باب ۷۷

بَابُ النَّھْیِ عَنْ اِتِّخَاذِ الْقُبُوْرِ الْکَاذِبَۃِ

جھوٹی قبریں بنانے کی ممانعت

اَخْرَجَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْعُوْدٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ زَارَ بِلَا مَزَارٍ فَقَدْ ضَلَّ وَاَضَلَّ وَاَضَلَّ

(ابن ابی الدنیا) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) نے فرمایا جس نے جھوٹی قبروں کی زیارت کی باوجود جاننے کے پس وہ گمراہ کر ہے۔

باوجود جاننے کے جھوٹی قبروں کی زیارت کرنے والوں پر اللہ تعالیٰ لعنت کرتا ہے۔

قَالَ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہ) دَلَّ حَدِیْثُ عَلٰی اَنَّہٗ یَمْنَعُ عَنْ اِتِّخَاذِ الْقُبُوْرِ الْکَاذِبَۃِ وَزِیَارَتِھَا وَمَنْ فَعَلَ ذٰلِکَ یَاثَمُ اَخْرَجَ اِبْنُ اَبِی الدُّنْیَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللّٰہُ مَنْ زَارَ بِلَا مَزَارٍ وَفِی رِوَایَتِہٖ لَعَنَ اللّٰہُ مَنْ زَارَ قَبْرًا بِلَا رُوْحٍ

مؤلف (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہ) کہتا ہے اس حدیث سے ثابت ہوا کہ جعلی قبور کی زیارت کرنا باوجود جاننے کے منع اور باعث گناہ ہے۔ نقل کی ابن ابی الدنیا نے آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) سے کہ فرمایا لعنت کرتا ہے اللہ اس پر جو جھوٹی قبروں کے باوجود جاننے کے زیارت کرتا ہے اور ایک روایت میں ہے جو مٹی بغیر کی روح کی زیارت کرتا ہے لعنت ہے۔

قَالَ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہ) دَلَّ الْحَدِیْثُ عَلٰی اَنَّہٗ لَا یَجُوْزُ زِیَارَۃُ الْقُبُوْرِ الْکَاذِبَۃِ وَلَا یَجُوْزُ

اِتَّخا ذُھَا فِیَمْنَعُ مَنْ فَعَلَ ذٰلِکَ فَاِنَّہٗ یُوْجِبُ اللَّعْنَ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی

مؤلف (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) کہتا ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جھوٹے قبور کو بنانا اور اس کی زیارت کرنا باوجود جاننے کے جائز نہیں۔ اس کام سے لوگوں کو روکیں کیونکہ یہ فعل لعنت خدا کا سبب ہے۔

جھوٹی قبر کی زیارت کرنا گویا بت پوجنا ہے

اَخْرَجَ الطِّبْرَانِیُّ وَالْبَیْھَقِیُّ وَالْحَکِیْمُ التِّرْمِذِیُّ مَنْ زَارَ قَبْرًا بِلاَ مَقْبُوْرٍ فَکَاَنَّمَ اعَبْدُ الصَّنَم

روایت کی طبرانی اور بیہقی اور حاکم نے جس نے قبور کاذبہ کی زیارت کی گویا بت پوجنے والا ہے۔

مقتل گاہ کو زیارت گاہ بنانا جائز نہیں

قَالَ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) رُوِیَ اَنَّ النَّاسَ کَانُوْا یَرْفَعُوْنَ قُبُوْرًا فِیْ مَقْتَلِ الْقُتْلٰی یَجْمَعُ التُّرَابِ وَدِمَاھِمْ وَیَزُوْرُوْنَھَا فَنَھٰی عَنْ ذٰلِکَ وَبَیْنَ الْوِزْدِ کَاَنَّہٗ عِبَادَۃُ الصَّنَم

مؤلف (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) کہتا ہے مروی ہے کہ جب شہداء کو مقام مقتل سے اٹھا کر دوسرے مقام پر دفن کیے گئے تو لوگ مقام کے زیارت کو آئے تو اس کام سے منع کیے گئے اور کہا گیا تم بت پوجتے

ہیں۔ مروی ہے کہ قوم مقام مقتل کے زیارت کو نکلی تو عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو پھیر دیا اور کہا کہ تم ان کے قبور کی طرف جا کر انکی زیارت کیا کرو اور مقتل کو زیارت گاہ مت بناؤ۔

جھوٹی قبور اور مشرکین کے قبور پر پھول اور سبزہ اور تر شاخ ڈالنا منع ہے

جھوٹی قبر کو توڑ کر زمین کے برابر کردینا ضروری ہے

رُوِیَ اَنَّ قَوْمًا خَرَجُوْا کَالْزَّائِرِیْنَ اِلٰی مَقْتَلِ بَعْضَ الصَّحَابَۃِ فَرَدَّھُمْ عُمَرَ بِالزِّجْزِ قَالَ اِنَّ تُرِیْدُوْنَ الزِّیَادَۃَ فَاذْھُبُوْا اِلٰی مَقَابِرِ ھُمْ اَتَجْعَلُوْنَ الْمَقَاتِلَ مَقَابِرَ وھم فِی الْبَقِیْعَۃِ فِیْ قُبُوْرِھِمْ قَالَ فَیَحْسَبُ عَلٰی مَنِ اتَخَذَ قَبْرًا کَاذِبًا یَاسْمِ بَعْضُ الْمُتَبَرِّکِیْنَ فَیَمْنَعُ الزَّائِرُ وَیَھْدَمُ الْقَبْرُ فَیُسَوِّی الْاَرْضَ قَالَ وَیَمْنَعُ مِنْ اِلْقَاءِ الْوَرْدِ الْوَرَقِ وَالرَّطْبِ عَلَی الْقُبُوْرِ الْکَاذِبتہ عَلٰی قُبُوْرِ الْکَفرَۃِ

مؤلف (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) کہتا ہے جو شخص کسی ولی کے نام سے جعلی قبر بنایا تو اس کی زیارت مت کرو اس قبر کو توڑ دے کر زمین کے برابر کر دینا ضروری ہے۔ ان جھوٹے قبور اور مشرکین کے قبور پر پھول اور سبزہ اور تر شاخ ڈالنا منع ہے۔

رُوِیَ مَنْ اَلْقَی الْوَرْدَ عَلٰی قَبْرِ مُسْلِم غَفَرَ اللّٰہُ تَعَالٰی بِتَسْبِیْحِہٖ لِلْمَیِّتِ وَیَکْتُبُ لِلْمُلقِیْ حَسَنَۃً

(ابن ابی الدنیا اور جامع الخلال نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث شریف روایت کیا ہے) کہ کہا فرمایا رسول (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے جو شخص کہ مسلمان کے قبر پر پھول ڈالا اللہ تعالیٰ اس کی تسبیح سے میت کو بخشتا ہے اور ڈالنے والے کو نیکی لکھتا ہے۔

﴿ فائدہ ﴾

قبر پر پھول کی چادر ڈالنے کی دلیل

اس حدیث شریف کے تعمیل کے لیے اہل سنت وجماعت چادر پھول کی قبر پر ڈالتے ہیں اگر کوئی کہے کہ چند کھلے پھول قبر پر ڈالیں تو کافی ہے چادر پھول کی ڈالنے پر کیا دلیل ہے۔اس کا جواب یہ ہے کہ تا گا جو درمیان پھول کے ہی فقط پھول کے اجماع کے لیے ہے جیسا کہ تسبیح کے دانوں کو اس لئے کہ منتشر نہ ہوں۔

قبر پر پھول اور سبزہ ڈالنا مستحب ہے

فقہاء کرام کا بالاتفاق قول ہے کہ قبر پر پھول ڈالنا مستحب شرعی ہے جیسا کہ شرح الجمع میں امام صدر الشہید رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ يَسْتَحَبّ وَضْعُ الْوَرْدِو الرِّيَا حِيْنَ عَلَى الْقُبُوْرِ لَا نَّهَا مَادَامَتْ رَطَبَةً تُسَبِّحُ تسبیح یعنی قبر پر پھول اور سبزہ ڈالنا مستحب ہے اس لئے کہ وہ جب تک تر ہیں تسبیح کرتے ہیں اس سے میت کو حسنات حاصل ہوتے ہیں اور فتاوی عالمگیری کو جو پانچ ہزار علماء نے جمع کیا اس کی پانچویں جلد کتاب الحضر والا باحتہ (اور کنز العباد میں کفایۃ الشعبی سے نقل کیا ہے) وَضْعُ الْوَرْدِوَالرِّيَا حِيْنِ حَسَنٌ لِاَنَّهَا مَادَامَتِ رُطَبَةٌ تَسْبِيْحٌ وَ يَكُوْنُ لِلْمَيّتِ بِتَسْبِيْحِهِ انسٌ یعنی قبور پر پھول اور سبزہ ڈالنا مستحب ہے۔اس لئے کہ جب تک تر ہیں اس کی تسبیح سے میت کو اُنست حاصل ہوتی ہے۔اگر کوئی کہے کہ قبر پر پھول ڈالنے کے مبلغ خیرات کردیں تو کیا نقصان ہے۔اس کا جواب یہ ہے کہ خیرات علی العموم بہتر ہے مخصوص پھول کے مبلغ ہی خیرات کر دینا اور اس کے ثواب سے قبر کو محروم رکھنا اس پر کیا دلیل ہے۔پس تعمیل حدیث کے لیے قبر پر چادر پھول کی ڈالو اور اس مردے کا نام سے بھی حتی المقدور خیرات دو تاہر دو کا ثواب روح موتی کو پہنچے اور باقی الفاظ حدیث مذکور کے یہ ہیں۔

وَمَنْ اَلْقٰى عَلٰى مَقْتَلِ مُسْلِمٍ لَمْ يُدْفَنْ فِيْهِ وَعَلٰى مَدْفَنِ كَافِرٍ يُكْتَبُ عَلَيْهِ سَيَّةٌ وَتَسْبِيْحُه، عَلَيْهِ وِزْرٌ

جو شخص کہ مقتل اور جعلی قبر اور قبر کافر پر باوجود جاننے کے پھول ڈالے ڈالنے والے کو گناہ لکھا جاتا ہے۔

پھول کی تعظیم وتکریم کرنا ضروری ہے کیونکہ وہ جنت کی خوشبوں سے ہے، پھول کو مجالس میلاد میں اور نوشہ وعرس اور دیگر امور لائقہ میں استعمال کر کے زینت دینا مستحب ہے

رُوِیَ اَنَّہ، عَلَيْهِ السَّلَامُ عَظِّمُوا الْوَرْدَ وَاحْتَرِ مُوْهُ فَاِنَّه، مِنْ طِيْبِ الْجَنَّةِ فَالْمَعْنٰى اَنَّه، لَا تُلْقُوْهُ فِیْ مَوْضِعٍ لَا يَلِيْقُ بِه

(ابن ابی الدنیا میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پھول کی تعظیم وتکریم کرو اس لئے کہ وہ جنت کے خوشبو سے ہے۔حدیث مذکور کا یہ معنی ہے کہ پھول کو لائق کاموں میں استعمال کرو اور غیر لائق مقامات میں مت استعمال کرو

﴿ فائدہ ﴾

پھول کو مجالس میلاد اور نوشہ وعروس اور دیگر امور لائقہ میں استعمال کر کے زینت دینا مستحب ہے

اس حدیث کے حکم مطلق سے ثابت ہوا کہ مجالس جشن میلاد کو پھول سے زینت دینا اور نوشہ وعروس کو اس سے زینت دینا اور جنازے پر چادر پھول کی ڈالنا اور بعد دفن اسی چادر کو قبر پر ڈالنا اور دیگر

امور لائقہ میں اس کو استعمال کرنا مستحب ہے۔

پھول نجس اور غلیظ جگہ ڈالنے سے پھول کی بے تعظیمی ہوتی ہے

اور ترمذی شریف میں ہے کہ پھول کو ردنہ کرو اس لئے کہ وہ جنت سے نکلا ہے اور محمد طاہر فتنی مجمع بحار انور میں وَرَدُ کے ذیل میں فرمایا کہ پھول سونگھتے ہیں جو درود شریف پڑھتے ہیں فعل نیک اور رائج الوقت ہے۔

قَالَ فَثَبَتُ اَنَّ مَنْ یَلْقَی الْوَرْ دَعَلَی مَغْسَلَ الْمَیَّتِ وَیُعَظِّمُه' اِلَی اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا یُمْنَعُ مِنْ ذٰلِکَ فَاِنَّه' لَیْسَ بِشَیْءٍ

مؤلف رحمتہ اللہ عنہ کہتا ہے بعض لوگوں کی عادت ہے کہ مقام غسل میت میں پھول چالیس روز تک رکھتے ہیں اس کام سے ان کو منع کیا جائے کہ اس میں کچھ بہتری نہیں ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ پھول کو نجاست اور غلیظ جگہ ڈالنا منع ہے کیونکہ اس میں بے تعظیمی پھول کی ہے۔

☆....☆....☆....☆

باب ۷۸

بَابُ مُلَازِمَتِهِ الْحِفَظَةِ الْکِرَامِ قَبرِ الْمُوْمِنْ

ملازمت کرنے میں کرام کاتبین کی مومن کی قبر پر یعنی وہ دو فرشتے تسبیح وتہلیل کرتے ہیں مومن کے انتقال کے بعد اُس کے کرام کاتبین قیامت تک اس کی قبر کی ملازمت کرتے ہیں۔

اَخْرَجَ اَبُوْ نَعِیْمٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍؓ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلَ اِذَا قَبَضَ اللّٰهُ رُوْحَ الْمُوْمِنِ صَعَدَمَلَکَاه' اِلَی السَّمَاءِ فَقَالَا رَبَّنَا وَکُلِّتَا بَعْدِکَ الْمُوْمِنَ نَکْتُبُ عَمَلَه' وَقَدْ قَبَضْنَاه' اَلَیْکَ فَاذِنَ لَنَا اَنْ نَسْکُنَ السَّمَاءَ فَیَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی. اَرْضِیْ مَمْلُوْةٌ مِنْ یُسَبِّحُوْنَ وَلٰکِنْ قُوْمَا عَلٰی قَبْرِهِ فَسَبِّحَانِیْ وَهَلِّلَانِیْ وَکَبِّرَانِیْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ وَاکْتُبَاهُ بِعَبْدِیْ

روایت کی ابونعیم نے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا فرماتے تھے کہ جس وقت اللہ اپنے بندہ مومن کی روح قبض فرماتا ہے تو اس کے وہ دونوں فرشتے آسمان کی طرف چڑھ جاتے ہیں کہتے ہیں اے رب ہمارے تو نے ہم کو اپنے بندہ مومن پر مقرر کیا تھا ہم اس کا عمل لکھتے تھے اور تو نے اس کو اپنے طرف بلالیا۔ ہم کو اذن دے کہ ہم آسمان میں رہیں بسیں۔ اللہ فرماتا ہے کہ میرا آسمان میرے فرشتوں سے بھرا ہوا ہے وہ میری تسبیح کرتے ہیں اور اذن طلب کرتے ہیں کہ زمین میں رہیں۔ اللہ فرماتا ہے کہ زمین میری خلق سے بھری ہوئی ہے وہ میری تسبیح کرتے ہیں ولکن تم میرے بندہ کی قبر پر کھڑے

رہو سو میری تسبیح وتہلیل اور تکبیر کرتے رہو روز قیامت تک اور اس کے حسنات میرے بندے کے لیے لکھو۔

قَالَ (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيهِ) دَلَّ الْحَدِيثُ عَلَى اَنَّ الْمَلائِكَةَ الْكِرَامِ الْكَاتِبِيْنَ بَعْدَ مَوْتِ الْمُوْمِنِ يَكُوْنُوْنَ عَلَى قَبْرِهٖ اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَتِهٖ

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) کہتا ہے اس حدیث سے ثابت ہوا کہ مومن کے انتقال کے بعد اس کے کرام کاتبین قیامت تک اس کی قبر کی ملازمت کرتے ہیں

بندہ کافر کی قبر کے پاس اُس کے فرشتے قیامت تک اُس پر لعنت کرتے ہیں

اَخْرَجَ الْبَيْهَقِيُّ مِنْ حَدِيْثِ اَبِىْ بَكْرٍ هٰكَذَا وَاَزَادَفِيْهِ وَاِذَا كَانَ الْعَبْدُ كَافِرًا فَمَاتَ فَصَعَدَ مَلَكَاهُ اِلَى السَّمَاءِ فَيُقَالُ لَهُمَا ارْجِعَا اِلٰى قَبْرِهٖ وَالْعَنَاهُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

روایت کی بیہقی نے ابی بکر رضی اللہ عنہ سے (اور ابن ابی الدنیا انس رضی اللہ عنہ سے) جبکہ بندہ کافر ہوتا ہے تو اس کے دونوں فرشتے آسمان کے طرف چڑھ جاتے ہیں تو ان سے کہا جاتا ہے کہ تم اس کی قبر کے طرف لوٹ جاؤ اور اس کو لعنت کرو۔

قَالَ دَلَّ الْحَدِيْثُ عَلٰى اَنَّ مَلَائِكَةَ الْكَفَرَةِ اَيْضًا يَكُوْنُوْنَ عَلٰى تُرْبَةٍ اِلَّا اَنَّ مَلَائِكَةِ الْمُوْمِنِيْنَ يَعْبُدُوْنَ اللّٰهَ تَعَالٰى وَثَوَابَ عِبَادَتِهِمْ لِلْمُوْمِنِ وَمَلَائِكَتَه الْكَافِرِ يَلْعَنُوْن عَلَيْهِمْ وَاللَّعْنُ يَكُوْنُ وَبَالاً عَلَى الْكَافِرِ

مؤلف رحمتہ اللہ علیہ کہتا ہے کہ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ ملائکہ کافر کی قبر کے پاس ملازمت کرتے ہیں اس کی لعنت کے لیے اور مومن کی قبر کے پاس واسطے رسانی کی ہے۔

اَخْرَجَ الْبَيْهَقِيُّ فِىْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى لَه‘ مُعَقَّبَاتٌ مِنْ بَيْنِ يَدَيْدِ وَمِنْ خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَه‘ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ وَهُمْ اِثْنَا عَشَرَ مَلَكًا فَالْاِثْنَتَانِ يَكْتُبَانِ خَيْرَه‘ وَشَرَّه‘ بَدُلُّ عَلَيْهِ قَوْلُه‘ تَعَالٰى عَنِ

الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيْدٌ وَثَلٰثَةٌ يَكُوْنُوْنَ بَيْنَ بَدَيْهِ يُرْشِدُوْنَه‘ اِلَى الْخَيْرَاتِ وَثَلٰثَةٌ خَلْفَه‘ يَحْفِظُوْنَه‘ مِنَ الْاَوْقَاتِ وَ وَاحِدٌ عِنْدَ نَاصِيَةٍ يَبْلُغُ الصَّلٰوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ وَاحِدٌ عِنْدَهَامَتِهٖ رَاسِهٖ فَاِنْ تَوَاضَعَ الْعَبْدُرَ فَعَه‘ وَاِنْ تَجُيْرُ قَهُرَه‘ وَاِنْ تَكَبَّرَ قَمَّعَه‘ فَهُمْ اِثْنَاعَشَرَ مَلَكًا عَلٰى كُلِّ اٰدَمِىِّ يُبَدَّ مَلَائِكَتِهِ النَّهَارِ بِمَلَائِكَةِ اللَّيْلِ فَهُمْ اَرْبَعَةُ وَ عِشْرُوْنَ مَلَكاً فِى الْمَلَوَيْن

بیہقی نے آیت مذکورہ میں یعنی انسان کے آگے پیچھے روبرو فرشتے ہیں اللہ کے حکم سے۔ فرمایا بارا فرشتے ہیں۔ دو سیدھے طرف دو بائیں طرف جو اعمال لکھتے ہیں اور تین فرشتے رُوبرو ہیں جو نیکی کی ہدایت دیتے ہیں اور تین پیچھے ہیں جو اس کی حفاظت کرتے ہیں اور ایک پیشانی کے پاس ہے جو اس کی عبادت و درود شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچاتا ہے اور ایک سر کے پاس جب تواضع کیا اکرام کرتا ہے جب جبر کیا قہر کرتا ہے جب غروری کیا دابتا ہے۔ یہ بارا دن کے اور بارا فرشتے رات کے جدا ہیں جس کا مجموعہ چوبیس ہے۔

قَالَ هٰوُلَاءِ الْمَلَائِكَةِ اِذَا مَاتَ الْعَبْدُ يُوْمَرُوْنَ بِالْاِ قَامَةِ عَلٰى قَبْرِهٖ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيهِ) کہتا ہے جب بندہ انتقال پاتا ہے یہ فرشتے اس کی قبر پر ملازمت کرنے کے لیے مامور ہوتے ہیں۔

☆....☆....☆....☆

باب ۷۹

بَابُ الْإِطْعَامِ لِاَهْلِ الْمُصِيْبَةِ

اہل مصیبت کو کھانا روانہ کرنے کے بیان

اَخْرَجَ اَبُوْ نَعِيْمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَطْعِمُوْا اٰلَ حَمْزَةَ

نقل کی ابونعیم نے کہا فرمایا آنحضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے کھانا روانہ کرو حمزہ (رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ) کے گھر بار کو۔

اہل مصیبت کے گھر کھانا روانہ کرنا مستحب ہے

فَدَلَّ الْحَدِيْثُ عَلٰى اَنْ يُّسْتَحَبُّ الْاَطْعَامَ لِاَصْحَابِ الْمَصَائِبِ قَالَ الْفَقِيْهُ اَبُوْجَعْفَرِ يَسْتَحِبُّ لِجِيْرَانِ اَهْلِ الْمَيِّتِ وَمَعَارِفِهِمْ وَالْاَبَاعِدِ مِنْ اَقَارِبِهٖ تَهِيَّتَه' طَعَامٌ لِاَهْلِ الْبَيْتِ يُشْبِعُهُمْ فِىْ يَوْمِهِمْ وَلَيْلَتِهِمْ وَالْاِلْحَاحُ اِلَيْهِمْ لِيَاْكُلُوْنَ

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ مستحب ہے کھانا روانہ کرنا اہل مصائب کو۔ امام جعفر طحاوی نے فرمایا کہ جس گھر میں کسی کا انتقال ہو اس گھر کے اقربا وقریب وبعید وہمسایہ وتعارف داروں کو مستحب ہے کھانا روانہ کریں مصیبت کے دن اور رات کو اور مستحب ہے ان کو کھانا کھلانا نرمی اور الحاح سے۔

اَخْرَجَ اَبُوْ سَعِيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقٌّ لِاَهْلِ الْمُصِيْبَةِ اَنْ يُّطْعِم

ابوسعید رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ کہا فرمایا آنحضرت ﷺ نے اہل مصیبت کے گھر کھانا روانہ کرنا ضرور ہے۔

ایام تعزیت تین دن ہے میت کے گھر سے نوحہ کرنے والی عورتیں ہوتو ان کونا کھانا روانہ کرے نہ ایسوں سے تعزیت کرے

قَالَ مَعْنَاهُ يُسْتَحَبُّ اَنْ يُّطْعَمَ اَهْلَ الْمُصِيْبَةِ قَالَه' فِىْ اٰلِ حَمْزَةَ فَدَلَّ الْحَدِيْثُ عَلٰى اَنَّ الْاِطْعَامَ لِاَهْلِ الْعَزَاءِ مُسْتَحَبٌّ فِىْ اَيَّامِ التَّعْزِيَةِ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ ثَمَّه نِسَاءٌ يَنُحْنَ الطَّعَامِ لَهُنَّ لِاَنَّه' اِعَانَتُه' عَلٰى مَعْصِيَةٍ قِيْلَ اِتَّفَقَ الْمَشَائِخُ عَلٰى اَنَّه' لَا يَذْهَبُ اِلٰى تَعْزِيَةِ مَنْ فِىْ مَاتِمِهِمْ نَوَاحَةٌ وَاِنْ كَانَ قِطْعُ صِلَتِه رَحِمٍ

مؤلف رحمتہ اللہ علیہ کہتا ہے کہ مطلب اس کا یہ ہے کہ مستحب ہی ایام تعزیت (یعنی تین دن) اہل مصیبت کے گھر کھانا روانہ کرنا جیسا کہ دربارہ حمزہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے اگر وہاں نوحہ کرنیوالی عورتیں ہوں ان کو کھانا روانہ کریں نہ ایسوں سے تعزیت کریں گو کہ اقرباء قریب ہوں

اَخْرَجَ اَبُوْ يَعْلٰى وَالْحَكِيْمُ التِّرْمِذِىُّ اَنَّه' قُتِلَ رِجَالٌ مِنْ اَصْحَابَتِه فِىْ مَقْتَلِ قَتْلِ حَمْزَةَ فَاتَّخَذَ اَهْلُ بَيْتٍ كُلَّ مَاتَمًا وَلَمْ يَحْيىُ اَحَدٌ لِىْ اَهْلِبَيْتِ حَمْزَةَ فَذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَلَسَ بَابَ بَيْتِهٖ فَقَالَ اِجْتَمَعَ النَّاسُ عَلٰى اَقَارِبِهِمْ فَاَنَا مِنْ اَقْرِبَائِكَ يَا حَمْزَةُ فَتَرَكَ النَّاسُ مَوَاتِهِمْ وَجَمَعُوْا فِىْ بَيْتِ حَمْزَةَ ثُمَّ اَرْسَلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ طَعَامَ اِلٰى اٰلِ حَمْزَةَ وَاَطْعَمَهُمْ

ابویعلی اور حکیم ترمذی نے روایت کی کہ جب حمزہ رضی اللہ عنہ شہید ہوئے اس روز اور صحابہ بھی شہید ہوئے تھے تو کوئی حمزہ کے گھر کو نہ آئے تو آنحضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) ان کے دروازے پر ایام مصیبت تک تشریف رکھے تھے اور فرماتے ہر ایک اقربا ان کے گھر پر جمع ہیں۔ پس میں اقربا حمزہ سے

ہوں تو تمام لوگ اپنے تعزیت کو چھوڑ کے حضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے پاس آ کر حمزہ کی تعزیت ادائی کرتے تھے۔ آپ نے ایام مصیبت تک حمزہ کے گھر کھانا روانہ کیا۔

اہل مصیبت کے گھر جا کر تعزیت ادا کرنا مستحب ہے

قَالَ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہ) **دَلَّ الْحَدِیْثُ عَلٰی اَنَّ الذِّھَابَ اِلٰی اَھلِ الْمُصِیْبَۃِ لِلتَّعْزِیَتِہ سُنَّۃٌ وَ اَنَّ اِطْعَامَھُمْ مُسْتَحَبٌ**

مؤلف (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہ) کہتا ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گھر کو جا کر تعزیت ادائی کرنا اور کھانا روانہ کرنا (اور اقربا قریب سے گھر میں لوگوں کے تعزیب پرسی کے لیے بیٹھنا) مستحب ہے۔

☆....☆....☆....☆

باب ۸۰

بَابُ اَکْلِ الطَّعَامِ مِنْ بَیْتِ اَھْلِ الْمُصِیْبَۃِ

اہل مصیبت کے گھر سے کس کو کھانا جائز ہے

اہل مصیبت کے گھر تین دن کے اندر فقراء کو کھانا کھلانا مستحب ہے

اَخْرَجَ الْبَیْھَقِیُّ وَالتِّرْمِذِیُّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ بَرِیٌ مِنَ الَّذِیْنَ یَاکُلُوْنَ الطَّعَامَ مِنْ بَیْتِ اَھْلِ الْمُصِیْبَۃِ فِی ثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ

روایت کی بیہقی اور ترمذی نے کہ کہا فرمایا آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے اللہ اور رسول بیزار ہے ان لوگوں سے جو اہل مصیبت کے گھر تین روز کے اندر کھانا کھاتے ہیں۔

قَالَ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہ) **اِتَّفَقَ الْمُفَسِّرُوْنَ عَلٰی اَنَّ الْمُرَادَ فِیْہِ طَعَامُ الضِّیَافَتِہ لَا طَعَامُ الصَّدَقَۃِ لِاَرْوَاحِ الْمَوْتٰی مَایَلَازِمُ السُّرُوْرِ فَیُکْرَہُ الْاِجْتِمَاعِ عَلَیْہِ اَغْنِیَاءِ وَاَمَّا لَوْ اِتَّخَذَ طَعَامًا لِلْفُقَرَاءِ کَانَ حَسَنًا**

مؤلف (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیہ) کہتا ہے مراد اس سے طعام ضیافت ہے نہ طعام فاتحہ جو ثواب رسانی کے لیے ہو۔ ہاں ان تین روز کے اندر فقط تونگروں کی ضیافت کرنا مکروہ ہے اور فقراء کو کھانا کھلانا مستحب ہے۔

اہل مصیبت کے گھر تین دن کے اندر کھانا کھانے سے دل کو قساوت ہوتی ہے

اَخْرَجَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکْلُ الطَّعَامِ مِنْ بَیْتِ اَھْلِ الْمُصِیْبَۃِ یَقْسِیَ الْقَلْبَ فَلَا یُوْکَلَ اِلٰی ثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ مِنْ بُیُوْتِھِمْ

(ابن ابی الدنیا) نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ فرمائے آنحضرت ﷺ تین دن

کے اندر اہل مصیبت کے گھر کھانا کھانے سے دل کو قساوت ہے۔تین روز تک ان کے گھر کا کھانا نہ کھائیں۔

تین دن کے اندر تونگروں کی ضیافت کرنا اہل ہنود کی شباہت ہے

قَالَ (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيه) دَلَّ الْحَدِيْثُ عَلٰى اَنَّه' لَا يَجُوْزُ الْمَصَائِبُ فَوقَ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ وَلَا يُبَاحُ اِتِّخَاذُ الصِّيَافَةِ فِیْ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ لِاَهْلِ الْمَصَائِبِ وَفِی الْاَحْيَاءِ يُكْرَهُ الْاِجْتِمَاعُ عَلٰى طَعَامِ الْمَوْتٰى لِاَنَّه' تَشَبُّه' بِكَفَرَةِ الْهِنْدِ

مؤلف (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيه) کہتا ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تین روز سے زیادہ ایام مصیبت نہیں ہیں۔ان تین دن کے اندر ضیافت تونگروں کو مکروہ ہے۔احیاء میں ہے کہ تین روز کے اندر تونگروں کی ضیافت کرنا اہل ہنود کی شباہت ہے۔

﴿ فائدہ ﴾

ساتواں، دسواں، بیسواں، چہلم، سہ ماہی، شش ماہی اور برسی کرنا جائز بلا کراہت ہے

اس سے معلوم ہوا کہ بالا تفاق تمام علماء کے پاس۔ساتواں، دسواں، بیسواں، چہلم، سہ ماہی، شش ماہی اور برسی کے فاتحوں کا کھانا تمام تونگر اور غربا کو جائز بلا کراہت ہے۔وَفِی الْخِزَانَةِ يُكْرَه' اِتِّخَاذُ فِیْ اَيَّامِ الْمُصِيْبَةِ قَالَ يُكْرَه' اِجَابَةُ الطَّعَامِ الَّذِیْ يهی لِلْمَيِّتِ عَلٰى سَبِيْلِ الضِّيَافَتِه وَ عَلَامَتِه' ذٰلِكَ اَنْ يُدْعَى الْاَغْنِيَاءُ وَالْاَقْرِبَاءِ وَيَحْرُمُ الْفُقَرَاءَ وَالضُّعَفَاءَ اور خزانۃ الروایہ میں ہے مکروہ ہے ضیافت کرنا ایام مصیبت یعنی تین روز کے اندر۔

مؤلف کہتا ہے مطلب اس کا یہ ہے مکروہ ہے تونگروں اور دوستوں کو تین دن کے اندر کھانا کھلانا اور بالکل فقراء وضعفاء کو نہ کھلانا۔

﴿ فائدہ ﴾

تین دن کے اندر تونگروں غرباء کو فاتحہ رسانی کا کھانا کھلانا جائز اور غیر مکروہ ہے

اس سے معلوم ہوا کہ تین دن کے اندر بھی تونگر اور غریب مردوں کو فاتحہ رسانی کا کھانا کھلانا جائز اور غیر مکروہ ہے۔مکروہ اس صورت میں ہے کہ فقط تونگر اور اقربا کو کھلانا اور فقرا وغربا کو محروم کر دینا۔

بخیل اور قاسی کی تشریح

اَخْرَجَ اَبُوْ حَامِدٍؒ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجِبُ اِجَابَةُ الدَّعْوَةِ اِلٰى طَعَامِ كُلِّ اَحَدٍ اِلَّا اِلٰى طَعَامِ الْبَخِيْلِ وَقَاسِی الْقَلْبِ فَقِيْلَ مِنَ الْبَخِيْلُ فَقَالَ الَّذِیْ لَا يُؤَدِّیْ حَقَّ اللهِ وَبِمَنْ عَلٰى عِبَادَ اللهِ فَقِيْلَ وَمِنَ الْقَاسِی قَالَ الَّذِیْ يَمُوْتُ لَه' مَيِّتٌ يَتَّخِذُهُوْ ضِيَافَتَه' فِیْ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ

ابو حامد رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ کہا آنحضرت (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے ہر ایک دعوت کو قبول کرنا ضرور ہے مگر طعام بخیل اور طعام قاسی۔پوچھا گیا بخیل کون ہے۔فرمایا جس نے حق اللہ اور حق الناس کو نہ ادا کیا ہو۔پوچھا گیا کہ قاسی کون ہے۔فرمایا جس کے گھر میں میت ہو اور تین روز کے اندر ضیافت قرار دے۔

قَالَ (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيه) دَلَّ الْحَدِيْثُ عَلٰى اَنَّه' يُكْرَهُ لِاَهْلِ الْمَصَائِبِ اِتِّخَاذَا الطَّعَام

عَلٰی سَبِیْلِ الضِّیَافَةِ وَلَوْ کَانَ مُهْدِیُ اِلَیْهِمْ فِی بُیُوْتِهِمْ اَمَّالُوا اِلٰی بُیُوْتِ اَقْرُبَاءِ هِمْ وَمَعَارِفِهِمْ فَقَدْ اُختلِفَ فِیْهِ وَالْاَصَحُ اِنَّه' یُکْرَه' اِلٰی ثَلٰثَةِ اَیَّامَ وَتبَیَّنُ اَنَّه' لا یُکْرَه' لِاَهْلِ الْمُصِیْبَةِ اِتَّخاذُ الطَّعَامِ لِلْفُقَرَاءِ وَلا یَکْرَہُ هُمْ اِلَّا کُلِّ مِنْ ذٰلِکَ

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ) کہتا ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اہل مصائب کو بطور ضیافت کے تین روز کے اندر کھانا کھلانا مکروہ ہے۔ اگر تونگروں کے گھروں کو کھانا روانہ کریں مکروہ نہیں۔ اسی میں اختلاف ہے کہ جن کے گھروں کو تونگروں سے کھانا روانہ کیا گیا ان کو کھانا مکروہ ہے یا نہیں۔ بعض نے کہا مکروہ ہے بعض نے کہا مکروہ نہیں صحیح یہ ہے کہ فقرا کو کھانا بالاتفاق مکروہ نہیں اور تونگروں کو کھانا مکروہ ہے

وَیَکْرَہُ لِاَهْلِهٖ اِتِّخاذُ الطَّعَامِ لِلاَقْرُبَاءِ وَالْاَغْنِیَاءِ اِلٰی ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ وَیَکْرَه' لَهُمْ اَکْلُه' اَمَّا بَعْدَ ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ فَلا یَکْرَه' اِتِّخاذُ الطَّعَامِ لِمَنْ مَاتَ لَه' مَیِّتٌ لا لِرُوْحِهٖ وَلا عَلٰی سَبِیْلِ الضِّیَافَتِه وَلا یَکْرَه' اِلْاَکْلُ مِنْه' لا لِلْغَنِیِّ وَلا لِلْفَقِیْرِ یُدْعَی اِلَیْهِ

اور مکروہ ہے تین روز کے اندر تونگر اور اقرباء تونگر کو کھانا کھلانا اور ان کو کھانا اور بعد ایام مصیبت کے ثواب رسانی کا کھانا جیسا ساتواں، دسواں، بیسواں، چالیسواں۔ سہ ماہی شش ماہی اور برسی کا تمام کو بالاتفاق جائز ہے خواہ غنی ہو یا فقیر۔

﴿ فائدہ ﴾

تین روز کے اندر تونگروں کو فاتحہ کا کھانا کھلانا اور ان کو کھانا مسئلہ مختلف فیہ ہے۔ بعض نے مکروہ کہا۔ بعض غیر مکروہ۔ اس مسئلہ کا فیصل امام محمد ابراہیم الحلبی حنفی نے کبیری شرح سنیة المصلم معروف به غنیة المصلی کے آخر کتاب الثامن فی مسائل متفرقه میں فرمایا۔ ملخصاً یہ ہے

ایام مصیبت کے اندر بھی میت کے گھر کا کھانا، کھانا جائز بلا کراہت ہے

وَیَکْرَہُ اِتِّخاذُ الضِّیَافَتِه مِنْ اَهْلِ الْمَیِّتِ لِاَنَّه' شُرِعَ فِی السُّرُوْرِ لا فِی الْحُزْنِ قَالُوْا وَهِیَ بِدْعَةٌ مُسْتَقْبِحَتُه' لِمَا رُوِیَ الْاِمَامُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ بِاِسْنَادٍ صَحِیْحٍ عَنْ جُرَیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ کُنَّا نُعِدُّ الْاِجْتِمَاعَ اِلٰی اَهْلِ الْمَیِّتِ وَمنْعِهُمُ الطَّعَامَ مِنَ النِّیَاحَةِ لا یَخْلُوْا عَنْ نَظْرٍ لِاَنَّه' لا دَلِیْلٌ عَلَی الْکَرَاهَتِه اِلَّا حَدِیْثُ جَرِیْرُ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْمُتقَدِّمَ وَاِنَّمَا یَدُلُّ عَلٰی کَرَاهَتِه ذٰلِکَ عِنْدَ الْمَوْتِ فَقَطْ عَلٰی اَنَّه' قَدْ عَارَضَه' مَادَوَاهُ الْاِمَامُ اَحْمَدِ بِسَنَدٍ صَحِیْحٍ وَاَبُوْ دَاوُدَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ کُلَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَار قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی جَنَازَةٍ فَلَمَّا رَجَعَ اِسْقُبَلَه' دَاعِیٌ اِمْرَاتِهٖ فَجَاءَ وَجِئَی بِالطَّعَامِ فَوَضَعَ یَدَه' وَوَضَحَ الْقَوْمِ فَاکَلُوْا الْحَدِیْثُ فَهٰذَا یَدُلُ عَلٰی اَبَاحَتِه ضُنْعِ اَهْلِ لِلْمَیِّتِ الطَّعَامِ وَالدَّعْوَةِ اِلَیْهِ

یعنی ایام مصیبت میں ضیافت قرار دینا مکروہ ہے اس لئے کہ یہ ایام غم کے ہیں نہ خوشی کے۔ اس لئے کہ امام احمد اور ابن ماجہ بسند صحیح جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے لایا ہے کہ ہم اہل مصیبت کے گھر ایام مصیبت تک کھانا نہیں کھاتے تھے۔ یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے اس حدیث موقوف سے تین روز کے اندر ضیافت کا کھانا جو مکروہ معلوم ہوتا ہے اس سے مراد وقت موت ہے نہ بعد موت یعنی آدمی کے سکرات کے وقت اس کی ضیافت مکروہ ہے نہ بعد انتقال۔ اس لئے اس کے معارض دوسری حدیث متصل آئی ہے جو امام احمد اور ابوداؤد نے بسند صحیح ایک انصاری صحابی سے روایت کیا ہے کہ ہم حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کو ضیافت کی دعوت دی ہم اور آنحضرت (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) آکر ان کے گھر میں کھانا کھائیں۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایام مصیبت کے اندر بھی میت کے باہر کھانا کھانا جائز بلا کراہت ہے اور معارض

حدیث کی تطبیق بھی ہو چکی۔شرح منیۃ المصلی سے معلوم ہوا کہ جن شہروں میں یہ عادت ہے کہ جو لوگ جنازے کے ہمراہ تھے بعد دفن اس مرحوم کے گھر کو آ کر کھانا فاتحہ کا کھاتے ہیں سو یہ تونگروں اور ہر دو کو جائز بلا کراہت ہے۔ چاہیے کہ اس دعوت سے غریبوں کی محروم نہ رکھیں۔

☆....☆....☆....☆

باب ۸۱

بَابُ اَحْکَامِ الْمَوْتٰی مِنَ الْاَحَادِیْثِ وَالْمَسَائِلِ الشَّتّٰی

احکام موتی جو احادیث میں آئی ہیں اور مسائل متفرقہ ہیں

غسل میت پر اجرت دینا مکروہات سے ہے

اَخْرَجَ اَبُوْ سَعِیْدٍ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنَ السُّحْتِ لَا جُرٌّ عَلٰی غُسْلَ الْمَیِّتِ

(ابن ابی الدنیا میں) ابو سعید (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے روایت ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غسل میت پر اُجرت لینا مکروہات سے ہے۔

قبر کن اور حمال کو اجرت دینا جائز بلا کراہت ہے

قَالَ (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) لَا یَتْرُکُ غُسَّالَ اَنْ یَاخَذَ اَخْرَا غُسْلِ الْمَیِّتِ اَمَّا عَلٰی حَمْلِ الْجَنَازَۃِ وَحُفِرَ قَبْرِہٖ وَدَفْنِہٖ فَلَا بَاسَ بِہٖ لَا نَّ الْاَوَّلَ حَسْبَۃٌ وَالثَّانِیْ غَیْرُ حَسْبَتِہٖ

مؤلف (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) کہتا ہے مکروہ اس وقت ہے کہ غسال خود اجرت طلب کرے یعنی بغیر طلب کے اگر اس کو اجرت دیں مکروہ نہیں اور جنازہ اٹھانے والے اور قبر کھودنے والے کو اجرت دینا جائز بلا کراہت ہے کہ یہ امور عبادت سے نہیں اور نہلانا امور جسارت سے ہے اس کی اجرت طلب کرنا مکروہ ہے۔

﴿ فائدہ ﴾

یہ نزدیک متقدمین کے ہے اور متاخرین کے نزدیک جائز بلا کراہت ہے۔ اسی پر فتویٰ ہے جیسا کہ ردالمحتار وغیرہ میں ہے۔

غسال کو میت کے کپڑے دینے اور چالیس روز تک کھانا کھلانے سے میت کو کچھ ثواب نہیں پہنچتا

وَفِی الْقُدُوْرِیْ اِنْ کَانَ مَوْضِعٍ لاَ یَجِدُ مِنْ یَغْسِلَہ' وَیَحْمِلَہ' وَغَیْرَ ھٰؤُلآءِ فَلاَ اَجْرَ لَھُمْ وَاِنْ کَانَ ثَمَّۃَ اُنَاسٌ غَیْرَ ھُمْ فَلَھُمْ اَلْاَجْرُ قَالَ اَمَّا فَغَارَفَہ' النَّاسُ فِیْ بَعْضِ الْبِلاَدِ مِنْ دَفْعِ ثِیَابِ الْمَیِّتِ اِلَی الْغَاسِلِ وَدَفْعِ الطَّعَامِ لِرُوْحِہٖ اِلٰی اُسْبُوْعٍ لَوْ اَنْ بَعِیْنَ اِلَی الْغَاسِلِ فَھُوَ غَیْرُ لاَزِمٍ لاَ ثَوَابَ فِہٖ لِلدَّافِعِ وَلاَ لِلْمَیِّتِ بِاتِّفَاقِ الْعُلَمَاءِ وَلاَ یُبَاحُ لَہ' اَلْاَکْلُ عِنْدَ الْبَعْضِ

اور قدوری میں ہے کہ مقرری غسّال اور حمال کو اجرت دینا جائز ہے۔ بخلاف ان کے جو مقرر نہ ہوں ان کو اجرت نہیں۔ وہ جو بعض لوگوں کی عادت ہے کہ غسال کو میت کے کپڑے دیتے ہیں اور اس کو سات روز یا چالیسویں روز تک کھانا کھلاتا ہے اس کام کو ضروری سمجھتے ہیں اس کا ثواب نہ میت کو پہنچتا ہے نہ دینے والے کی حتی کہ بعض علماء غسال کو وہ کھانا نہیں جائز کہتے ہیں۔

﴿ فائدہ ﴾

مطلب یہ کہ غسال ہی کو کپڑے دینا اور اسی کو کھانا کھلانا لازم ہے کر کے اعتقاد نہ رکھیں اگر حبۃ اللہ غسال کو دیں یا اور کو جائز ہے۔

میت کی تعریف ان کے اعمال حسنہ سے کرنا جائز اور مستحب ہے اور جھوٹی تعریف کرنا جائز نہیں

اَخْرَجَ اَبُو (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) الدَّرْدَاءِ فَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ اِشْتَدَّ اَبُوْ رَوَاحَۃَ کَانَ اَوَّلُنَا یَقُوْلاً وَاٰخِرُنَا فُقُوْلاً وَکَانَ یُصَلِّی الصَّلٰوۃَ لِوَقْتِھَا قَالَ اَلْفُضُوْلُ الْخُرُوْجُ اِلَی الْقِتَالِ وَالْقُفُوْلُ الرُّجُوْعُ عَنِ الْجِھَادِ

ابوداؤد (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) نے روایت کی کہ فرماتے آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کہ جب وفات ہوا ابوداؤد کا تو آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) فرماتے ہے کہ ابو رواحہ زاہدوں اور غازی فی سبیل اللہ تھے۔

فَدَلَّ الْحَدِیْثُ عَلٰی اَنَّ الثَّنَاءَ لِلْمَیِّتِ جَائِزٌ لاَ یَکُوْنُ فِیْہِ حَرَامٌ یَاثَمُ بِہِ الْمَادِحُ وَ یُعَاتِبُہِ الْمَیِّتُ

اس سے معلوم ہوا کہ میت کی تعریف ان کے اعمال حسنہ سے کرنا جائز ومستحب ہے اور جھوٹی تعریفیں کرنا جائز نہیں

میت کو اس کے قبیلے کے قبرستان میں دفن کرنا مستحب اور دور نقل کرنا مکروہ ہے

اَخْرَجَ اَبُوْ نُعَیْمٍ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَدْفِنُوا الْمَیِّتَ فِیْ بَقِیْعَتِہ قَوْمِہ

روایت کی ابونعیم (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) نے کہ فرماتے آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کہ میت کو اس کے قبیلے کے قبرستان میں دفن کرو۔

قال (رحمۃ اللہ علیہ) دَفْنُ الْمَیِّتَ الْقَتِیْلِ فِیْ مَقَابِرِ قَوْمٍ مَاتَ فِیْھِمْ اَحَبُّ وَنَقْلُہ' مِیْلاً اَوْمِیْلَیْنِ لَا بَاسَ بِہِ الزِّیَادَۃِ عَلَیْہِ قِیْلَ یُکْرَہُ وَاِلَیْہِ مَالَ السَّرْخَسِیْ وَقِیْلَ لَا یُکْرَہُ رَحِیْلَہ اَکْثَرُ الْمَشَائِخِ

مؤلف (رحمۃ اللہ علیہ) کہتا ہے کہ میت کو یا شہید کو ان کے قبیلے کے قبرستان میں دفن کرنا مستحب ہے اور میت کو نقل کرنا میل دو میل پر کچھ مضائقہ نہیں بعض نے کہا اس سے دور نقل کرنا مکروہ ہے۔ اکثر نے کہا مکروہ نہیں

﴿ فائدہ ﴾

میت کو دفن کے بعد پھر نکال کر نقل کرنا جائز نہیں

نقل اس کو کہتے ہیں کہ میت کو قبر میں دفن نہ کر کے صرف صندوق میں چند روز کے لیے سونپ کے بعد دفن کرنا۔ میت کو دفن کر کے بعد سال کے اس کو داخل کرنا جائز نہیں۔ جیسا کہ درمختار وغیرہ میں ہے اگر متوفی نقل کی وصیت کی ہو اس وقت دفن کرنا تمام کے پاس ضروری ہے

میت کو تین روز بغیر دفن کے چھوڑ دینا جائز نہیں

وَلَا یَنْبَغِیْ اَنْ یَنْقُلَ قَبْلَ الدَّفْنِ مَسَافَۃَ ثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ فَوْقَ بِحَیْثُ یُفْتِنُ وَیَقْطُرُ

میت کو تین روز بغیر دفن کے چھوڑ دینا جائز نہیں کہ بدبو نہ ہو جائے

میت کو بعد دفن کے قبر سے نہ کرلے کیونکہ قبر سرّ مخفی ہے اللہ عزّ وجل کی جناب سے

اَخْرَجَ لِطَّبْرَانِیْ (رضی اللہ عنہ) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُنْبَشُ بِالْقَبْرِ فَیُکْشَفُ مِرًّا الْمَیِّتَ فَاِنَّ فِی الْقَبْرِ اَسْرَارٌ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی

طبرانی (رضی اللہ عنہ) نے روایت کی کہ فرمایا آنحضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے میت کو بعد دفن کے قبر سے نہ نکالیں تاکہ میت کا حال ظاہر نہ ہو جائے اس لئے کہ قبر اک سرّ مخفی ہے من جانب خدا عزّ وجل۔

قال (رحمۃ اللہ علیہ) لَا یَنْبَغِیْ اِخْرَاجُ الْمَیِّتِ مِنَ الْقَبْرِ بَعْدَمَا دُفِنَ اِلَّا اِذَا کَانَتِ الْاَرْضُ مَغْصُوْبَۃً اَوْاُخِذَتْ بِالشُّفْعَۃِ اَوْ قُرْبَ مِنْھَا تَخْرِیْبُ الْبَحْرِ الْمَاءِ اَوْ دُفِنَ فِیْ دَارِ الْحَرْبِ اَوْانْدَرَسَ الْمَقْبَرَۃُ فِی الْعِمْرَانِ وَاتَّخَذَ النَّاسُ مَزَابِلَ سنان وَیَتْرُکُوْنَ التَّمَامِیْ فِی الذَّھَابِ وَالْمَجِیْءِ عَلَی الْمَقَابِرِ فَاِنَّہ' لَا بَاسَ بِاِخْرَاجِ الْمَیِّتِ بَعْدَ الدَّفْنِ بِعُذْرٍ مِنْ نَحْوِ ھٰذِہِ الْاَعْذَارِ وَعَلَیْہِ الْفَتْوٰی اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ لَا یُنْبَشُ الْقَبْرُ وَلَا یُنْقَلُ الْمَیِّتَ اِلَّا بِعُذْرٍ

مؤلف (رحمۃ اللہ علیہ) کہتا ہے کہ بعد مٹی دینے کے مردہ قبر سے باہر نہ نکالا جائے مگر کسی آدمی کے حق کیلئے۔ مثلاً زمین غصب کی ہو اور مالک زمین کا رہنا پسند نہ کرے یا جس زمین میں دفن کیا وہ حق شفعہ کے باعث دوسرے نے لے لی یا وہاں پانی کا جوش ہے یا مقام نجاست یا وہ کرب ہے یا وہ چلنے کی راہ میں ہو ایسی صورتوں میں میت کو نکال کر دوسری جائے دفن کرنا جائز ہے۔ اسی پر فتویٰ ہے۔ ترمذی نے یونہی روایت کی۔

جس شہر میں میت کا انتقال ہوا اسی شہر میں دفن کرنا مستحب ہے

قالؒ وَالْعُذْرُمَا بَیَّنَہ' فَالْمُسْتَحَبُّ اَنْ یُتْرَکَ الْمَیِّتُ حَیْثُ دُفِنَ لِاَنَّ بَعْضَ الصَّحَابَۃِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَفُنُّوْا فِی الْاَرْضِ الْحَرْبِ وَلَمْ یُنْقَلُوْا مَابُوْنُقِلَ بِعُذْرٍ فَلَا بَاسَ بِہٖ

مؤلف رحمۃ اللہ علیہ کہتا ہے کہ میت کو جس شہر میں انتقال ہو اسی شہر میں دفن کرنا مستحب ہے۔ اس لئے کہ بعض صحابہ دارالحرب میں مدفون ہوئے ان کو دوسرے مقام میں نقل نہیں کئے۔

اور وہاں سے اس کے شہر میں بھی دفن کرنا جائز ہے

وَفِی الْفَتَاوٰی الْخَانِیَه لَوْ مَاتَ بِغَیْرِ بَلْدِهٖ یَسْتَحِبُّ تَرْکَه' فَاِنْ نُقِلَ مِنْ مِصْرٍ اِلٰی مِصْرٍ اٰخَرَ لَا بَاسَ بِهٖ لِاَنَّ یَعْقُوْبَ عَلٰی نَبِیِّنَا وَ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامِ مَاتَ بِمِصْرٍ ثُمَّ نُقِلَ اِلَی الشَّامِ بَعْدَ زَمَانٍ وَسَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ مَاتَ فِیْ صَبْعَةٍ عَلٰی اَرْبَعَةِ فَرسَخٍ مِنْ الْمَدِیْنَةِ وَ نُقِلَ عَلٰی اَعْنَاقِ الرِّجَالِ اِلَی الْمَدِیْنَةِ لَعْدَ مَا دُفِنَ وَکَذَا رُوِیَ نَقْلُ غَیْرِهِمَا

فتاوی خانیہ میں ہے کہ جس آدمی کا انتقال غیر شہر میں ہو وہیں دفن کرنا مستحب ہے۔ اگر وہاں سے اس کے شہر کو لا دیں جائز ہے جیسا کہ یعقوب علیہ السلام مصر میں انتقال کیے بعد ان کے جنازے کو شام میں لا کر دفن کیے اور سعد بن ابی وقاص صحابی رضی اللہ عنہ کا انتقال مدینہ منورہ کے چار کوس کے فاصلہ پر ہوا تھا۔ ان کو مدینے میں لا کر دفن کیے ایسا ہی بہت بزرگوں کو دور سے لا کر دفن کرنا ثابت ہے۔

قبر کے اندر چٹائی، تکیہ اور گدا رکھنا جائز نہیں

اَخْرَجَ اِبْنُ عُمَرَ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم اَصْلِحُوْا مَرْقَدَ مَوْتَاکُم

ابن عمر (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) سے روایت ہے کہ کہا فرمایا آنحضرت ﷺ نے میت کو قبر میں اچھی طرح سے لٹا دیں۔

قَالَ (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ) دَلَّ الْحَدِیْثُ عَلٰی اَنَّه' یَجُوْزُ بَسْطَ الْفَرْشِ فِی اللَّحْدِمِنَ التُّوَابِ وَالْحَصِیْرِ وَالْمُضْرَبَةِ وَفِی الْمُلْتَقَطِ لَا بَاسَ بِهٖ

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ) کہتا ہے اس سے ثابت ہوا کہ قبر کے اندر چٹائی اور تکیہ اور گدا رکھا جائے۔ ملتقط میں

لکھا ہے کہ کچھ مضائقہ نہیں۔

﴿ فائدہ ﴾

یہ قول ضعیف اور لائق عمل نہیں۔ درمختار اور ردالمحتار وغیرہ میں ہے کہ نہیں جائز ہے قبر کے اندر چٹائی اور تکیہ اور گدا رکھنا۔ پس عمل لوگوں کا اسی پر ہے۔

میت کو لائق کفن دینا چاہیے اور عورتوں کو حریر، ابریشم اور کسنبے کا کفن جائز ہے

اَخْرَجَ جَابِر (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم کَفِّنُوا الْمَیِّتَ بِمَایُلِیْقُه'

(ابن ابی الدنیا میں) جابر (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) نے روایت کیا کہ فرمایا آنحضرت (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے میت کو کفن لائق دو

قَالَ (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ) اَیْ بِمَا یَشْرَعُ لَه' فِیْ حَیوٰاةِ الدُّنْیَا فَتَکَفُّنُ الْمُرْءَةَ فِی الْحَرِیْرِ وَالْاَ بْرَیْشَم وَالْمُعَصْفَرِ وَنَحْوَ ذٰلِکَ وَیَکْرَهُ اَنْ یُکْفِنَ الرَّجُلُ فِی الْحَدِیْدِ وَالْمُعَصْفَرِ

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ) کہتا ہے یعنی جو کپڑا حالتِ حیات میں جائز تھا اس سے کفن دینا چاہیے اور عورتوں کو کفن دینا حریر اور ابریشم اور کنسبے جائز ہے نہ مردوں کو

میت کی اطلاع اس کے اقرباء اور تعارف داروں کو دینا ضروری ہے

اَخْرَجَ اَبُوْ عُبَیس (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) اٰذِّنُوا اَقْرَبَاءَ الْمَیِّتِ وَمَعَارِفَه' فَیُصَلُّوْنَ عَلَیْهِ

ابو عبیس (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) نے روایت کی کہ میت کی اطلاع اس کے اقربا اور تعارف داروں کو کرو تا کہ آ کر نماز جنازہ میں شریک ہوں۔

ماتم پرستی پر آنے کی اطلاع دوسرے یا تیسرے روز دینا بدعت ہے

قَالَ (رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) لَا بَاسَ بِاِیۡذَانِ اَقۡرُبَاءِ الۡمَیِّتِ وَاخوانہ لِلۡجَنَازَۃِ کَمَا دَلَّ الۡحَدِیۡثُ عَلَیۡہِ وَلِذَا جَوَّزَ وَالنِّدَاءَ فِی الۡاَسۡوَاقِ بِمَوۡتِ مَنۡ یَعۡرِفُہُ النَّاسُ یَجۡتَمِعُوۡنَ عَلَیۡہِ وَاَمَّا الدَّعۡوَۃِ لِلۡعَزَاءِ فِی الۡیَوۡمِ الثَّانِی اَوِ الثَّالِثِ فَبِدۡعَۃ لَمۡ یَفۡعَلُہ الصَّحَابَۃُ وَلَا التَّابِعُوۡنَ

مؤلف (رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیہِ) کہتا ہے اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اقربا و میت کو اطلاع دینا ضرور ہے۔ اس لئے بازاروں میں منادی کرنا کہ فلاں کا انتقال ہوا ہے جائز ہے۔ یونہی نماز جنازہ کی صلوٰۃ کہنا جائز و مستحب ہے۔ ماتم پرستی کے آنے کے لیے اطلاع دینا دوسرے روز یا تیسرے روز بدعت ہے۔ ایسا صحابہ اور تابعون نے نہ کیا۔

﴿ فائدہ ﴾

مراد بدعت سے بدعت سیئہ ہے۔

مردوں کو ثواب پہنچاؤ قرآن مجید پڑھ کر

اَخۡرَجَ سُلَیۡمَانُ نَوِّرُوۡا وَالۡقُبُوۡرَ مَوۡتَاکُمۡ بِالۡقُرۡآنِ

(ابن ابی الدنیا) نے سلیمان رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ قرآن شریف سے تمہارے قبروں کو منور کرو۔

قَالَ یَعۡنِی الۡحَدِیۡثُ اِجۡعَلُوۡ ثَوَابَ فَاتِحَۃِ الۡقُرۡاٰنِ لِلۡمَیِّتِ فَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یُنَوِّرُ قَبۡرَہٗ وَیَرۡفَعُ عَنۡہُ عَذَابَہٗ

مؤلف کہتا ہے مطلب اس کا یہ ہے کہ قرآن شریف پڑھ کے اس کا ثواب مردوں کو پہنچاؤ۔

﴿ فائدہ ﴾

قرآن شریف پڑھ کے جیسا اپنے مردوں کو بخشنا جائز ہے ویسا ہی انبیاء کرام، اولیاء عظام وصحابہ علیہم رضوان کے نام پر پڑھ کے ہدیہ گزارنا جائز و مستحسن و مروج ہے۔ یونہی حضرت رسول خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی خدمت شریف میں ثواب مال یا بدنی کا ہدیہ گزارنا جائز و مستحسن و مروج ہے، جس سے آنحضرت کے اجر میں زیادتی ہوتی ہے اور کرنے والے کو ثواب حاصل ہوتا ہے جیسا کہ ردالمحتار وغیرہ میں ہے۔ یونہی حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کے نام پر ثواب مالی یا بدنی کا ہدیہ گزارنا مستحسن و مروج ہے۔

میت کو ثواب مالی اور بدنی پہنچتا ہے جس مقام میں اس کی روح ہو

فَاعۡلَمۡ اَنَّہٗ خُوۡلِفَ فِیۡ وُصُوۡلِ ثَوَابِ الۡقُرۡاٰنِ لِلۡمَیِّتِ مَجۡھُوۡرُ السَّلَفِ وَالۡاَئِمَّۃُ الثَّلٰثَۃِ عَلَی الۡوُصُوۡلِ وَ خَالَفَ فِیۡ ذٰلِکَ الۡاِمَامُ الشَّافِعِیُّ

جاننا چاہیے کہ مال کا ثواب مردوں کو پہنچانا تمام ائمہ اربعہ یعنی امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ وشافعی رحمتہ اللہ علیہ و مالک رحمتہ اللہ علیہ و حنبل رحمتہ اللہ علیہ کے بالاتفاق جائز ہے اور ثواب بدنی جیسے قرآن پر ثواب رسائی کرنا جمہور علماء اور امام اعظم رضی اللہ عنہ اور مالک رحمتہ اللہ عنہ اور حنبل رحمتہ اللہ علیہ کے پاس جائز ہے۔ امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ نے اس کا خلاف کیا۔

﴿ فائدہ ﴾

امام نووی نے شرح مسلم میں لکھا ہے کہ اصح ہمارے علماء شافعیہ کے پاس ثواب قرآن کا مردوں کو پہنچتا ہے اور ایسا پہنچانا جائز ہے اور بہت ہمارے علما خواب میں آ کر فرماتے کہ زندے لوگ جو ہم

پر قرآن پڑھ کر ثواب بخشی کرتے ہیں ہم کو پہنچتا ہے حالانکہ ہم دنیا میں اس کے منکر تھے امام قونوی نے فرمایا اہل سنت کا اجماع اس پر ہے کہ مالی اور بدنی ہر دو کا ثواب مردوں کو پہنچتا ہے۔

اَخرَجَ اَبُوْ مُحمَّد السَّمرقَندِیُّ مَنْ مَرَّ عَلَی الْمَقَابِرِ وَقَرَاءَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اِحْدٰی عَشَرَ مَرَّةً ثُمَّ وَهَبَ اَجْرَهَا لِلْاَمْوَاتِ اَعْطَی اللّٰهُ تَعَالٰی مِنَ الْاَجْرِ بَعْدِ الْاَمْوَاتِ بِلَانُقْص

ابو محمد سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ نے (رسالہ فضائل قل ھو اللہ میں) روایت کی ہے جو شخص کہ گزرا قبور پر اور گیارہ بار قل ھو اللہ پڑھ کر اس کا ثواب مردوں کو پہنچایا اللہ تعالیٰ تعداد مردوں کے اس کو اجر دے گا۔

قَالَ (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیه) دَلَّ الْحَدِیْثُ عَلٰی جَوَازِ الْقِرَاةِ لِلْمَیِّتِ وَوُصُوْلِ الْاَجْرِ اِلَیْهِ

مؤلف (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیه) کہتا ہے اس حدیث سے ثابت ہوا کہ قرآن پڑھ کر موتی کو ثواب رسانی پہنچانا ثابت ہے

اِعْلَمْ اَنَّهٗ لَا اخْتِلَافَ فِی اَصْحَابِنَا فِیْ اَنَّ لِلْمَوْتٰی نَفْعًا فِی دُعَاءِ الْاَحْیَاءِ وَالتَّصَدُّقِ لَهُمْ لٰکِنَّهٗ خُوْلِفَ فِی مَکَانِ وُصُوْلِ الثَّوَابِ وَالْاَصَحُّ اَنَّ الْمَثُوْبَةَ یُوْصِلُ اِلَیْهِمْ حَیْثُ کَانُوْا اَنَّ فِی الدُّنْیَا فَفِی الدُّنْیَا اَنْ فِی الْقُبُوْرِ فَفِی الْقُبُوْرِ اَنَّ فِی اَبْنِیَةِ الْبُیُوْتِ فَفِی الْاَبْنِیَةِ وَاَنَّ عِنْدَ رَوْضَةِ الرَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَعِنْدَ الرَّوْضَةِ اِنَّ فِی السَّمَاءِ فَفِی السَّمَاءِ اَنَّ عِنْدَ رَبِّهِمْ فَعِنْدَهٗ تَعَالٰی اِحْسَانِهٖ اَنَّ فِی الْجَنَّةِ فَفِی الْجَنَّةِ اَنَّ عِنْدَ عِیْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ فَعِنْدَهٗ وَمَارُوِیَ فِی الْحَدِیْثِ اَمَرَ اللّٰهُ تَعَالٰی جِبْرَئِیْلَ اَنَّهٗ فَالْغَرْقِی اِلٰی قَبْرِہٖ مَحْمُوْلٌ عَلٰی اَنَّهٗ فَالْغَرْقِی وَالْاَکْلِیّ وَهٰذَا هُوَ مَذْهَبُ اَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ

جان تو کہ ہمارے اصحاب کے پاس بالاتفاق ثواب مالی اور بدنی مردوں کو پہنچانا ثابت ہے اور

اس کا ثواب ان کو پہنچتا ہے جس مقام میں روح ہو یا نفس قبر کے پاس یا اس کے گھر میں یا روضہ رسول خدا (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) میں یا آسمان یا مقام علیین یا جنت یا دوزخ میں۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ اللہ فرشتے کو حکم کرتا ہے کہ اس کی روح اس قبر پر پہنچا دیں۔ مطلب اس کا یہ ہے کہ روح جس مقام میں ہو اس کا ثواب پہنچا دے گا وہ میت غرق ہو یا جل گیا ہو یہی ہے مذہب اہلسنت وجماعت کا

قرآن شریف قبور کے نزدیک پکار کر پڑھنا

حضرت امام اعظم (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) کے نزدیک مکروہ ہے

وَاعْلَمْ اَنَّ قِرَاَةَ الْقُرْاٰنِ عَلٰی ظَهْرٍ فِی الْمَقَابِرِ یُکْرَهُ عِنْدَ اَبِی حَنِیْفَةَ وَعِنْدَ مُحَمَّدٍ لَا یُکْرَهُ وَبِهٖ اَخَذَ مَشَائِخُنَا

جان تو کہ قرآن شریف نزدیک قبروں کے پڑھنا نزدیک امام اعظم (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) کے مکروہ ہے اور نزدیک امام محمد (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) کے مکروہ نہیں اسی پر فتویٰ ہے ہمارے علماء کا۔

﴿ فائدہ ﴾

امام اعظم (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) جو مکروہ کہتے ہیں محمول جہر پر ہے یعنی قرآن نزدیک قبور کے پکار کر پڑھنا نزدیک امام اعظم (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) کے مکروہ ہے اگر آہستہ پڑھیں مکروہ نہیں اور امام محمد (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) کے پاس جہر مکروہ نہیں۔

جیسا کہ سورہ تبارک پکار کر پڑھنا مکروہ نہیں ویسے ہی کل قرآن شریف پکار کر پڑھنا نزدیک قبور کے جائز بلا کراہت ہے

اسی پر فتوی ہے جیسا کہ امام عبدالغنی نابلسی حدیقۃ الندیہ اور علامہ طیبی شرح مشکوٰۃ میں اور دیگر علما اپنے کتب میں لکھے ہیں۔ وَقَالَ بَعْضُهُمْ سِوٰی سُوْرَةِ الْمُلْكِ يُكْرَه' جَهْرًا وَامَّا الْمَخافَته فَلَابَاسَ بِهٖ وَقِرَاةُ سُوْرَةِ الْمُلْكِ لَا يُكْرَهُ جَهْرًا وَلَا مَخافَته وَعَلٰى هٰذَا الْيَوْم

بعض نے کہا سورہ تبارک کا پکار کر پڑھنا مکروہ نہیں بالاتفاق اسی پر فتوی ہے

﴿ فائدہ ﴾

یونہی کل قرآن کا پکار کر پڑھنا نزدیک قبور کے جائز بلا کراہت ہے۔ جیسا کہ حَدِيْقَةُ النَّدِيه وغیرہ میں ہے

قرآن شریف پڑھتے وقت سامعین کا خاموش رہنا واجب ہے

اَخْرَجَ اَبُوْاَمَامَةَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْرَؤُا الْقُرْآنَ جِهْرًا فِی الْمَجَامِعِ

ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مت پکار کر پڑھو مجلسوں میں قرآن کو۔ یہ اس وقت ہے کہ لوگ آپس میں کلام کرتے ہیں۔

قَالَؒ مَعْنَاهُ فِی قَوْمٍ مَشَاغِيْلَ فَدَلَّ الْحَدِيْثُ عَلٰى اَنْ خَتَمَ الْقُرْآنَ اَيَّامَ التَّعْزِيَته فِی مَجْمَعِ نَاسٍ يَشْغُلُوْنَ بِالْكَامِ وَغَيْرِهٖ يُكْرَه' وَالِذَا قَالَ الْمَشَائِخُ اِتَّخَذَ النَّاسُ خَتَمَ الْقُرْآنِ يَوْمَ التَّعْزِيَةِ عِبَادَةٌ حَسَنَةٌ وَيَظُنُّوْنَ اَنَّه' حَسْبَةِ فِی اللّٰهِ وَيَرْجُوْنَ الثَّوَابَ وَلَا يُشْعِرُوْنَ بِمَا

يَاتُوْنَ مِنْ اُمُوْرِ مُحَرَّمَةٍ وَ مَكْرُوْهَةٍ مِنْ تَرْكِ سُجُوْدِ التِّلَاوَةِ الْوَاجِبَةِ وَتَاخِيْرُ الْوَاجِبِ يُوْجِبُ الْاِثْمَ وَالْقِرْئَةُ جِهْرًا عِنْدَ قَوْمٍ مَشَاغِيْلَ

اس سے معلوم ہوا کہ ختم قرآن کرنا ایام تعزیت میں جب لوگ آپس میں بات چیت کرتے ہیں مکروہ ہے اس لئے علماء نے فرمایا کہ لوگ تعزیت کے دن ختم قرآن کرتے ہیں حالانکہ لوگ بات چیت کرتے ہوں اور اس وقت سجدہ تلاوت نہ کرنا اور بلند آواز سے پڑھنا بالکل جائز نہیں۔

﴿ فائدہ ﴾

قرآن پڑھنے کے وقت سامعین کا خاموش رہنا واجب ہے۔ خواہ ایصال ثواب کے لیے قرآن خوانی ہو یا خالی قرآن خوانی ہو۔

قرآن مجید پڑھنے کے آداب

وَالْجَهْرُ بِالْقِرْءَةِ فِی غَيْرِ الْوَاجِبِ مَكْرُوْه وَالْقِيَامُ الدَّاخِلُ عَلَيْهِ وَتَرْكُ تَعْظِيْمِ الْقُرْآنِ حَرَامٌ وَالْاِنْتِظَارُ بِقِرْءَةِ الْقُرْآنِ لِرُوْسَاءِ الْقَوْمِ وَهُوَ مَكْرُوْهٌ وَاَخْذُ الْمُصَاحِفِ مِنَ الْقُوْةِ وَتَعْجِيْلِهِمْ فِی الْقُرْاَةِ اِذَا حُضِرَ شَرِيْفُ الْقَوْمِ لِيَقُوْمَ هُوَ مَكْرُوْهٌ وَبَعْضُهُمْ عَلٰى طَرِيْقِ الْغِنَاءِ يُرْفَعُوْنَ الصَّوْتِ بِالْقُرْآنِ وَهُوَ حَرَامُ وَيُطْعِمُوْنَ الْاَجْرَةَ فِی الْقِرْءَةِ وَقِرْءَةُ الْقُرْآنِ بِالْاُجْرَةِ مَكْرُوْةٌ قَالَ مَشَائِخُنَا اِنْ خَتَمَ الْقُرْآنَ جِهْرًا بِالْفَارِسِيَّةِ سيارہ خَوَانِیْ بِدْعَةٌ مَعَ اَنَّ الصَّحَابَةَ اِتَّقُوْا عَلَى النَّهِيِ عَنْ تَصْغِيْرِ الْقُرْآنِ تَجْرِيَّةِ اِلَّا اَنَّ بَعْضَ الْمُتَاخِّرِيْنَ اِسْتَحْسَنُوا ذٰلِكَ تَسْهِيْلًا لِلْخَتْمِ نَظْرًا اِلٰى عُمُوْمِ الْبَلْوٰی فَاِنْ فَعَلُوْا لَا بُدَّ يَنْبَغِیْ اَنْ يَجْلِسَ الْقُرَّآءِ فِیَ مَوْضِعٍ عَلَاحَدَةٍ لَا يُفْطِرُوْنَ اِلَى الْقِيَامِ الدَّاخِلِ ثَمَّه وَلَا يَقْرَؤُنَ الْقُرْآنَ جِهْرًا بِقُوا عِدِ الْغِنَاءِ بَلْ يَقْرَؤُنَ بِالْمَخافَةِ وَلَا يَنْتَظِرُوْنَ اِلَى الْقِيَامِ الدَّاخِلِ ثَمَّه وَلَا يَقْرَؤُنَ

اَلْقُرْآنَ جِهْرًا بِقُوا عِدِ الْعِنَاءِ بَلْ يَقْرَوْنَ بِالْمَخَافَةِ وَلَا يَنْتَظِرُوْنَ فِي الْقِرَةِ مَجِيْئُ اَحَدٍ وَلَا يُطْعِمُوْنَ الْاُجْرَةَ بَلْ يَقْرَؤُنَ حَسْبَةً لِلّٰهِ وَلَا يَقْفُوْنَ الْجَعْلَ وَالدُّعَاءَ لِلْمَيِّتِ عَلٰى مِسٰى اَحَدٍ شَرِيْفٍ نَحْوَ ذٰلِكَ مِمَّافِيْهِ خِفَا فَةٌ فِي شَانِ الْقُرْآنِ الْمَجِيْدِ وَاِلَّا فَالتَّرْكُ اَوْلٰى وَالْاَمْرُوَالْمَشْرُوْعُ عَلٰى هٰذَا وَالنَّاسُ عَنْهُ غَافِلُوْنَ

قرآن کو ہروقت بلند آواز سے پڑھنا مکروہ ہے قرآن پڑھنے کے وقت کسی کے لیے قیام نہ کریں قوم کی انتظاری کے لیے قرآن خوانی شروع کر کے پھر موقوف کرنی مکروہ ہے۔قرآن جلد پڑھ کے ختم کردینا تو انگروں کو قیام کرنے کے خیال سے مکروہ ہے۔قرآن کو طریق موسیقی پر پڑھنا جائز نہیں اور اس کو اجرت کے خیال سے پڑھنا مکروہ ہے۔علماء نے فرمایا یہ جو عادت ہے کہ مجلس میں قرآن کے پاروں سے ختم قرآن بھرا کرتے ہیں اس طور سے پڑھنا اور قرآن کے اجزا کرنا صحابہ کے زمانے میں نہ تھا اس کو علما ومتاخرین نے مستحق جانا ہے تا کہ جلد ختم قرآن ہو۔اسی پر فتویٰ ہے۔چاہے کہ قرآن خوانوں کو علیحدہ مقام میں بٹھا دیں تا کہ ان کو کسی تو نگروں کے قیام کی ضرورت نہ ہو۔قرآن کو اجرت کے خیال سے اور قواعد موسیقی سے نہ پڑھیں بلکہ نیت سے ثواب کے پڑھیں اور پھر تو انگر آئے بعد دعا کو مکرر نہ کریں اس میں سبکی ہے۔ان باتوں کا خیال رکھنا ضرور ہے۔

وَفِي الْفَتَاوِى الْكَبِيْرِىْ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ثَلٰثًا عِنْدَ خَتْمِ الْقُرْآنِ لَمْ يَسْتَحْسَنَهَا بَعْضٌ وَمَاكَانَ عَمَلُهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ مرعَلَيْهِ وَلَا عَمَلُ السَّلَفِ حَيْثُ لَمْ يَرَوْا مِنَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِيْنَ ذٰلِكَ وَقَالَ الْفَقِيْهُ اَبُو اللَّيْثُ هٰذَا شَيْءٌ اِسْتَحْسَنَهٗ اَهْلَ الْعِرَاقِ وَاَئِمَّةُ الْاَمْصَارِ لِجَبْرِ نُقْصَانٍ دَخَلَ فِي قِرْءَةِ الْبَعْضِ فَلَابَاسَ بِهٖ اِلَّا اَنَّ بَعْضَ الْغِنَاءِ يَقْرُوْنَ بِصَوْتِ الْغِنَاءِ وَهُوَلَا يَجُوْزُ فَيُمْنَعُ

فتاوی کبیری میں ہے یہ جو عادت ہے کہ ختم قرآن کے وقت تین بار قل هو الله پڑھتے ہیں اس طور کی عادت گو کہ آنحضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) اور صحابہ و تابعین کی نہ تھی مگر اس کو علماومتاخرین نے بہتر جانا ہے تا کہ جبر نقصان ہو یہ بہتر ہے۔چاہے کہ قواعد موسقی سے نہ پڑھیں بلکہ الحان عرب سے پڑھیں۔

قبر جتنی عمیق کھودے اتنی ہی بہتر ہے

اَخْرَجَ سُفْيَانُ بْنُ زُهَيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمِقُوا الْقُبُوْرِ وَالْحِدُوْهَا فَاللَّحْدُ يُوَ سَعِهُ اللّٰهُ اَوْيُنَوِّرُهٗ اِنْ شَاءَ

سفیان بن زہیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا آنخضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے قبر کو عمیق کھودو اور بغلی بنا و اللہ تعالیٰ کشادہ کر دیتا ہے قبر کو جتنا چاہے۔

قَالَ دَلَّ الْحَدِيْثُ عَلٰى اَنَّهٗ يُحْفَرُ الْقَبْرُ عَمِيْقًا لِاَ نَّهٗ اَحْفَظُ وَيَامَنُ الْمَيِّتَ مِنَ الْبَهِيْمَةِ ثُمَّ قِيْلَ يَكُوْنُ عُمْقُهٗ عَلٰى قَامِةِ طُوْلًا وَنِصْفُهَاعَرْضًاوَاَنَّ لسُنَّةَ هُوَ اللَّحْدُ وَالشَّقُّ لِلشَّافِعِيْ اَمَّالَا بَاسَ بِالتَّابُوْتِ اِنْ كَانَتِ الْاَرْضُ رِخْوَةًلَا لِزِيْنَةِ الدُّيْنَارِيَاءَ

مؤلف رحمتہ اللہ علیہ کہتا ہے اس حدیث سے ثابت ہوا کہ قبر کو جتنا عمیق کھودیں اتنا بہتر ہے۔اس سے محفوظیت میت کی موذی جانور سے متصور ہے۔بعض نے کہا قبر کا عمق ایک قد آدم سے ہو بعض نے کہا نصف قد اور ہمارے مذہب حنفیہ میں بغلی سنت ہے اور شافعیہ کے پاس شق۔اگر زمین نرم ہو میت کو صندوق میں رکھنا جائز ہے نہ ریا کی نیت سے

فَجَلَسَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهٖ وَالنَّاسُ يُعِزُّوْنَهٗ فَقِيْلَ لَهٗ فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ اَوَلَمْ يَكُنْ مُكْرِمًا عِنْدَنَا حضرت رسول خدا (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) گھر میں تشریف رکھے تھے صحابہ آپ سے تعزیت کرتے تھے اس سے پوچھا گیا فرماتے یہ کام عمدہ ہے۔

مسجد اور گھر میں تعزیت ادا کرنا جائز اور مستحب ہے

قَالَ دَلَّ الْحَدِيْثُ عَلٰى اَنَّ الْجُلُوْسَ لِاَهْلِ الْمُصِيْبَةِ فِى الْمَسْجِدِ اَوْفِى الْبَيْتِ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ وَالنَّاسُ يَعْزُّ وْهُمْ لَا بَاسَ بِهٖ لِاَنَّ فِيْهِ اِظْهَارَ اَنَّ الْمَيِّتَ كَانَ عِنْدَهُمْ ذَا اِعْزَازٍ وَكَرَامَةٍ فَاَمَّا الْجُلُوْسَ عَلٰى بَابِ الدَّارِ فَاِنَّه' نَهِىَ عَنْهُ

مؤلف رحمتہ اللہ علیہ کہتا ہے معلوم ہوا کہ مسجد یا گھر میں بیٹھنا اور لوگ آ کر تعزیت پرسی کرنا جائز ومستحب ہے۔ اس سے میت کی بزرگی ظاہر ہوتی ہے چاہے گھر کے دروازے کے پاس راہ میں نہ بیٹھے جو ممنوع ہے۔

میت پر پہلی رات بھاری ہے

اَخْرَجَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللَّيْلَةُ الْاُوْلٰى عَسِيْرَةٌ عَلَى الْمَيِّتِ فَتَصَدِّ قُوْا وَلَوْبِيَسِيْرَةٍ

ابن ابی الدنیا اور جامع الخلال نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ فرمائے آنخضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے پہلی رات میت پر بھاری ہے ثواب بخشی کرو اور فاتحہ دو ان کے نام پر گو کہ شئ قلیل ہو۔

قَالَ رُوِىَ اَنَّ اللَّيْلَةَ الْاُوْلٰى يَصْعَبُ عَلَى الْمَيِّتِ الْقَبْرِفِيْهَا فَعَلٰى اَوْلِيَآءِهٖ اَنْ يَتَصَدَّقُوْالَه' وَلَوْ بِشَئٍ قَلِيْلٍ

مؤلف کہتا ہے (ابن ابی الدنیا نے عبداللہ بن مسعودؓ سے) روایت کیا کہ فرمائے آنخضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) پہلی رات میت پر بھاری ہے پس ضرور ہے اقربا پر کہ میت کے نام پر فاتحہ دیں ماحضر اشیا پر گو کہ قلیل ہو۔

﴿ فائدہ ﴾

مردوں کے نام پر فاتحہ دینے کا بیان

مصابیح میں یہ حدیث ہے فرمائے آنخضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) لَا يَاتِىْ عَلَى الْمَيِّتِ اَشَدُّ مِنْ اَوَّلِ لَيْلَةِ فَارْ حَمُوا مُوْتَاكُمْ بِشَىْءٍ مِنَ الصَّدْ قَةِ پہلی رات میت پر بھاری ہے۔ پس کسی چیز سے بھی ثواب بخشی اور فاتحہ دو میت کے نام پر۔ امام سیوطی (رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ) شرح الصدور میں فرمایا طبرانی نے اوسط میں سعد ابن عبادہؓ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نَعَمْ وَلَوْ بِكُرَاعِ شَاةٍ مُحَرَّقَةٍ میت کے نام پر فاتحہ دو گو کہ جلے ہڈ پر ہو اور ابن ابی الدنیا نے عبداللہ بن مسعود (رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ) سے روایت کیا ہے کہ کہا فرمائے آنخضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) طعام موجودہ پر بنام مردوں کے فاتحہ دو اور ابن ابی الدنیا نے انس (رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ) سے روایت کیا کہ رسول (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) روبرو کھانا رکھ کے فاتحہ دیئے اور اس کا ثواب مردوں کو پہنچاتے۔ امام نابلسی (رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ) نے حدیقة الندیہ میں فرمایا کہ روبرو کھانا یا میوہ یا دیگر اشیاء ماکولہ کو رکھ کے فاتحہ دینا بعد اس کو تناول کرنا جائز ومستحب ہے حضرت رسول خدا (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کے زمانے سے اب تک اس پر عمل ہے اگر طعام فاتحہ کو پہلے کھا کے بعد فاتحہ بھی دینا جائز ہے پس احادیث بالا و دیگر کتب سے معلوم ہوا کہ کھانا اور اشیاء کو روبرو رکھ کے فاتحہ دینا اور اس کا ثواب مردوں کو پہنچانا مستحب اور طریق سنت ہے۔

رُوِىَ اَنْ يُّصَلِّى رَكْعَتَيْنِ بِالْفَاتِحَةِ وَاٰيَةِ الْكُرْسِىِّ عَشْرًا وَفِى رِوَايَتِه يَقْرَءُ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ بَعْدَا اٰيَتِهِ الْكُرْسِىِّ عَشْرَ مَرَّاتٍ فِىْ كُلِ رَكْعَةٍ وَعَلَيْهِ عَمَلُ الْمَشَائِخِ فِى زَمَانِنَا وَ يَهَبُ لَه' الثَّوَابُ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُنَوِّرُ قَبْرَه' وَيُعْطِيْهِ مَايَكْشِفُ بِهٖ كُرْبَتَه' وَوَحْشَةَ الْقَبْرِوَ يَنْبَغِى اَنْ يُوَاظَبَ عَلَى الصَّدَقَةِ لِلْمَيِّتِ اِلٰى سَبْعَةِ اَيَّامٍ وَقِيْلَ اَرْبَعِيْنَ فَاِنَّ لِلْمَيِّتِ يَتَشَوَّقُ اِلٰى بَيْتِهٖ

(ابن ابی الدنیا نے انس بن مالک (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے روایت کیا ہے کہ فرمائے رسول خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) میت کے نام پر ادنی درجہ دو رکعت نفل ادا کرو ہر رکعت میں سورئہ فاتحہ اور آیت الکرسی دس بار اور ایک روایت میں ہے کہ بعد سورہ فاتحہ کے دس بار آیت الکرسی اور الھکم التکاثر پڑھے اس پر علماء کا عمل درآمد ہے بعد اس کے اس ثواب روح میت پر بخشے تحقیق اللہ تعالیٰ نور دار کرتا ہے قبر کو اور کھول دیتا ہے سختی اور وحشت قبر کو۔ (ابن ابی الدنیا اور جامع الخلال نے عبداللہ بن مسعود (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے روایت کیا ہے فرمایا رسول خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے) ضرور ہے میت کے لیے سات روز تک اور سات روز سے چالیس روز تک فاتحہ دیویں اس لئے کہ روح میت کی ان ایام میں گھر تک آتی ہے اور انتظاری ثواب بخشی اور فاتحہ کرتی ہے۔

﴿ فائدہ ﴾

اس حدیث سے ساتواں اور چالیسواں ثابت ہوا۔ چاہیے کہ تعمیل حدیث کے لیے ساتویں دن اور چالیسویں دن فاتحہ کریں۔ مسلم شریف کی کتاب الحدود میں بریدہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے روایت ہے کہ جب ماعزؓ اسلمی (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) کا انتقال ہوا اس کے دوسرے دن یا تیسرے دن آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) تشریف لائے۔ فرمایا ماعز (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) کے لیے مغفرت مانگو ہم نے کہا ماعز (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) کو اللہ بخشے۔ اس حدیث سے میت کے تیسرے دن فاتحہ بخشی اور دعا مغفرت کرنا ثابت ہوا سرور دو جہان (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا وفات ابراہیم (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) کے تیسرا روز اشیاء موجودہ یعنی کھجور اور دودھ پر فاتحہ دینا اور فاتحہ و سہ قل ھو اللہ پڑھنا پیشتر نقل ہو گیا ہے اور مجموع الروایات میں ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حمزہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) کی زیارت تیسرے دن اور دسواں، شش ماہی اور برسی کئے۔ جس نے انکار کیا اس نے آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اور صحابہؓ کا انکار کیا اور امام ابن حجر

عسقلانی (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ) مطالب عالیہ میں بروایت ثقات فرمایا کہ کہا طاؤس (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) نے کہ مردے اپنے قبور میں سات روز تک آزمائے جاتے ہیں تو صحابہ کرام سات روز تک فاتحہ رسانی کرتے تھے۔ اس حدیث سے یہی ثبوت ساتویں کا نکلا رسالہ وسیلۃ النجات میں عمدۃ الفتاوی سے مرقوم ہے کہ مخصوص میت کے تیسرے دن بوقت فاتحہ عود و عنبر جلانا اور اشیاء خوشبودار رکھنا اصل تابعین سے ثابت ہے جو سلطان عمر ابن عبدالعزیز (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) کی بی بی اور ان کی لڑکی ام ہانی (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا) نے روبرو جماہیر صحابہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم) کے کی ہے۔ کسی صحابی نے اس پر انکار نہ کیا۔ اس وقت سے اب تک رائج ہے ایسا ہی امام بزدوی نے رسالہ مضروق میں لکھا ہے اور شاہ عبدالعزیز دہلویؒ نے تفسیر عزیزیہ سورہ بقرہ میں فرمایا کہ فاتحہ دوئم، سوم، چہلم و سہ ماہی و شش ماہی و برسی جائز و مستحسن ہے اور جس نے نیت کیا کہ اسی روز کرے تو ثواب پہنچتا ہے دوسرے روز کرے تو نہیں پہنچتا اس نیت سے فواتح مذکور کرنا مکروہ ہے نہیں۔

میت کی روح کا اپنے گھر کو سات روز تک آنا اور انتظار کرنا ثواب اور فاتحہ رسانی کے لیے

رَوَی اَنَّ رُوْحَ الْمَیِّتِ الْمُوْمِنِ یُرخَّصُ لَہ، کُلُّ لَیْلَۃٍ فَیُسْجِیُ فِی بَیْتِہٖ اِلٰی سَبْعَۃِ اَیَّامٍ ثُمَّ یَاْلُفُ ذٰلِکَ الْمَنْزِلُ فَیُرَخَّصُ لَہ، غِبًّا فَیَاْتِیْ فِی لِلْاَوْقَاتِ الْفَاضِلَۃِ

(ابن ابی الدنیا نے انس (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) ابن مالک (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے روایت کیا کہ کہا فرمایا آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے) میت کی روح اپنے گھر کو سات روز تک آتی ہے بعد اس کے ایام فاضلہ میں آتی ہے اور انتظاری کرتی ہے ثواب رسانی اور فاتحہ کی۔

﴿ فائدہ ﴾

امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ نے احیاء العلوم میں روایت کیا کہ فرمایا آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے روحین مومنین کی جمعہ کے روز اپنے گھروں کو آتی ہیں اور ندا کرتی ہیں اے اولاد واقربا ہمارے نام پر فاتحہ ہو جب مردوں کے نام سے فاتحہ دیں دے روحیں خوش ہوتی ہیں ورنہ بددعا دیتے ہیں الحدیث۔

اَخْرَجَ الْبُخَارِیُ اَنَّ لِاِنْسَانِ بَطْنَةً وَمَا خَلَقَ اللّٰہُ تَعَالٰی شَیْئًا اَطْیَبُ مِنَ الرُّوْحِ وَمَا خَرَجَ مِنَ الْاِنْسَانِ یَغْرَسُ التَّخیل اِلَّا اَنْتَن الْحَیَاتُ وَالْعَقَارِبُ فَانْتِھُوْا یَا اُوْلِی الْاَلْبَابِ وَاِلٰی رَبِّ الْاَرْبَابِ مَعْرِ جَنُمُ وَالْمَاٰبِ

بخاری نے روایت کی میت کا شکم پہلے بوسیدہ ہو جاتا ہے۔ سوائے روح کے ہر چیز بوسیدہ ہو جاتی ہے (مراد اس سے میت کافر و فاسق ہے)

قَالَ رُوِیَ اَنَّ الرُّوْحَ یَتَحَسَّرُ یَتحزَّنُ عَلٰی حَالَةِ الْبَدْنِ بَعْدَ الْمُوْتِ یَتحزَّنُ الْحَیّ عَلٰی تَغَیّرُ صُوْرَتِہٖ قُرُوْحًا وَنَتَیْنَا فَائبْدَاءِ خَلْقِہِ الْاِنْسَانِ مِنْ مَاءٍ مَّھِیْن یَخْرُجُ مِنْ یَتحزَّنُ الْبَوْلِ ثُمَّ نَشَاءَ فِیْ بَطْنِ اُمِّہٖ مِنْ دَمِ الْحَیْضِ وَھُوَ اَنْتَنُ الدِّمَاءِ ثُمَّ خَرَجَ مِنْ بَالِھَا ثُمَّ اِنْشَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی خَلْقًا اٰخَرَ وَقَالَ وَلَقَدْ کَرَّمْنَا بَنِیْ آدَمَ وَقَالَ فِیْ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ فَاِنْ عَمِلَ صَالِحًا یُعَیّرُ جِسْمُہٗ فِی الْبَرْزَخِ وَھُوَفِی الْقِیَامَةِ اَحْسَنُ کَالْبَدْرِفَھُوَ فِی الْقَبْرِ اَنْتَنَ یَاکُلُہُ الَّذِی اَنَ وَ فِی الْقَیَامَةَ اِقْبَحُ فِی النَّارِ یَاکُلُہٗ

مؤلف رحمتہ اللہ علیہ کہتا ہے حدیث میں آیا ہے کہ روح بدن کی حالت پر بعد موت کے حسرت اور غم کرتا ہے جیسا کہ زندہ آدمی اپنے جسم پر ثبور آنے سے غمگین ہوتا ہے۔ پس خدا نے انسان کو ایک قطرہ منی سے پیدا کیا اس کو مخرج بول سے ظاہر کر کے شکم مادر میں پہنچا کر خون منجمد کیا بعد مغضہ کے روح کو پھونکا پھر

اسکو انسان بنا کے وَلَقَدْ کَرَّمْنَا بَنِیْ آدَمَ کے خطاب سے مکرم و معظم کیا اور عمدہ چہرہ دیا اگر وہ انسان اعمال صالحہ کرے یہ جسم ظاہری اس کا فانی نہ ہوگا اور قیامت کے دن چودہویں رات کے چاند کے مانند اس کا چہرہ روشن ہوگا۔ اگر اعمال برے ہوں تو اس کے جسم کو مٹی کھاوے گی تب سانپ اور بچھو جس کو ڈسیں گے قیامت کے دن بد چہرہ ہو کر اٹھے گا۔

☆....☆....☆....☆

باب ۸۲

بَابٌ فِیْ بَیَانِ مُدَّةِ الْبُرْزَخِ

بیان میں مدت برزخ کے

دنیا کی مدت سات ہزار سال ہوگی

اَخْرَجَ الْحَكِيْمُ التِرْمِذِیُّ فِیْ نَوَادِرِ الْاُصُوْلِ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مُحَمَّد حَدَّثَنَا يَعْلٰی بْنُ الْحَدِيْثُ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّفَاعَةُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِمَنْ عَمِلَ الْكَبَائِرَ مِنْ اُمَّتِیْ ثُمَّ مَاتُوْا عَلَيْهَا فَهُمْ فِیْ بَابِ الْاَوَّلِ مِنْ جَهَنَّمَ لَا تَسْوَدُّ وُجُوْهُهُمْ وَلَا تَزْرَقُّ اَعْيُنُهُمْ وَلَا يُغَلُّوْنَ بِيالْاَغْلَالِ وَلَا يَقْرَبُوْنَ مَعَ الشَّيَاطِيْنِ بِالْاَصْفَادِ وَلَا يُقْرَبُوْنَ بِالْمَقَامِعِ وَلَا يَطْرَحُوْنَ فِی الْاِدْرَاكِ مِنْهُمْ مَنْ يَمْكُثُ فِيْهَا سَاعَةً ثُمَّ يَخْرُجُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَمْكُثُ فِيْهَا يَوْمًا ثُمَّ يَخْرُجُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَمْكُثِ فِيْهَا شَهْرًا ثُمَّ يَخْرُجُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَمْكُثِ فِيْهَا سَنَةً ثُمَّ يَخْرُجُ وَاَطْوَالُهُمْ فِيْهَا مَنْيَمْكُثُ مِثْلَ الدُّنْيَا مُذْيَوْمِ خُلِقَتْ اِلٰی يَوْمِ اُفْنِيَتْ وَذٰلِكَ سَبْعَةُ الْاٰنِ سَنَةٍ

حکیم ترمذی نے روایت کی ہے نوادر الاصول میں ابو ہریرہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے کہ فرمایا ۔رسول خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے میری شفاعت جو قیامت کے دن ہوگی خاص میری امت کے اہل کبائر کو ہے بعض کے منہ سیاہ اور کبود چشم اور مسلسل بزنجیر ہونگے اور بعض نہیں بعض کو ایک لحظ اور بعض کو ایک ساعت اور بعض کو ایک دن اور بعض کو ایک مہینہ اور بعض ایک سال اور بعض مدت دنیا سات ہزار سال عذاب ہو کے رستگاری ہوگی۔

قَالَ فِی الْحَدِيْثِ فَوَائِدُ وَدَلَّ عَلٰی اَنَّ مُدَّةَ بَرْزَخِ الدُّنْيَا لِاَوَّلِ الْمَوْتٰی سَبْعَةُ الَافِ سَنَةٍ يَنْقُصُ نِيْفٌ وَالْاٰخِرُهُمُ الْمَرَاتِبُ حَتّٰی اَنَّ بَرْزَخَ مَوْتٰی اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْفُ سَنَةٍ لَا وَّلِهِمْ بِزِيَادَةِ نِيْفِهٖ اَخْرَجَ ابْنُ عَسَاكِرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَلِكٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَضٰی حَاجَةً لِمُسْلِمٍ فِی اللّٰهِ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ عُمُرَ الدُّنْيَا سَبْعَةَ الَافِ سَنَةٍ صَامَ نَهَارَهٗ وَقَامَ لَيْلَهٗ وَ اَخْرَجَ اَنَّ عَدِیَّ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرُ الدُّنْيَا سَبْعَةٌ مِنْ اَيَّامِ الْاٰخِرَةِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَاِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَاَلْفِ سَنَةٍ مَاتَعُدُّوْنَ قَالؒ فَثَبَتَ اَنَّ بَرْزَخَ الدُّنْيَا سَبْعَةُ الَافِ سَنَةٍ الزِّيَادَةِ وَالنُّقْصَانِ عَلٰی اَزْمِنَةِ تَدْرِيْجِ الْمَوْتٰی اَخْرَجَ الطِّبْرَانِیُّ عَنِ الضُّحَاكِ بْ رَسَائِلِ الْجُهْنِیِّ قَالَ قَالَ رَاَيْتُ رُؤْيَا نَقْصَصْتُهَا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ فَاِذَ اَنَا بِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلٰی مِنْبَرٍ فِيْهِ سَبْعُ دَرَجَاتٍ وَاَنْتَ فِیْ اَعْلَاهَا دَرَجَةً فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا الْمِنْبَرُ الَّذِیْ رَاَيْتَ فِيْهِ سَبْعُ دَرَجَاتٍ وَاَنَا فِیْ اَعْلَاهَا دَرَجَةً فَهِیَ الدُّنْيَا سَبْعَةُ الَافِ سَنَةٌ وَاَنَا فِیْ اٰخِرِهَا اَلْفًا

مولف کہتا ہے اس حدیث میں چند فوائد ہیں۔ برزخ کی مدت سات ہزار سال ہے تخمیناً جس کے آخر ہیں۔ابن عساکر نے انس بن مالک (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے روایت کیا کہ فرمائے آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے جس نے کسی ادائی کیا اس کو اجر مدت دنیا سات ہزار سال کا ہوگا۔ عدی نے انس (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے روایت کیا کہ آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے فرمایا دنیا کی عمر سات ہے اور اس آیت کو پڑھے۔اس سے معلوم ہوا کہ مدت برزخ سات ہزار سال تخمیناً ہے۔ طبرانی نے ضحاک بن الجہنی (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے روایت کیا کہ میں نے ایک خواب دیکھ کر آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)

کے پاس آ کر کہا میں نے خواب میں سات درجے دیکھے جس کے اوپر آپ تھے۔فرمایا وہ سات درجے سات ہزار سال ہیں جس کے آخر میں ہوں۔

مدت برزخ سات ہزار سال ہے

قَالَ الْبَيْهَقِيُّ هٰذَا الْحَدِيْثُ فَاِنْ كَانَ ضَعِيْفُ الْاَسْنَادِ فَقُدْرُوِيَ مَوْقُوْفًا عَلٰى ابْنِ عَبَّاسٍؓ مِنْ طَرِيْقٍ صِحَاحٍ اَنَّهُ قَالَ الدُّنْيَا سَبْعَةُ اَيَّامٍ كُلُّ يَوْمٍ اَلْفُ سَنَةٍ وَمَبْعَثُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اٰخِرِهَا وَصَحَّحَ اَبُوْ جَعْفَرُ الطِّبْرَانِيُّ هٰذَا الْاَصْلَ وَعَضَّدَهٗ بِاٰثَارٍ وَقَوْلُهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاَنَا فِيْ اٰخِرِهَا اَلْفًا اَيْ مُعْظَمُ الْمِلَّتِهٖ فِي الْاَلْفِ السَّابِعَهِ لِمَا سَيَاْتِيْ اَنَّهٗ بَعَثَ فِيْ اٰخِرِ الْاَلْفِ السَّادِسَتِهٖ اَخْرَجَ ابْنُ حَاتِمٍ عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ الدُّنْيَا جُمُعَةٌ مِنْ جُمُعَتِهِ الْاٰخِرَةِ سَبْعَتُهُ الْاٰفِ سَنَةٍ فَقَدْ مَضٰى مِنْهَا سَنَةٌ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اَسْلَمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ وَاِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَاَلْفِ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّوْنَ جُعِلَ اَجَلُ الدُّنْيَا سَبْعَةَ اَيَّامٍ وَجُعِلَ السَّاعَةُ فِي الْيَوْمِ السَّابِعِ وَقَدْ مَضَتِ الْاَيَّامُ السِّتَّةُ وَاَنْتَ فِي الْيَوْمِ السَّابِعِ فَدَلَّ الْحَدِيْثُ عَلٰى اَنَّ مُدَّةَ الدُّنْيَا وَبَرْزَخِ الْاَمْوَاتِ سَبْعَةُ الْاٰفِ سَنَةٍ عَلَى التَّدْرِيْجِ اَخْرَجَ ابْنُ اِسْحَاقَ اَبِيْ مُحَمَّدٍ عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍؓ اَنَّ الْيَهُوْدَ وَكَانُوْا يَقُوْلُوْنَ مُدَّةُ الدُّنْيَا سَبْعَةُ الْاٰفِ سَنَةٍ وَاِنَّمَا يُعَذَّبُ بِكُلِّ اَلْفِ سَنَةٍ مِنْ اَيَّامِ الدُّنْيَا يَوْمًا وَاحِدًا فِي النَّارِ وَاِنَّمَا هِيَ سَبْعَةُ اَيَّامٍ مَعْدُوْدَاتٍ ثُمَّ يَنْقَطِعُ الْعَذَابُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ ذٰلِكَ وَقَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّا اَيَّامًا مَعْدُوْدٰتٍ اِلٰى قَوْلِهٖ هُمْ فِيْهَا خَالِدُوْنَ

مؤلف (رضی اللہ عنہ) کہتا ہے بیہقی نے کہا یہ حدیث ضعیف ہے اور ایک حدیث موقوف ہے کہ

تصریح الاوثق فی ترجمہ شرح البرزخ

دنیا کے سات دن ہر دن ہزار سال کا آنحضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی بعثت آخر میں ہے۔ابوجعفر طبرانی (رضی اللہ عنہ) نے اس کو قوت دی ہے ابن حاتم نے ابن عباس (رضی اللہ عنہ) سے یونہی روایت کیا ہے۔ایسا ہے ابن عباس (رضی اللہ عنہ) اور عبدالرحمٰن بن سیرین (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے اس سے ثابت ہوا کہ مدت برزخ سات ہزار سال ہے اور اسحاق بن ابومحمد نے ابن عباس (رضی اللہ عنہ) سے روایت کی کہ یہود کہتے تھے مدت دنیا کی سات ہزار ہے ہزار سال کے عوض یک دن کل سات دن عذاب ہوگا اللہ نے اس آیت کو نازل کیا کہ یہود کہتے ہیں نہیں جائیں گے ہم دوزخ میں مگر سات دن۔

قَالَؒ فَثَبَتَ بِالْكِتَابِ اَنَّ مُدَّةَ الْبَرْزَخِ فِي الدُّنْيَا سَبْعَةُ الْاٰفِ سَنَةٍ لَا مَزِيْدَ اَخْرَجَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَمِيْدٍ عَنْ اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ مِنْ مُسْلِمِ الْخَوَّاصِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ زَائِدَةَ يَقُوْلُ كَانَ كَوْنُهَا مُجْتَهِدٌ فِي الْعِبَادَةِ فَضْلَ لَهٗ اَلَا تُرِيْحُ نَفْسَكَ سَاعَةً فَقَالَ كَمْ بَلَغَكُمْ مِقْدَارَ عَنِ الْحَدِيْثِ سَبْعَةَ الْاٰفِ سِنَةٍ فَقَالَ لَمْ بَلَغَكُمْ مِقْدَارُ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ قَالُوْا سَنَةٌ قَالَ اَيُعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَعْمَلَ سَبْعَ يَوْمِهٖ حَتّٰى يَامَنَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ

مؤلف کہتا ہے اس سے مدت برزخ سات ہزار معلوم ہوتی ہے۔عمر بن زاہدہ (رضی اللہ عنہ) جو عابد وزاہد تھے ان سے پوچھا گیا نفس کو کتنے ساعت راحت ہوگی یا دنیا کی مدت کتنی ہے کہا گیا سات ہزار سال فرمایا قیامت کی درازی کتنی ہوگی کہے پچاس ہزار سال۔فرمایا پھر سات روز عمل کرنے میں انسان کیوں عاجز ہوتا ہے تاکہ امن میں رہے اس سے۔

☆....☆....☆....☆

باب ۸۳

بَابُ مَاوَرَدَ فِی هٰذِهِ الْمُدَّةِ تَزِیْدُ عَلَى الْاَلْفِ

جو مدت برزخ ہزار سال سے زائد ہے

نزول عیسیٰ (عَلَیْهِ السَّلَام) اور ظہور امام مہدی (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ)

فَقِیْلَ قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ ابْنِ الْعَاصِؓ قَالَ مَاکَانَ مُنْذُ کَانَتِ الدُّنْیَا رَاسُ مِائَةِ سَنَةٍ اِلَّا کَانَ عِنْدَارَأسَ الْمِائَةِ امر دکَانَ رَاْسِ مَائَةَ یَخْرُجُ الدَّجَّالُ وَیَنْزِلُ عِیْسٰی بْنَ مَرْیَمَ فَیَقْتُلُهٗ قَالَ دَلَّ الْحَدِیْثُ عَلٰی اَنَّ رأسَ کُلِّ مِائَةٍ کَانَ تَغَیُّرًا مَاکَانَ فِی الْمِائَةِ الْاُوْلٰی وَاَنَّ لِدَّجَالُ یَخْرُجُ عَلٰی رَسِ الْمِائَةِ اَخْرَجَ الطِّبْرَانِیْ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ یَمْکُثُ النَّاسُ بَعْدَ الدَّجَّالِ اَرْبَعِیْنَ سَنَةً تَعَمَّرَ الْاَسْوَاقَ وَیَفْرَس التخیل یَنْزِلِ عِیْسٰی ابْنَ مَرْیَمَ فَیَکْمُثُ فِی النَّاسِ اَرْبَعِیْنَ عَامًا عَادِلًا مُقْسِطًا کَاَحِد کُمْ لَوْ یَقُوْلُ سَلِی عَسْلًا لَسَالَتْ قَالَ الْحَدِیْثُ عَلٰی اَنَّ مُدَّةَ مَکْثَ عِیْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ یَکُوْنُ اَرْبَعِیْنَ سَنَةً وَیَطِیْبُ الْعَیْشُ فِی الْاِسْلَامِ وَیُرَوِّجُ الشَّرِیْعَةِ

ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمام دنیا کے سو سال پیشتر مہدی (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) کا ظہور ہوگا اس ایام میں دجال اور نزول عیسیٰ علیہ السلام ہوگا اور عیسیٰ علیہ السلام دجال کو قتل کریں گے اس سے معلوم ہوا کہ اس ایام میں انقلاب کیثر ہوگا۔ طبرانی نے عبداللہ بن سالم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ لوگ بعد دجال کے چالیس سال رہیں گے۔ عیسیٰ علیہ السلام چالیس سال حکومت کریں گے اس طور سے کہ اگر کہیں خربوزے کو بہا تو شہد کو فوراً وہ شہد کر بہا دے گا۔ اس سے معلوم ہوا کہ عیسیٰ علیہ السلام چالیس سال زندگی کریں گے

شریعت محمدی کو رواج دیں گے۔

دجال کے گدھے کی مسافت ایک گوش سے دوسرے گوش تک چالیس گز ہوگی

اَخْرَجَ الْحَاکِمُ عَنْ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَیْنَ اُذُنٰی حِمَارِ الدَّجَّالِ اَرْبَعُوْنَ ذِرَاعًا فَذَکَرَ الْحَدِیْثُ اِلٰی اَنْ قَالَ یُنْزِلَ عِیْسٰی بْنَ مَرْیَمَ فَیَقْتُلُهٗ فَیَمْتَنِعُوْنَ اَرْبَعِیْنَ سَنَةً لَا یَمُوْتُ اَحَدٌ وَلَا بَیمرَضُ اَحَدٌ وَیَقُوْلُ الرَّجُلُ نِعْمَةِ وَلَدَوَابِهٖ اذْهَبُوْا فَارْعُوْ وَتَمُرَّ الْمَاشِیَةُ بَیْنَ الزَّارِعِیْنَ لَا تَاکُلَ مِنْهُ سُنْبلَةٍ وَالْحَیَّاتِ وَالْعَقَارِبُ لَا تُوْذِیْ اَحَدً وَالسَّبُعُ یَدُرُ عَلٰی اَبْوَابِ الدُّوْرِ وَلَا یُوْزِیْ اَدًا وَیَاخُذُ الرُّجُلُ لِلْمُدَّمِنَ الْقُمْحَ فَیَبْذِرُ بِلَا حَرُثٍ فَیُحْیِ مِنْهُ سَبْعُوْنَ مُدًّا فَیَمْکِثُوْنَ فِیْ ذٰلِکَ حَتّٰی یَکْسَرُ سَدُّبَا جُوْجَ وَمَا جُوْجَ وَیَفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ فَیَبْعَثُ اللّٰهُ دَابِهٖ مِنَ الْاَرْضِ فَتَدْجُلُ فِیْ اذْنِهِمْ فَیُصْبِحُوْنَ مَوْتٰی اَجْمَعِیْنَ وَتَنْتَنَ الْاَرْضُ مِنْهُمْ فَیُوْذُوْنَ النَّاسَ بِنَتِهِمْ فَیَسْتَغِیْثُوْنَ بِاللّٰهِ فَیَبْعَثُ اللّٰهُ تَعَالٰی بِمَا رِیْحًا بِمَا نِیَّةِ غَبْرَاءَ تَکْشِفُ بَالَهُمْ بَعْدَثَلَثٌ وَقَدْ قُذِفَتْ خِیْفَتُمْ فِی الْبَحْرِ وَالَا یَلْبِثُوْنَ اِلَّا قَلِیْلًا حَتّٰی تَطَّلَعَ الشَّمْنُ مِنْ مَغْرِبِهَا

حاکم نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ فرمائے آنحضرت (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے فرمایا گدھا دجال کا ایسا ہوگا جو مسافت گوش سے دوسرے گوش تک چالیس گز ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اٹھ کر اس کو قتل کریں گے۔ چالیس سال رہیں گے تمام لوگ ان ایام میں زندہ رہیں گے نہ مریں گے نہ بیمار ہونگے آدمی اپنے جانور کو کہے گا کہ خود جا کر دانہ کھا تو سانپ اور بچھو

اور بھیڑیا اس کو نہ کھائیں گے۔ ایک شخص دوسرے کو ایذا نہ دے گا۔ دانہ ڈالتے ہی خوشہ نکلے گا اس سے ستر ہو نگے یہاں تک کہ یاجوج و ماجوج نکلیں گے اللہ کیڑوں کو روانہ کرے گا ان کے کانوں میں داخل ہونگے جس سے وہ مرجائیں گے ان کے لاشوں سے ایسی بدبو ظاہر ہوگی کہ لوگ بیتاب ہو کے دعا کریں گے خدا تعالیٰ ایسے زور سے پانی برسادے گا جو ان کے لاشے دریا میں چلے جائیں گے چندروز بعد آفتاب مغرب کی جانب سے نکلے گا۔

عیسیٰ (عَلَيْهِ السَّلَام) اپنے جسم عنصری سے آسمان پر زندہ ہیں

قَالَ (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ) دَلَّ الْحَدِيْثُ عَلٰى فَوَائِدَ مِنْهَا اَنَّ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ يُنْزِلُ قَبْلَ خُرُوْجِ يَاجُوْجَ وَمَاجُوْجَ وَاَنَّ طُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنَ الْمَغْرِبِ يَكُوْنُ بَعْدَ خُرُوْجِ الدَّجَّالَ وَ نُزُوْلِ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَبَعْدِ خُرُوْجِ يَاجُوْجَ وَمَاجُوْجَ اَنَّ مُدَّةً تَمَتَّعَ النَّاسُ بِالْعَيْشِ الْهُنِيْ بَعْدَ نُزُوْلِ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ اَرْبَعُوْنَ سَنَةً قَالَ اَبُو الشَّيْخُ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) يَنْزِلُ عِيْسٰى ابْنَ مَرْيَمَ فَيَقْتُلُ الدَّجَّالَ وَيَمْكُثُ اَرْبَعِيْنَ عَامًا عَعْمَلُ فِيْهِ بِكَتَابِ اللهِ وَسُنَّتِىْ فَيَمُوْتُ فَيَسْتَخْلِفُوْنَ رَجُلاً مِنْ بَنِىْ عَيَّمٍ يُقَالُ لَهٗ الْمَدُّ فَاِذَامَاتَ الْمَقْعَدُ لَمْ يَاْتِ عَلَى النَّاسِ ثَلٰثُ سِنِيْنَ حَتّٰى يُرْفَعُ الْقُرْآنَ مِنْ صُدُوْرِ الرِّجَالِ وَمُصَاحِفِهِمْ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ (رَضِىَ اللهُ عَنْهُ) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) يَبْعَثُ اللهُ تَعَالٰى رِيْحًا بَارِدَةً يُحْيِىْ مِنْ قَبْلِ الشَّامِ فَلَا نَدُعُ اَحَدً فِىْ قَلْبِهٖ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِنَ الْاِيْمَانِ اِلَّا قُبِضَتْ رُوْحُهٗ لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ دَخَلَ فِىْ كَيْدِجَبَلٍ لَدَخَلَتْ عَلَيْهِ حَتّٰى تَقْبِضَهٗ ثُمَّ يَبْقٰى شَرَارَ النَّاسِ فَيَجْسَنَهُمُ الشَّيْطَانُ فَيَامُرُ الْاَوْثَانِ فَيَعْبُدُوْنَهَا عَنْ بُرِيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) اَنْ بُعِثَ هٰذِهِ الرِّيْحُ يَكُوْنُ عَلٰى رَاسِ مِائَةِ سَنَةٍ

مؤلف رحمتہ اللہ علیہ کہتا ہے اس سے چند فوائد نکلے عیسیٰ علیہ السلام وہ آسمان سے اتریں گے بعد خروج دجال اور قبل ظہور یاجوج و ماجوج کے ہے بعد اس کے آفتاب عرب سے نکلے گا بعد آنے عیسیٰ علیہ السلام کے لوگ چالیس سال تک زندگی کریں گے۔ ابوالشیخ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ عیسیٰ علیہ السلام جو آسمان پر اپنے جسم عنصری سے زندہ ہیں قریب قیامت اتر کے دجال کو مار کر شریعت محمدی کو جاری کریں گے۔ بعد چالیس سال کے انتقال کریں گے تو لوگ حکم عیسیٰ علیہ السلام سے مقعد نامی کو خلیفہ بنائیں گے۔ بعد انتقال مقعد لوگ تین سال زندہ رہیں گے اس وقت قرآن شریف قلب مومنین سے نکل جائے گا۔ پھر ایک ہوا چلے گی جس سے تمام مومن انتقال ہو جائیں گے۔ پھر سو سال تک کفار شیطان کی تابعداری کریں گے یہاں تک کہ صور سے تمام مرجائیں گے۔

فصل

دجال زمین عراق سے خروج کرے گا

ابْنُ شَيْبَةَ عَنِ الْهَشِيْمِ الْاَسْوَدِ قَالَ خَرَجْتُ وَافِدًا مِنْ زَمَنِ مَعَاوِيَةَ فَاِذْ اَنَا بِمِنْبَرِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ؟؟ فَقَالَ لِىْ مِنْ اَبْنَ اَنْتَ فَقُلْتُ مِنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ قَالَ هَلْ تَعْرِفُ اَرْضاً فِيْكُمْ كَثِيْرَةَ السَّبَاخِ يُقَالُ لَهَا كُوْفَةَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اَنْتَ مِنْهَا قُلْتُ نَعَمْقَالَ مِنْهَا يَخْرُجُ الدَّجَّالِ ثُمَّ قَالَ اَنَّ الْاَشْرَارَ يَبْقِى بَعْدَ اَغْيَارِ عِشْرُوْنَ وَمِائَةَ سَنَةً قَالَ دَلَّ الْحَدِيْثُ عَلٰى اَنَّ الْاَشْرَارِ بَعْدَ مَوْتِ الْمُؤْمِنِيْنَ يَمْكُثُوْنَ عِشْرِيْنَ وَمِائَةَ سَنَةً اَخْرَجَ نَعِيْمٌ عَبْدِ اللهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ يَمْكُثُ النَّاسِ بَعْدَ طُلوعِ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا عِشْرِيْنَ وَمِائَةَ سَنَةٍ قَالَ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَمِيْدٍ؟؟ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ؟؟ قَالَ تَبْقِى النَّاس بَعْدَ طُلُوْعِ الشَّمْس مِنْ مَغْرِبِهَا عِشْرِيْنَ

وَمِائَةَ سَنَةٍ وَاَخْرَجَ نَعِيْمٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ؟؟؟قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَعْبُدُ الْعَرَبُ مَاكَانَ يَعْبُدُ اٰبَاءَ هُمْ عِشْرِيْنَ وَمِائَةَ عَامٍ بَعْدَ نُزُوْلِ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامِ يَعْنِى اِذَا قَبَضَ رُوْحَهٗ قَالَ؟؟دَلَّتِ الْاٰثَارُ وَالْاَحَادِيْثُ عَلٰى اَنَّ بَعْدَ مَوْتِ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامَ لَا يَبْقٰى اَشْرَارُ الْاُمَّةِ وَ يَعْبُدُوْنَ الْاَصْنَامَ مُدَّةً مِائَةَ وَعِشْرِيْنَ سَنَةَ اَخْرَجَ نَعِيْمُ بْنِ حَمَّادٍ عَنْ كَعْبٍ اِذَا تَصَرَّفَ عِيْسٰى بْنَ مَرْيَمَ وَالْمُوْمِنُوْنَ مِنْ يَاجُوْجَ وَمَا جُوْجَ لَبِشُوْسَنَوَاتٍ فَاِذَا رَاؤُ كَمَتْئِةِ الْهَيْجِ رِيْحٌ قَدْ بَعْثَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى لِتَقْبِضَ الْاَرْوَاحَ مِنَ الْمُوْمِنِيْنَ وَيَبْقَى النَّاسَ مدَهُمْ مِائَةَ عَامٍ لَا يَعْرِفُوْنَ دِيْنَا جَاوَلَا سَنَةٌ يَتَهَارَجُوْنَ تَهَارَجَ الْقَمَرِ عَلَيْهِم تَقُوْمُ السَّاعَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ يُرْسِلُ اللّٰهُ تَعَالٰى بَعْدَ يَا جُوْجَ مَاجُوْجَ رِيْحًا طَيِّبَةٌ بعض رُوْحَ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاَصْحَابِهٖ وَكُلَّ مُؤْمِنٍ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ وَيَبْقٰى مِائَةَ الْكُفَّارِ وَهُمْ شَرَارُ لَارْضِ مِائَةَ سَنَةٌ قَالَ دَلَّ الْحَدِيْثُ عَلٰى اَنَّ مُدَّةَ الْبَقَاءِ بَعْدَ عِيْسٰى مِائَةَ سَنَةً وَمِنَ الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ يَشْتُ زِيَادَةُ عِشْرِيْنَ سَنَةً فَلَا اِخْتِلَافَ الْمِائَةِ

الیثم بن اسود نے فرمایا کہ میں معاویہ کے زمانے میں عبداللہ بن عمر کے پاس گیا آپ نے پوچھا تو کہاں کا ہے۔ میں نے کہا عراق سے فرمایا کہ اس زمین سے دجال نکلے گا بعد ایک تو بیس سال تک لوگ زندگی کریں گے ایسا ہی نعیم اور عبداللہ بن حمید نے عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ بعد انتقال عیسیٰؑ کے ایک سو بیس سال لوگ زندگی کریں گے کعب سے مروی ہے کہ بعد عیسیٰؑ و یاجوج وماجوج کے ایک ہوا چلے گی جس سے مومنوں کا انتقال ہوگا بعد کفار ایک سو سال تک جانوروں کے مانند زندگی کریں گے۔ ایسا ہی ابن عمرؓ سے مروی ہے اس سے معلوم ہوا کہ بعد عیسیٰؑ کے ایک سو یا ایک سو بیس سال لوگ زندگی کریں گے۔

فصل

عیسیٰ علیہ السلام کے بعد لوگ 120 سال تک زندگی گزاریں گے

فصل اَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ النَّفْخَيْنِ اَرْبَعُوْنَ عَامًا وَعَنِ الْحَسَنِ قَالَ بَيْنَ النَّفْخَيْنِ اَرْبَعُوْنَ سَنَةً بِالْاَوَّلِ يُمِيْتُ اللّٰهُ تَعَالٰى كُلَّ اَرْبَعُوْنَ عَامًا وَعَنِ الْحَسَنِ قَالَ بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ اَرْبَعُوْنَ سَنَةً بِالْاَوَّلِ يُمِيْتُ اللّٰهُ تَعَالٰى كُلُّ مَيِّتٍ وَبِالْاُخْرٰى يُحْيِى اللّٰهُ تَعَالٰى كُلَّ مَيِّتٍ وَاَخْرَجَ ابْنُ دَاوٗدَ عَنِ بْنِ مَرْدَوِيَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةؓ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ اَرْبَعُوْنَ عَامًا

بخاری اور مسلم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ فرمائے آنحضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ) مدت دو صور کے درمیان چالیس سال کی ہے اور حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ پہلے صور سے لوگ مر جائیں گے، دوسرے صور سے زندہ ہو کر میدان حشر میں جمع ہونگے۔ ایسا ہی ابن داؤد نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

قَالَؒ دَلَّتِ الْاَحَادِيْثُ عَلٰى اَنَّ مُدَّةَ الْفَصْلِ بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ يَكُوْنُ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً مُدَّةَ الْبَرْزَخِ تَزِيْدُ عَلَى الْاَلْفِ مِائَتَانِ وَاَرْبَعُوْنَ اَوْسِتُوْنَ سَنَةَ بِهٰذَ التَّحْقِيْقِ وَقَدْتَبَتَ اَنَّ ظُهُوْرَ مَهْدِیؓ قَبْلَ الدَّجَّالِ سَبْعَ سِنِيْنَ وَاَنَّهٗ يَاتِىْ عَلٰى رَاسِ الْمِاتَيْنِ اَخْرَجَ نَعِيْمُ بْنِ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ يُوْسُفَ الْمُقَدَّسِيٌّ وَكَانَ كُوْفِيًا عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ يَمْلِكُ بَنُوْالْعَبَّاسِ حَتّٰى يَانِسُ النَّاسُ عَنِ الْخَيْرِ ثُمَّ يَنْشَعِبُ اَمْرُهُمْ فِىْ اَلْفِ سَنَةٍ اَوْخَمْسٍ وَتِسْعِيْنَ اَوْتَسِعَ وَتِسْعِئِيْنَ وَ يَقُوْمُ الْمَهْدِیُّ فِىْ سَنَةٍ مَائَتَيْنِ وَعَنْ جَعْفَرِ الصَّادِقِ قَالَ يَقُوْمُ الْمَهْدِیُّ سَنَةَ مَاتَيْنِ اَخْرَجَ

عَنْ اَبِیْ قُبَیْلَ قَالَ اِجْمَاعُ النَّاسِ عَلٰی اَنْ یَخْرُجَ الْمَهْدِیُّ وَیَقُوْمُ سَنَةَ اَرْبَعَ وَمِائَتَیْنِ فَهٰذِهِ الْاٰثَارِ تَشْعُرُ بِتَا خِیْرِ الْمَهْدِیّ مَابَعْدَا الْاَلْفِ مَائَتَیْنِ وَالدَّجَّالُ اِنَّمَا یَخْرُجُ بَعْدَ الْمَهْدِیّ بِالْاِتِّفَاقِ فَاِذَا كَانَ ظُهُوْرُ الْمَهْدِیّ عَلٰی مِائَتَیْنِ اَوْ اَرْبَعَ وَمَائِتَیْنِ وَیَخْرُجُ الدَّجَّالُ عَلٰی رَاسِ مِائَةٍ فَیْهِ عِیْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ یُنْزِلُ بَعْدَ مَكْثِهِ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا وَفِیْهِ اِلَّا مِنْ رِوَاجِ الْاِسْلَامِ فَهٰذِهِ ثَلٰثَةَ مِائَةٍ وَمِائَةَ وَعِشْرُوْنَ سَنَةَ یَبْقَی الْاَشْرَارُ فَهٰذِهِ اَرْبَعِمَائَةَ وَاَرْبَعُوْنَ بَیْنَ النَّفْخَتَیْنِ فَهٰذِهِ الْاُمَّتِ تَزِیْدَ عَلَى الْاَلْفِ اَرْبَعُمِائَةٍ وَ سِتِّیْنَ وَتَیْفًا وَلٰكِنْ لَا یَكُوْنُ مُدَّةَ الْفَاوَ خَمْسَ مِائَةَ سَنَةً اَصْلًا فَالْبَرْزَخُ مِنْ حِیْنَ اٰدَمَ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی تَدْرِیْجُ الْمُوْتٰی سَبْعَةُ الاٰفِ سَنَةَ وَمِنْ حَیْنَ مُحَمَّدِ خَاتَمِ النَّبِیّیْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْفُ وَاَرْبَعُمِائَةَ بِالْیَقِیْنَ وَاِلٰی اٰخِرِ الْمِائَةِ الْخَامِسِ عَلَى الْاِحْتِمَالِ لِكُنْ لَا عَلَى الْكَمَالِ فَاِنَّ قِیْلَ اِذَا كَانَ نَوْبَةُ النَّبِیّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ السَّابِعُ وَمُدَّةُ الدُّنْیَا سَبْعَةُ الاٰفِ سَنَةٍ فَكَیْفَ تَزِیْدُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ عَلَى الْاَلْفِ قِیْلَ كَانَ مَبْعَثُ النَّبِیُّ فِیْ اٰخِرِ الْاَلْفِ السَّادِسِ وَلَمَّا بَعْدَ النِّصْفُ حُكْمُ الْاٰخِرِ ذَكَرَ فِیْ كِتَابِ الْعِلَلِ الْاِمَامُ اَحْمَدُ ابْنُ حَنْبَلٍؒ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلَ بْنِ عَبْدِ الْكَرِیْمُ بْنُ مُغْفَل عَنْ وَهَبَ ابْنِ مُنِیَّةَ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الصَّمَدِ اَنَّهٗ سَمِعَ وَبِهَا یَقُوْلُ قَدْخَلَامِنَ الدُّنْیَا خَمْسَةُ الاٰفِ سَنَةَ وَ سِتَّتُمِائَةَ اِنِّیْ لَاَعَرِّفُ كُلَّ زَمَانِ مِنْهَا وَمَا كَانَ فِیْهِ مِنَ الْمُلُوْكِ وَالْاَنْبِیَاءِ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ فَهٰذَا یَدُلُّ عَلٰی اَنْ بَعْثَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِی اَلْفِ السَّادِسَةِ فَزِیَادَةِ الْمُدَّةِ الَّتِیْ هِیَ سِتُّوْنَ مِنَ الْاَلْفِ السَّادِسَةِ وَمِنْ هٰذَا یَذْ یَدَالْبَرْزَخِ لِهٰدِهِ الْاُمَّتِهِ اِلٰی قَرِیْبِ مِنَ الْاَلْفِ وَخَمْسَ مِائَةَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ وَتَحْتِ هٰذِهِ الْكِتَابُ

مؤلف رحمتہ اللہ علیہ کہتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ درمیان دوصور کے مدت چالیس سال کی ہوگی۔ پس مدت

برزخ ایک ہزار دوسو چالیس سال یا ساٹھ سال ہوگی اور مہدی رضی اللہ عنہ کا ظہور سات سال آگے دجال کے ظہور کے ہے۔ محمد بن الحنفیہ نے فرمایا بنو عباس میں خلفا ہونگے بعد نیکی کم ہوگی یہاں تک کہ ہزار سال کے قبل ظہور مہدی رضی اللہ عنہ ہوگا۔

عیسیٰ (عَلَیْهِ السَّلَامَ) شریعت محمدی پر چالیس سال سلطنت آرائی کرے گئے

ایسا ہی جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اس سے معلوم ہوا کہ بارا سو کے بعد ظہور مہدی رضی اللہ عنہ ہوگا۔ عیسیٰ علیہ السلام چالیس سال شریعت محمدی (صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) پر سلطنت آرائی کریں گے۔ بعد ان کے جو لوگ رہ جائیں گے بعد سو سال سے دوسرے صور سے پھر زندہ ہوں گے۔ برزخ دنیا سات ہزار سال ہے بعد آنحضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کے چودہ سو یا پندرہ سو مدت گزاریں گے۔ اگر کوئی کہے کہ مدت دنیا کی سات ہزار سال ہے پھر آنحضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کے بعد ایک ہزار سے بڑھ کر مدت کیوں ہوگی۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ظہور آنحضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کا بعد چھ ہزار سال کے ہے تو آپ کا برزخ ایک ہزار سال متحقق ہے۔ بعد مدت کتنی ہوگی علم الٰہی پر مفوض ہے جیسا کہ امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ برزخ کے چھ ہزار سال گزرے ہیں جس میں تمام انبیاء کرام گزرے بعد ہزار سال آنحضرت (صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کے برزخ کو متعین ہے۔ پندرہ سو تک بعد کے زمانہ علم الٰہی پر مفوض ہے۔

﴿ فائدہ ﴾

حضرت رسول خدا (صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کو اس کا کامل علم تھا پوشیدہ مگر کسی کو اس کی اطلاع نہ فرمائے۔ پس مدت برزخ دنیا اللہ پر مفوض ہے۔ یہ کتاب پوری ہوئی اللہ کی مدد سے۔

☆....☆....☆....☆

تَمَّتْ تَمَام

خاتمہ من جانب مترجم کتاب

بیان تعریف حدیث اوراقسام حدیث کاموافق اصطلاح محدثین کے

حدیث اصطلاح میں جمہور محدثین کے اس کو کہتے ہیں کہ جورسول خداصلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان مبارک سے ارشادفرمایاہو۔یاخودکیاہویابقول اورفعل کسی کاحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہوااور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع نہ کیاہو۔(اس کوتقریراوررضائی بھی کہتے ہیں) یاجوصحابی (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) نے اپنی زبان سے ارشادفرمایا یاخودکیاہویاکسی نے قول یافعل سامنے کیااورصحابی (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) نے منع نہ کیاہویاتابعی (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) نے اپنی زبان سے فرمایایاخودکیایاکسی نے قول یافعل سامنے کیااور تابعی (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) نے منع نہ کیاہو۔پس جوحدیث کہ حضرت رسول خداصلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچے اس کو حدیث مرفوع کہتے ہیں۔جیساکہ کہیں کہ کئی یہ حدیث کیاکیایہ کام یاتفریر کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یا کہیں عبداللہ بن مسعود (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے یہ حدیث مرفوعاً آئی ہے یاکہیں رفع کیااس کوعبداللہ بن مسعود (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) نے اور جوکہ صحابی تک پہنچے اس کوحدیث موقوف کہتے ہیں جیساکہ کہیں کہی بات عبداللہ بن مسعود (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) نے یافعل کی عبداللہ بن مسعود (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) نے یاتقریر ظاہر کی عبداللہ بن مسعود (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) نے یاکہیں یہ حدیث یہ حدیث موقوف عبداللہ بن مسعود (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) پر ہے اور جوکہ تابعی تک پہنچے اس کوحدیث مقطوع کہتے ہیں جیساکہ کہیں کہی یہ بات امام اعظم ابوحنیفہ کوفی (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) نے یاکوئی کام کی امام اعظم ابوحنیفہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) نے یاکسی نے روبروقول اورفعل حالت اسلام میں آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کویک لحظہ بھردیکھاہوخواہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث سنا ہویانہیں سب علماء کااتفاق اس پر ہے۔ کُلُّ الصَّحَابَۃِ ثِقَۃٌ عَدُوْلٌ یعنی ہرایک صحابی ثقہ اورعادل ہیں کوئی ضعیف نہیں ان کے روایات سب معتبراورواجب القبول ہیں ان میں کسی طرح کاطعن نہیں ہے۔

تابعی اس کوکہتے ہیں جس نے حالت اسلام میں کوئی ایک صحابی کوایک لحظہ بھردیکھاہوخواہ ان سے حدیث سناہویانہیں جیسے حضرت امامناامام اعظم ابوحنیفہ کوفی (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) اس لئے کہ ان کاتابعی ہوناسب علماء کے پاس بالاتفاق ثابت ہے۔کسی ایک نے اس بارے میں انکارنہ کیااگرکسی غیرمقلد نے بفرض محال انکار ہی کی ہواس کاقول مردود اورواجب الرد ہے۔امام صاحب (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) کاانس بن مالک صحابی (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) کودیکھنااوران سے احادیث سنابالاتفاق ثابت ہے۔بعضوں نے فرمایاکہ امام صاحب (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) نے بیس اصحاب کرام کودیکھااوران سے روایت کی بعض نے فرمایاامام صاحب (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) نے چھ اصحاب کرام (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم) اورایک صحابیہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا) کودیکھااوران سے روایت کی اوربعض نے فرمایاپانچ اصحاب اورایک صحابیہ کوامام اعظم (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) نے دیکھااوران سے روایت کی ان کل روایتوں میں انس صحابی (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) مرقوم ہیں ان کوامام صاحب (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) کادیکھنااورروایت کرناتمام کے پاس ثابت ہے۔الحاصل تابعی کے قول اورفعل وتقریرکوبھی حدیث کہتے ہیں مگرمقطوع۔بعض علماء مرفوع اورموقوف کوہی حدیث کہتے ہیں اورمقطوع کوحدیث نہیں کہتے بلکہ اثر کہتے ہیں۔یہ قول بعض کاجمہور کے خلاف ہے اس لئے معتبرنہیں اورکبھی اثر کااطلاق مرفوع پربھی ہوتاہے جیساادعیہ ماثورہ کاکہنا۔اُن حدیثوں کوجوآنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سے ثابت ہوئی ہیں یونہی امام طحاوی حنفی (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) نے اپنی کتاب حدیث کوشرح معانی الاثارنام رکھاحالانکہ اس میں مرفوع اورموقوف حدیثیں ہیں۔خبراور حدیث ہردوکی معنی جمہور کے پاس ایک ہیں بعض نے کہاکہ لفظ حدیث کامخصوص ہے آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے قول اورفعل اورتقریرکویاصحابی کے قول اورفعل اورتقریرکواورتابعی کے قول اورفعل اورتقریر کواورلفظ خبرکاکوائف سلاطین اورحالات ماضیہ کوکہتے ہیں۔اس لئے حافظ احادیث کومحدث کہتے ہیں اور تاریخ دان کواخباری۔حدیث مرفوع کے دوقسمیں ہیں۔صریحی اورحکمی مرفوع صریحی کی مثالیں اوپرگزر

گئیں۔ مرفوع حکمی وہ ہے خبر دینا صحابی (رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ) کا ایسے امور کو جو قبیلہ اجتہاد سے نہ ہو جیسا کہ انبیاء علیہم السلام کے حالات اور قیامت کے احوال بیان کرنا یا ثواب مخصوصہ یا عذاب کسی فعل پر بتلانا گو کہ ظاہر ہیں یہ صحابی آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے طرف نسبت ہاتھوں کی نہ کیے مگر یہی کہا جائے گا کہ وہ آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سے سن کر کہے ہیں۔ یا فعل صحابی (رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ) کا جو قبیلہ اجتہاد سے نہیں مرفوع حکمی ہے یا صحابی کا کہنا کہ ہم آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے زمانے میں یونہی کرتے تھے یہ ہی مرفوع حکمی ہے یا صحابی نے کہا مِنَ السُّنَّةِ کَذَا یعنی یہ سنت سے ہے یہ بھی مرفوع حکمی ہے۔ مگر بعض نے کہا یہ لفظ مرفوع حکمی نہیں اس لئے کہ سنت کا اطلاق جیسا کہ آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے قول و فعل و تقریر پر کہا جاتا ہے یوں ہی خلفاء راشدین اور صحابہ کے قول و فعل و تقریر بھی کہا جاتا ہے جیسا کہ حدیث میں ہے یوں ہی خلفاء راشدین اور صحابہ کے قول و فعل و تقریر پر بھی کہا جاتا ہے جیسا کہ حدیث میں ہے سُنَّتِی وَ سُنَّةِ خُلَفَاءِ رَشِدِین

(فصل)

سند اور اسناد طریق حدیث یعنی راویان حدیث کو کہتے ہیں اور متن الفاظ حدیث کو پس اگر کوئی راوی حدیث کا درمیان سے ساقط نہ ہووے اس کو حدیث متصل کہتے ہیں اور اگر ایک راوی رہ جائے اس کو حدیث منقطع کہتے ہیں اور اگر ایک راوی سے زیادہ رہ جائیں اس کو حدیث مَعْضَل کہتے ہیں اور اگر سرے سے راوی رہ جائے خواہ ایک ہو یا کئی ہو یا کل اس کو حدیث معلق کہتے ہیں جیسا کہ عادت مصنفین کی ہے قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہُ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم۔ یوں ہی داب صاحب شرح البرزخ اور صاحب ہدایہ کا ہے۔ اگر محدث ثقہ ہو اس کی تعلیق معتبر ہے۔ تراجم صحیح بخاری میں بہت احادیث ہیں جو معلق ہیں۔ باایں ان کو حکم اتصال کا ہے یونہی ہدایہ اور شرح برزخ کے احادیث معلق معتبر اور

واجب العمل ہیں اور آخر سند سے بعد تابعی کے راوی مذکور نہ ہو اس کو حدیث مرسل کہتے ہیں جیسا کہ تابعی کہے قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) امام عظم ابوحنیفہ کوفی (رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ) کے نزدیک حدیث مرسل مطلقاً مقبول ہے۔ اس لئے کہ جس نے حدیث مرسل بیان کی صرف اپنے کمال وثوق واعتماد پر روایت کیا ہے۔ اگر اس کے نزدیک صحیح نہ ہوتا تو کیوں ارسال کرتا اور کیوں کہتا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اور امام شافعی (رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ) کے پاس حدیث مرسل مطلقاً مقبول نہیں جب تک کہ اس کے موافق دوسری حدیث مرسل یا مسند آئے۔ پس حدیث مرسل کے ہوتے ہوئے امام شافعی (رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ) اپنا قیاس اس کے خلاف کرتے ہیں اور حضرت امامنا امام اعظم ابوحنیفہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ) حدیث مرسل پر عمل کرتے ہیں اور اپنے قیاس کو چھوڑ دیتے ہیں۔ پس عامل بالحدیث پرلے درجے کے امام اعظم (رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ) ہیں۔ ماہرین فنِ حدیث پر یہ بات بخوبی واضح و مبرہن ہے اور حدیثیں باعتبار سند کے تین قسم پر ہیں۔ صحیح اور حسن اور ضعیف۔ صحیح اعلیٰ مرتبہ ہے اور ضعیف ادنی اور حسن متوسط۔ حدیث صحیح وہ ہے کہ محدث نے آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) تک ساتھ نقل کرنے راویوں صاحب عدالت کے اور صاحب ضبط کے نقل کی ہو اور وقت پہچانے حدیث کے راوی حدیث کا مسلمان اور بالغ اور عاقل بھی ہو اور معنی عدالت کے یہ ہیں کہ راوی صاحب تقویٰ کا ہو جھوٹ نہ بولتا ہو اور گناہ کبیرہ نہ کیا ہو۔ اگر کیا ہو تو اس سے توبہ کی ہو اور گناہ صغیرہ یعنی چھوٹے گناہوں پر بھی دوام نہ کرتا ہو اور سالم ہو۔ سب اسباب فسق کی سے اور زیرت ہو یعنی ایسے کام بھی اس سے نہ ہوتے ہوں کہ لوگوں کی نظر میں ہلکا ہو جیسے ننگے سر بازار میں چلے جانا یا بازار کے ایک کونے میں بیٹھ کر پیشاب کرنا یا راستے میں چلتے ہوئے کچھ ایک چیز کھانا ان باتوں سے بھی احتراز کرتا ہو اور معنی ضبط کی یہ ہیں کہ ہشیار ہو تا کہ یاد رکھے الفاظ حدیث کے اور غفلت نہ کرے اور نہ بھولے اور نہ شک کرے وقت سننے کے اور نہ وقت پہچاننے کے اسی طرح سے ہر شخص صاحب کتاب سے

آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) تک متصف ان صفات سے ہوایسا شخص جونقل کرے اس کو حدیث صحیح کہتے ہیں۔

پس یہ صفتیں اگر پوری اس میں پائی جائیں اس کو صحیح لذاتہ کہتے ہیں اور اگر کچھ قصور اس میں ہو اور کثرت طرق سے وہ نقصان پورا ہو جائے اس کو صحیح لغیرہ کہتے ہیں اور اگر نقصان پورا نہ ہوا اس کو حسن لذاتہ کہتے ہیں اور حدیث ضعیف وہ ہے کہ یہ جو شرائط حدیث صحیح اور حسن میں معتبر ہیں ان میں سے ایک یا زیادہ اس میں سے مفقود ہو اور راوی اس کا عدالت یا ضبط رکھتا ہو اور حدیث میں اگر راوی اس کا ایک ہی کسی طبقہ میں اس کو غریب کہتے ہیں اور اگر دو ہوں اس کو عزیز کہتے ہیں اور اگر زیادہ دو سے ہوں اس کو مشہور اور مستفیض کہتے ہیں اور اگر کثرت روایت کی اس حد کو پہنچے کہ عقل کے نزدیک جھوٹ بولنا ان کا محال ہو اسکو متواتر کہتے ہیں اور طعن کے معنی یہ ہیں کہ اس کا راوی جھوٹا ہوئے تو اس حدیث کو موضوع کہتے ہیں یا اس پر تہمت جھوٹ کی لگی ہووے اس کو متروک کہتے ہیں یا غلطی بہت کرتا ہو یا اس کو وہم بہت ہووے یا سچے لوگوں کی روایت کے موافق اس کی روایت ہووے یا فاسق یا بدعتی یعنی مخالف اعتقاد اہل سنت وجماعت ہووے اس کو منکر کہتے ہیں۔ مدلس وہ حدیث ہے جس میں راوی نے اپنے شیخ کو چھپایا ہووے اور اس کا نام نہ لیا ہووے کسی مصلحت سے اور ایک قسم مضطرب ہے جس میں راویوں نے اختلاف کیا ہو سند یا متن میں اور ایک قسم مدرج ہے جس میں راوی نے کچھ اپنا کلام ہی حدیث میں شامل کر دیا ہو اور ایک قسم معنعن ہے یعنی جو برابر ایک نے دوسرے سے روایت کیا ہو ساتھ لفظ عن کے اور شاذ اس کو کہتے ہیں جو حدیث مخالف روایت معتمد لوگوں کے ہو اور معلول اس حدیث کو کہتے ہیں جس میں کسی طرح کی علت پوشیدہ ہو جو صحت حدیث میں قدح کرتی ہو پائی جائے اور متابعت اس کو کہتے ہیں کہ ایک راوی نے ایک حدیث دوسرے راوی سے کی اور اسی کو شاہد بھی کہتے ہیں۔

فصل

حدیث ضعیف فضائل اعمال اور ترغیب وترہیب میں معتبر ہے اور اس سے استحباب ثابت ہوتا ہے جیسا کہ شیخ الاسلام ابوذکریا (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ) کتاب الاذکار المنتخب من کلام الابرار میں اور امام ابن ہمام (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ) فتح القدیر شرح ھدایہ میں اور ملا علی قاری (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ) الموضوعات الکبیر میں اور علامہ حلبی (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ) غنیۃ المستملی شرح منیۃ المُصَلّی میں اور امام سیوطی (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ) طلوع الثریا باظہار ماکان خفیا میں اور شیخ عبدالحق دہلوی (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ) اشعۃ اللمعات ترجمہ مشکوٰۃ میں اور دیگر علما اپنے کتب میں لکھتے ہیں جب حدیث ضعیف طرق متعددہ سے وارد ہو اس کو حسن لغیرہ کہتے ہیں اور لفظ لایصح سے حدیث حسن لغیرہٖ مراد ہے اور یہ حجت ہے جیسا کہ ابن الحجر عسقلانی (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ) نے اذکار نووی کے تخریج احادیث میں لکھا ہے مِنْ نَفْیِ الصِّحَّۃِ لَا یَنْتَفِی الْحَسَن یعنی لایصح کہنے سے حدیث کا حسن ہونا منفی نہیں ہوتا اور ابن الحجر مکی (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ) نے صواعق المحرقہ میں فرمایا

قَوْلُ اَحْمَدَ اِنَّہٗ حَدِیْثٌ لَا یَصِحُّ اَیْ لِذَاتِہٖ فَلَا یَنْفِیْ کَوْنَہٗ حَسَنًا لِغَیْرِہٖ وَالْحَسَنُ لِغَیْرِہٖ یَحْتَجُّ بِہٖ کَمَا بُیِّنَ فِیْ عِلْمِ الْحَدِیْثِ

یعنی امام احمد (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ) کا فرمانا کہ یہ حدیث صحیح نہیں اس کے یہ معنی ہیں کہ صحیح لذاتہ نہیں تو یہ حسن لغیرہ ہے اور حسن اگرچہ لغیرہ ہو حجت ہے جیسا کہ علم حدیث میں بیان ہو گیا ہے مثال اس کی یہ ہے امام سخاوی (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ) نے المقاصد الحسنہ فی الاحادیث الدائرۃ علی السنہ میں اور علامہ محدث محمد طاہر فتنی نے تکملہ مجمع بحار الانوار میں یہ حدیث شریف لایا ہے۔

حدیث

مَسحُ الْعَیْنَیْنِ بِبَاطِنِ اَنْمِلَتَیِ الْعَیْنَیْنِ بَعْدَ تَقْبِیْلِهَا عِنْدَ سَمَاعِ قَوْلِ الْمُؤَذِّنِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدً رَّسُوْلُ اللّٰهِ مَعَ قَوْلِهٖ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ رَضِیْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَبِیًّا ذَکَرَهُ الدَّیْلَمِیُّ فِی الْفِرْدَوْسِ مِنْ حَدِیْثِ اَبِیْ بَکْرِنِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّهٗ لَمَّا سَمِعَ قَوْلَ الْمُؤَذِّنِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدً رَّسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ هٰذَا وَقَبَّلَ بَاطِنِ الانماستی السَّبَابَتَیْنِ وَمَسَحَ عَیْنَیْهِ فَقَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم مَنْ فَعَلَ مِثْلَ مَافَعَلَ خَلِیْلِیْ فَقَدْ حَلَّتْ عَلَیْهِ شَفَاعَتِیْ وَلَا یَصُحُّ یعنی موذن سے اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ رَضِیْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَبِیًّا سن کر انگشتان شہادت کے پورے جانب باطن سے چوم کر آنکھوں پر ملنا اور یہ دعا پڑھنا اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ رَضِیْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَبِیًّا اس حدیث کو محدث دیلمی نے مسند الفردوس میں حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ جب انہوں نے موذن سے اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہتے سنا یہ دعا پڑھی اور دونوں کلمے کی انگلیوں کے پورے جانب زیریں سے چوم کر آنکھوں سے لگائے اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ایسا کرے جیسا میرے پیارے نے کیا اس پر میری شفاعت حلال ہوجائے گی اور آخر میں ہر دو محدثوں نے کہا و لا یصح یعنی یہ حدیث اس درجہ کو نہ پہنچی کہ جس کو محدثین اپنے اصطلاح میں درجہ صحت نام رکھتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ یہ حدیث صحیح لذاتہ نہیں بلکہ حسن لغیرہ ہے اور یہ حجت ہے۔ اسی واسطے فقہائے کرام اس فعل تقبیل کو سنت اور مستحب کہتے ہیں۔ فتاوی مضمرات میں یہ فعل سنت ہے اور ردالمحتار حاشیہ درمختار وغیرہ میں ہے یہ فعل مستحب ہے۔ درمختار میں ہے کہ کوئی فعل علماء کے

پاس سنت اور مستحب ہونے میں اختلاف ہو تب احتیاطًا اس کو سنت سمجھیں اور کبھی ترک نہ کریں جیسا کہ اس کے جلد اول باب صلوٰۃ الجمعہ میں ہے۔ پس یونہی اذان میں بوسہ دینا سنت شرعی ہے اس فعل مبارک کو کبھی ترک نہ کریں۔

فصل

حدیث کے مشہور کتابیں بہت ہیں جیسا موطا امام مالک اور آثار محمد اور موطاء محمد اور مسند شافعی اور مسند امام حنبل اور صحیح بخاری اور صحیح مسلم اور جامع ترمذی اور سنن ابی داؤ اور سنن ابن ماجہ اور شرح معانی الاثار للطحاوی اور مسانید امام اعظمؒ اور دارمی اور دارقطبی اور بیھقی اور صحیح ابن خزیمہ اور صحیح الحاکم اور صحیح ابن حبان اور صحیح ابن عوانہ اور معاجم ثلثہ طبرانی اور مسند ابویعلی اور مصنف ابی بکر بن ابی شیبہ اور معجم اسمعیلی اور کتاب المصابیح للبغوی اور حصن حصین للجزری اور مسند حمیدی اور مسند بن حمید اور مسند بزار اور نوادر الاصول للحکیم الترمذی اور شرح البرزخ للامام ابوسعد السلمی الحنفی وغیرہ۔ حدیث کی کتابیں بے شمار و بے انتہا ہیں۔ حضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے بستان المحدثین میں ایک سو نو کتب احادیث کا تذکرہ معہ حالات محدثین بیان فرمایا ہے۔ جس میں سولہ عدد نسخے خاص موطاء کے ہیں اور صاحب کشف الظنون بہت کتب احادیث کو لائے ہیں بہت عجب ہے غیر مقلدین فی زمانہ سے کہ کتب احادیث کو فقط صحاح ستہ مشہورہ پر منحصر سمجھتے ہیں ان کتب مذکورہ کی ان کو خبر ہے نہیں مگر بمصداق اَلْکَذَّابُ قَدْ یَصْدُقُ یعنی جھوٹا کبھی سچا ہوتا ہے انہیں کا پیشوا سر گروہ غیر مقلدین امام الوہابین صدیق حسن خان نے اپنی کتاب اتحاف النُّبلاء میں تین سو کتب احادیث کا

تذکرہ زبان فارسی سے موافق حروف تہجی کیا ہے اور اس کتاب شرح البرزخ کا حال بھی بلاطعن وتشنیع کے ذکر کیا ہے چنانچہ اس کتاب کے صفحہ ۹۵ میں ملخصاً یہ مرقوم ہے از کتب حدیث است رد یش باب بدء الموت است شرح برزخ دجمله ابواب اوہشتاد ویک باب است ہمه متعلق باحول موتی وبرزخ و دوے بعد ذکر حدیث شرح میکند آنر القبوله قال رضی الله عنه ورآخرکتب توشته اَخرَجَ نَعِیمُ بنُ حَمَّادَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُویُوسُفُ الْمُقَدَّسِی وَکَانَ کُوفِیًا اِلٰی اٰخِرِ الْعِبَارَۃِ اِنْتَھٰی عِبَارَۃ شرح برزخ حدیث کی کتاب ہے اول اس کا باب بدر الموت ہے اور تمام باب اس کے اکاسی ہیں جو متعلق ہیں احوال موتی وبرزخ سے بعد ذکر کرنے حدیث کے اس کا مؤلف قال رحمۃ اللہ علیہ کہہ کے اس کی شرح بیان کرتا ہے اور آخر کتاب میں عبارت مذکور لکھا ہے۔ یہ تحریر صدیق حسن خان کی فقط غیر مقلدین کے الزام کے لیے لکھی گئی ہے نہ سند کے لیے اَللّٰھُمَّ احْفَظْلنا مِنْ طَرِیْقَۃِ الْفَاسِدَۃِ الکَاسِدَۃِ الضَّالَۃِ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْہُ واضح ہو کہ مؤلف اس کتاب شرح برزخ کا محدث اور حنفی المذہب ہے اس لئے مذہب کی تشریح ضرور ہوئی کہ ہر ایک محدث ضرور ان مذاہب اربعہ سے یک مذہب کا پیرو ہے۔

☆....☆....☆....☆

بیان وجوب تقلید کا

واضح ہو کہ کتب احادیث کے جامعین جتنے محدثین والا تمکین تھے ان چار مذہب سے ایک مذہب کے مقلد تھے حنفی، شافعی، مالکی یا حنبلی اور اس تقلید کو وجوب شرعی سمجھتے تھے اور اپنے مذہب کے موافق اصولاً وفروعاً احادیث شریفہ کو جمع کرتے تھے جیسا کہ کتب مورخین وغیرہ سے ظاہر ہے۔ پس جتنی کتب احادیث ہیں مذہب حنفی کے مسائل اصولی وفروعی کے موافق ہیں یا شافعی ومالکی وحنبلی کے مطابق دیکھئے۔ آثار محمد اور شرح معانی الاثار امام طحاوی کی اور مسانید امام اعظم رضی الله عنه وغیرہ جتنی کتب احادیث ہیں مذہب حنفیہ کے موافق جمع کردہ ہیں اور مؤلفین کتب صحاح ستہ بخاری مسلم وغیرہ جو شافعی المذہب تھے ان کتب کو موافق مذہب شافعی کے جمع کیے ہیں گو کہ ان میں مسائل حنفیہ بھی ضمناً وتبعاً موجود ہیں اور موطاء مالک وغیرہ موافق مذہب مالک کے جمع کردہ ہیں اور مسند احمد حنبل وغیرہ موافق مذہب حنبل کے۔ الحاصل جو کتاب حدیث کا مؤلف ہے اگر حنفی تھا اپنے مذہب کے موافق احادیث کو جمع کیا اگر شافعی یا مالکی یا حنبلی تھا تو اپنے مذہب کے مطابق۔ اب غور کیجئے کہ غیر مقلدین فی زماننا کہتے ہیں ہم کو ایک مذہب سے ان مذہب اربعہ کے کام نہیں ہے فقط حدیث کے کتابوں پر عمل کرنے کے اور ان احادیث کے موافق چلیں گے۔ اس لئے پوچھا جاتا ہے کہ جو حدیث کی کتاب ہے اس کا مؤلف حنفی تھا یا شافعی یا مالکی یا حنبلی۔ یہ کتب احادیث تو مقلدین کے ہیں جنہوں نے اپنے مذہب کے موافق احادیث شریفہ کو جمع کیا تمہارے لئے کیا سند اگر تم ان کی سند لیتے ہیں تو ان کے مؤلف کے موافق پہلے ایک مذہب کو اختیار کر کے حنفی ہو جاؤ یا شافعی یا مالکی بن جاؤ یا حنبلی۔ پھر اس مذہب کے مطابق اصولی وفروعی مسائل پر چلو اور ایک مذہب کی تقلید کو وجوب شرعی جانو بعد اُن کتب کا نام لو۔ ورنہ اس کی سند بتلانا بیکار محض ہے۔ اور لائق قبول نہیں۔ افسوس وصد افسوس تمہارے اس شومی حال پر کہ تم جن محدثین کا دم بھرتے ہیں اور ان کے

کتب کو لئے پھرتے ہیں ان کی چال اور مذہب کو اختیار نہیں کرتے پھر وہی مقلدین کو سخت وزشت کہہ دیتے ہو نَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنہُ ذرا غور کرو سوچو کہ جب ایسے بڑے بڑے محدثین عظام اور علماء کرام واولیاء فخام کو بغیر مذہب پکڑنے کے چارہ نہ ہوسکا پھر تم کس باغ کی مولی ہو تمہارا کیا شمار کیا پدی کیا پدی کا شوربا۔

همسه شیران جهان بسته این سلسله اند

روبه ازحیله چسان بکسلد این سلسله را

جاننا چاہیے ادلہ احکام کے چار ہیں قرآن وحدیث اجماع وقیاس۔ اجماع وقیاس کی فرضیت قرآن وحدیث سے ثابت ہے دیکھو اللہ تعالیٰ سورۃ النسا میں فرماتا ہے وَیَتَّبِع غَیرَ سَبِیلِ المُؤمِنِینَ نُوَلِّہٖ مَاتَوَلّٰی وَنُصلِہٖ جَھَنَّمَ وَسَاءَ تْ مَصِیرًا اور جو شخص پیروی کرے خلاف راہ مسلمانوں کے چھوڑ دیتے ہیں ہم جس طرف متوجہ ہوا ہے اور داخل کریں گے ہم اس کو دوزخ میں اور بری ہے وہ جگہ۔ اس آیت کے تحت میں تفسیر بیضاوی اور تفسیر کبیر اور تفسیر معالم التنزیل اور تفسیر مدارک اور تفسیر احمدی وغیرہ میں ہے کہ یہ آیت اجماع کی فرضیت پر دلالت کرتی ہے۔ الحاصل تمام مفسرین بالا تفاق فرماتے ہیں کہ اس آیت سے فرضیت ثابت ہے اور سورۃ آل عمران میں ہے کُنتُم خَیرَ اُمَّۃٍ اُخرِجَت لِلنَّاسِ تَامُرُونَ بِالمَعرُوفِ وَتَنھَونَ عَنِ المُنکَرِ وَتُؤمِنُونَ بِاللّٰہِ الاٰیۃ ہو تم بہتر امت کے جو نکالے گئے ہو واسطے لوگوں کے حکم کرتے ہو ساتھ اچھی طرح کے اور منع کرتے ہو برائی سے اور ایمان لاتے ہو ساتھ اللہ کے۔ اس آیت کی ذیل میں تفسیر کبیر اور تفسیر مدارک اور تفسیر احمدی وغیرہ میں ہے کہ یہ آیت اجماع کی فرضیت پر دلالت کرتی ہے اور سورۃ البقرۃ میں ہے۔ وَکَذٰلِکَ جَعَلنٰکُم اُمَّۃً وَّسَطًا لِتَکُونُوا شُھَدَاءَ عَلَی النَّاسِ الایۃ اور کیا ہم نے تم کو امت بیچ کے یعنی بہتر تاکہ ہو تم گواہ اوپر لوگوں کے۔ تفسیر مدارک اور تفسیر احمدی وغیرہ میں ہے کہ

امام ابو منصور ماتریدی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ آیت اجماع کی فرضیت پر دلالت کرتی ہے۔ یہ تینوں آیات سے اجماع کی فرضیت ثابت ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سورۃ الحشر میں فرماتا ہے فَاعتَبِرُوا یَا اُولِی الاَبصَارِ پس عبرت پکڑو یعنی مسائل نکالو اے صاحبان بصارت۔ مراد صاحبان بصارت سے مجتہدین کرام ہیں۔ تفسیر مدارک واحمدی وغیرہ میں ہے کہ یہ آیت قیاس کی فرضیت پر دلالت کرتی ہے اور مشکوۃ شریف کے جلد اول کتاب العلم الفصل الثانی میں ہے

وَعَن عَبدِ اللّٰہِ بنِ عُمَرؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ العِلمُ ثَلٰثَۃٌ اٰیَۃٌ مُحکَمَۃٌ اَو سُنَّۃٌ قَائِمَۃٌ اَو فَرِیضَۃٌ عَادِلَۃٌ وَمَا کَانَ سِوٰی ذٰلِکَ فَھُوَ فَضلٌ رَوَاہُ اَبُو دَاوٗدَ وَابنُ مَاجَہ

مروی ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے علم یعنی حصول احکام کے تین طریق ہیں قرآن یا حدیث یا فریضہ عادلہ اور جو اس کے سوا ہیں وہ زاہد ہیں۔ روایت کی اس کو ابوداؤد، ابن ماجہ نے محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اشعۃ اللمعات ترجمہ مشکوٰۃ میں اور ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں اور طیبی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح مشکوٰۃ میں لکھا ہے۔ مطلب اس کا یہ ہے کہ آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے فرمایا ادلہ احکام کے چار ہیں قرآن وحدیث اجماع وقیاس اور جو علوم ان کو تقویت دینے والے ہیں وہ انہیں میں شامل ہیں ورنہ زائد ہیں اور مشکوٰۃ شریف جلد اول باب الاعتصام بالکتاب والسنتہ کے الفصل الثانی میں ہے

وَعَنِ ابنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ اِتَّبِعُوا السَّوَادَ الاَعظَمَ فَاِنَّہٗ مَن شَذَّ شُذَّ فِی النَّارِ رَوَاہُ التِّرمِذِیُّ وَ رَوَاہُ ابنُ مَاجَہ مِن حَدِیثِ اَنَسٍ

مروی ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے تابعداری کرو تم بڑی جماعت کی جو شخص کہ جدا ہوا بڑی جماعت سے ڈالے جائے گا دوزخ میں، روایت کیا اس کو ترمذی نے اور روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے انس کی حدیث سے۔ شارحین حدیث نے فرمایا کہ یہ حدیث اجماع کے فرضیت پر دلالت کرتی ہے اور مشکوٰۃ شریف کے جلد دوم باب العمل فی القضاو الفصل الثانی میں ہے۔

وَعَنْ مَعَاذِ ابنِ جَبَلٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَ اِلَی الْیَمَنِ قَالَ کَیْفَ تَقْضِی اِذَا عَرَضَ لَکَ قَضَاءٌ قَالَ اَقْضِیْ بِکِتَابِ اللّٰہِ قَالَ فَاِنْ لَمْ تَجِدْ فِی کِتَابِ اللّٰہِ قَالَ فَبِسُنَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ لَمْ تَجِدْ فِی سُنَّتِ رَسُوْلُ اللّٰہِ قَالَ اجْتَہِدُ رَائِیْ فَلاَ اٰلُو قَالَ فَضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی

صَدْرِہٖ وَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ وَفَّقَ رَسُوْلُ اللّٰہِ لَمَّا یَرْضٰی بِہٖ رَسُوْلُ اللّٰہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدُ وَالدَّرِمِیُ

مروی ہے معاذ بن جبل (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر گاہ والی بنا کر بھیجے ان کو طرف یمن کے کہا ان کو حضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے امتحاناً کیونکر حکم کرے گا تو جس وقت پیش ہو تجھ کو کوئی مسئلہ کہے معاذ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) حکم کرونگا، میں ساتھ کتاب اللہ کے کہا حضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے پس اگر نہ پائے تو کتاب اللہ میں یعنی صراحۃً وہ مسئلہ قرآن میں نہ ہو۔ اے معاذ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) کیا کرے گا۔ کہا معاذ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) نے آپ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی حدیث پر عمل کروں گا۔ کہا آنحضرت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے اے معاذ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ)! اگر وہ مسئلہ حدیث میں نہ

پائے کیا کرے گا کہا معاذ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) نے تب میں اجتہاد سے وہ مسئلہ نکالوں گا اور بہت غور کروں گا۔ قیاس کرنے میں کہا معاذ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) نے پس رسول خدا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) خوش ہو کے اپنا دست مبارک سینے پر میرے مارے اور دعا کیے تمام تعریف ثابت ہے اس خدا کو جس نے توفیق دیا میرے مقرر کردہ کو جس سے اس کا رسول (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) راضی ہے۔ روایت کیا اس کو ترمذی اور ابو داؤد دارمی نے۔ علماء فرماتے ہیں یہ حدیث قیاس کی فرضیت پر دلالت کرتی ہے اس سے معلوم ہوا کہ قرآن وحدیث میں صریحی کل احکام نہیں۔ اجماع اس کو کہتے ہیں کہ جو حکم قرآن اور حدیث میں صراحۃً نہ ملے تو علماء محققین اس مسئلہ کو بالاتفاق ہو کے نکالنا پہلا درجہ اجماع اصحاب کا ہے۔ دوسرا درجہ اجماع تابعین کا تیسرا درجہ اجماع تبع تابعین کا چوتھا درجہ ان کے بعد کا اجماع۔ توضیح تلویح اور مسلم الثبوت اور حسامی ونور الانوار اور اصول شاشی وغیرہ کتب میں ہے۔ اجماع کے دو قسم ہیں بسیط ومرکب۔ اجماع بسیط وہ ہے کہ جو مسئلہ صراحۃً قرآن وحدیث میں نہ ہو ایک وقت علماء محققین جمع ہو کے فیصلہ دینا اگر سب علما کرام کر کے ٹھہرائے ہوں اس کو تقریری کہتے ہیں ورنہ سکوتی کہتے ہیں۔ اجماع مرکب وہ ہے کہ جو مسئلہ صراحۃً قرآن وحدیث میں نہ ہو علماء محققین کا ایک وقت پر جمع نہ ہونا بلکہ ایک بات پر اتفاق کرنا کوئی آگے کے زمانے کا ہو کوئی بعد کوئی بعد کا کوئی مشرق کا کوئی مغرب کا کوئی شمال کا کوئی جنوب کا جیسا کہ ان چار مذہب سے ایک مذہب کی وجوب تقلید کا۔ پس چار مذہب سے ایک مذہب پر چلنا اور اس کو وجوب شرعی سمجھنا اجماع مرکب سے ثابت ہے۔ اے ناظرین یاد رکھنا چاہیے کہ غیر مقلدین فی زمانا کو اس بات کی خبر نہیں دھوکہ دینے کے لیے سوال کرتے ہیں کہ ایک مذہب کے وجوب ہونے پر کون کون علما اجماع کیے ہیں اور وہ کونسے زمانے میں کونسے مقام میں ایک وقت پر جمع ہوئے تھے ان کے کیا نام ہیں۔ افسوس ان کو خبر ہے نہیں کہ یہ اجماع مرکب ہے ایک وقت اور ایک مقام میں علما کا جمع ہونا اس اجماع

کے لیے شرط نہیں اس کو یاد رکھا جائے تا کہ ان کے دام فریب میں نہ آجاویں دیکھو ہزار ہا علما گیارہ ہو سال سے لیکر اب تک وجوب تقلید کو لکھتے ہیں اور ایک مذہب کو پکڑتے ہوئے آتے ہیں مشتے نمونہ از خروارے لکھتا ہوں۔امام شیخ محی الدین نووی رحمتہ اللہ علیہ شارح صحیح مسلم نے روضة الطالبین میں فرمایا

اَمَّا الْاِجْتِهَادُ الْمُطْلَقُ فَقَالُوْا اِخْتَتَمَ بِالْاَئِمَّةِ الْاَرْبَعَةِ حَتّٰى اَوْجَبُوْا تَقْلِيْدَ وَاحِدٍ مِنْ هٰؤلاءِ عَلٰى اُمَّةٍ وَنَقَلَ اِمَامُ الْحَرَمَيْنِ الْاِجْتِمَاعُ عَلَيْهِ

یعنی علما نے فرمایا اجتہاد مطلق ختم ہو گیا ساتھ امام ابو حنیفہ اور امام شافعی اور امام مالک اور امام حنبل ائمہ اربعہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے قیامت تک۔مجتہد مستقل ان چار کے سوا ہونے والا نہیں پس واجب ہے تقلید ایک کی ان چار مذہب سے امت پر اور نقل کیا امام الحرمین نے اجماع اس پر ل۔ایسا ہی لکھا ہے امام جلال الدین محلی (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيه) نے شرح جمع الجوامع میں اور امام غزالی (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيه) نے احیاء العلوم وغیرہ کتب میں اور امام فخر الدین رازی (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيه) نے تفسیر کبیر میں اور امام شعرانی (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيه) نے میزان کبری اور دیگر کتب میں اور امام ابن ہمام (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيه) نے فتح القدیر میں اور امام عینی (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيه) نے البنایہ شرح الھدایہ میں اور علامہ ابن حجر مکی (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيه) نے فتح المبین فی شرح الاربعین میں اور شیخ عبدالحق دہلوی (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيه) نے فتح المنان فی ادلته مذهب النعمان اور شرح سفر السعادت وغیرہ کتب میں اور ملا علی قاری (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيه) نے مرقات شرح مشکوۃ وغیرہ کتب میں اور بحر العلوم (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيه) نے شرح مسلم الثبوت اور شرح منار اور شرح تحریر ابن همام اور ارکان اربعہ میں ہزار ہا علما نے اپنی کتب میں اور ملا علی قاری (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيه) نے رسالہ وقفال میں فرمایا بل یجب حتما ان عین مذهبا من هذه

المذاهب مامذهب الشافعی فی جمیع الوقائع والفروع واما مذهب مالک واما مذهب ابی حنیفة وغیرهم الی اخر العبارة یعنی ایک مذہب کی تقلید اختیار کرنا واجب ہے ان مذاہب اربعہ حنفی شافعی مالکی حنبلی سے مثلاً تقلید حنفی کی جمیع مسائل میں خواہ اصول ہوں یا فروع وعلی ہذا القیاس تقلید شافعی یا مالکی یا حنبلی کی۔یوں ہے ہزار ہا علما نے اپنے کتب میں فرمایا ہے اور تفسیر احمدی میں ہے اذا التزم مذهبا یحب علیه ان یددم علی مذهب التزمه ولا ینقتل عنه الی مذهب اخر یعنی جس مذہب کو التزام کرے ان چار مذہب سے تو واجب ہے کہ مداومت کرے اسی ایک مذہب پر اور نہ نقل کرے دوسرے مذہب پر۔یوں بھی لکھا ہے اور علما نے اپنے کتب میں۔الحاصل جو کوئی ان چار مذہبوں میں سے اس زمانے میں ایک کا مقلد اور پیرو نہ ہو اور اپنے تئیں ان میں سے ایک کی طرف منسوب نہ کرے وہ اہلسنت سے نہیں بلکہ وہ خارج مذہب اہلسنت وجماعت سے ہے اور مثل دیگر فرق ضالہ روافض خوارج و معتزلہ وجبریہ وقدریہ وغیرہم ہے جیسا کہ علامہ طحطاوی (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيه) نے حاشیہ درمختار کے کتاب الذبائح میں فرمایا ہے فعلیکم یا معشر المومنین اتباع الفرقة الناجیة المسماة باهل السنة والجماعة فان نصقم الله تعالٰی وحفظه وتوفیقه فی موافقتهم وخذلانه وسخط ومقت فی مخالفتهم وهذه الطائفة الناجیة قدا جتمعت الیوم فی المذهب الا ربعة وهم الحنفیون والمالکیون والشافعیون والحنبلیون ومن کان خارجامن هذه المذاهب الایعة فی ذلک الزمان فهومن اهل البدعة والنار انتهی یعنی اے گروہ مومنین تم پر اہل سنت وجماعت کی پیروی لازم ہے اس لئے کہ یہ فرقہ ناجیہ ہے جس نے پیروی کی اہلسنت وجماعت کی اس پر اللہ کی نصرت اور محافظت اور توفیق ہے اور جس نے اس کی پیروی نہ کی اس پر اللہ کا قہر اور غضب اور غصہ اور پھٹکار ہے یہ گروہ ناجیہ آج کے دن منحصر ہے چار مذہب کے متبعین میں وہ تو حنفی ہیں یا شافعی مالکی

ہیں یا حنبلی جس نے ان چار میں سے ایک مذہب کی پیروی کی تمامی مسائل میں وہ اہلسنت و جماعت سے ہے اور جس نے ایک مذہب کو ان چار سے نہ لیا اور اپنے تئیں ان میں سے ایک طرف منسوب نہ کیا وہ اہلسنت و جماعت سے خارج ہے اور وہ بدعتی اور دوزخی ہے۔ ایسا ہی لکھا ہے شرح مسلم لثبوت اور شرح منار اور فتح المنان فی ادلته مذهب النعمان اور عقود جواهر النيفه فی مسائل امام ابی حنيفه اور الاشباه والنظائر وغیرہ کتب ہیں۔

پس مسائل کتب فقہ کے انہیں احکام اربعہ یعنی قرآن وحدیث واجماع وقیاس سے مستنبط ہیں بعضے مسائل قرآن سے ماخوذ ہیں بعضے حدیث سے بعض اجماع سے اکثر قیاس مجتہد سے دیکھو قرآن شریف میں صرف تیرا فیصلے ہیں جو خداوند عالم نے آنحضرت (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم) کو لوگوں کے دریافت کرنے پر معلوم کرایا تھا جیسے وَیَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْمَحِیْضِ وغیرہ اور قرآن شریف میں فقط پانسو احکام ہیں اور احادیث شریفہ میں آنحضرت (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم) کے تین ہزار مسائل ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ چند مسائل نکالے یونہی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ چند مسائل اور حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ عنہ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے چند مسائل نکالے اور اجماع صحابہ وتابعین وغیرہ سے چند مسائل ثابت ہیں یہ کل مسائل چار ہزار کے اندر ہیں۔ غور کرو کہ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے ان مسائل کے سوا پانچ لاکھ مسائل قرآن اور حدیث اور اجماع اور اپنے قیاس سے استخراج کیا جس کے تراسی ہزار قواعد کلیہ ہیں یہ تمام مسائل کو امام محمد رضی اللہ عنہ نے ظاهر الروایت میں جمع کیا بدایه اور هدایه اور وقایه اور کنز الدقائق اور شرح وقایه وغیرہ کتب فقہ میں یہ پانچ لاکھ مسائل کتب ظاہر الروایت سے مندرج ہیں۔ جاننا چاہیے ظاہر الروایت کے پانچ کتابیں مشہور ہیں جو اس بیت میں ہیں۔

مبسوط و جامعین وزیادات باسیر

توظاہر الروایت این پنج راشیر

پہلی کتاب مبسوط ہے کہ اصل متون ہے هدایه و کنز و وقایه اس سے مستنبط ہیں۔ دوسری کتاب زیادات ہے۔ تیسری کتاب جامع صغیر ہے متون فقہ اس سے بھی مستنبط ہیں۔ چوتھی کتاب جامع کبیر ہے اس کے چالیس جلدیں ہیں اس میں کل روایات امام اعظم رضی اللہ عنہ سے جو مروی ہیں مرقوم ہیں۔ پانچوں کتاب سیر ہے اس کے دو حصے ہیں۔ پہلی کتاب سیر صغیر ہے دوسری کتاب سیر کبیر ہے اس کے ساٹھ جلدیں ہیں۔ امام سرخسی رحمتہ اللہ علیہ نے اس کی شرح میں لکھا ہے کہ اس کے ساٹھ جلدیں ہیں جو امام محمد رضی اللہ عنہ نے اپنی آخر عمر میں تصنیف کی ہے ان پانچ کتب کو ظاهر الروایت کہتے ہیں اسی پر احناف رضوان الله تعالیٰ علیهم اجمعین کا فتوی ہے صاحبو دیکھو کہ امام اعظم رضی اللہ عنہ نے اس دین متین میں کیا کیا محنتیں کیں اور کیا کیا مشقتیں جھیلی ہیں۔

شکر الله سعید وانا رالله برهانه

تمت با لخیر

☆....☆....☆....☆